ارمغانِ طریقت

سنہ ۲۰۱۱ء

Marfat.com

حضرت علامہ شیخ قاضی محمد صادق صدیقی مجددی رحمۃ اللہ

کے ملفوظاتِ طیبات

ارمغانِ طریقت

سنہ ۲۰۱۱ء

المولود ــــــــــ ۲۵ر دسمبر ۱۹۲۱ء ۲۴ر ربیع الثانی ۱۳۴۰ھ

المتوفی ــــــــــ ۳۱ر دسمبر ۲۰۰۸ء ۳ر محرم الحرام ۱۴۳۰ھ

المدفون ــــــــــ خانقاہِ فتحیہ گلہار کوٹلی آزاد کشمیر

ترتیب

مفتی محمد علیم الدین مجددی

خانقاہِ فتحیہ گلہار کوٹلی آزاد کشمیر　　خانقاہِ سلطانیہ گلشن عظیم جہلم

Marfat.com

فہرست

۱.........یادوں کی کہکشاں	۱
۲.........تمہید	۱۱
۳.........اعتقادیات	۱۷
۴.........عبادات	۳۳
۵.........معاملات	۵۱
۶.........اخلاقیات	۵۹
۷.........ولایت اور اولیاءِ کرام	۷۹
۸.........اوراد و وظائف	۱۰۷
۹.........تائید اہلِ سنت	۱۱۷
۱۰.........اپنی کہانی اپنی زبانی	۱۲۷
۱۱.........متفرقات	۱۳۷
۱۲.........اساتذہ کرام کے لئے ہدایات	۱۴۵
۱۳.........ائمہ و خطباء حضرات کے لئے ہدایات	۱۵۵

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یادوں کی کہکشاں

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

کُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ.

''صادقین کے ساتھ ہو جاؤ''۔

علامہ اسماعیل حقی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

''صادقین سے مراد وہ لوگ ہیں جو وصول الی اللہ کے طریق کے راہنما ہیں۔''

گویا صالحین کی صحبت و مجلس اختیار کرنے کا حکم دیا جا رہا ہے۔ حضور سیدِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت و مجلس میں بیٹھنے والے کو ''صحابی'' کے عظیم نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ یہ صحبت و مجلس کی ہی برکات ہیں۔

امام مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں حضرت حَنْظَلَۃ بن ربیع اُسَیْدِیْ

Marfat.com

رضی اللہ عنہ کا واقعہ روایت کیا ہے جس سے صحبتِ نبوی علی صاحبہا الصلوۃ والسلام کی برکات معلوم ہوتی ہیں۔

حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب ہم مجلسِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں ہوتے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جنت اور دوزخ کا ذکر فرماتے تو ہمیں اس طرح معلوم ہوتا کہ ہم اپنی آنکھوں سے سب مناظر دیکھ رہے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

اہل اللہ فرماتے ہیں:

اِصْحَبُوْا مَعَ اللّٰهِ فَاِنْ لَّمْ تُطِيْقُوْا فَمَعَ مَنْ يَصْحَبُ مَعَ اللّٰهِ.

''اللہ تعالیٰ کے ساتھ صحبت اختیار کرو اگر یہ طاقت نہیں رکھتے تو ان لوگوں کی مجلس اختیار کرو جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ صحبت رکھتے ہیں''۔

اہل اللہ کی مجالس بمنزلہ ذکر ہوتی ہے اسی لئے کہتے ہیں:

صحبتِ اولیاء میں اک لمحہ — زُہدِ صد سالہ سے بیش بہا ہے

☆☆☆☆☆☆☆

خواجہ عبید اللہ احرار علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں:

''سچے لوگوں کے ساتھ صحبت ومحبت رکھنے سے باطن میں ان کے اخلاق وصفات پیدا ہوتے ہیں''۔

حضرت ابوزکریا یحییٰ بن مُعاذ رحمۃ اللہ علیہ صالحین کی مجلس میں بیٹھنے کے فوائد بیان کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں:

Marfat.com

''جو شخص صدقِ دل سے اولیاء اللہ کی صحبت میں بیٹھے تو اس کی بدولت وہ اہل وعیال، مال ودولت اور دیگر تمام مصروفیات سے بے توجہ ہو جاتا ہے، پھر اگر اس کا یہ مقام درست ہو جائے تو وہ اللہ تعالیٰ میں مصروفیت کے مقام پر ترقی کر جاتا ہے اور ماسوا سے بالکل منقطع ہو جاتا ہے''۔ طبقات امام شعرانی، ص ۱۹۱۔

حضرت ابو عبداللہ الشجری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''مرید کے لئے سب سے زیادہ مفید چیز صالحین کی صحبت، ان کے افعال، اخلاق اور عادات میں ان کی پیروی، اولیاء اللہ کے مزارات کی زیارت اور اپنے ہم نشینوں اور رفقاء کی خدمت ہے''۔ طبقات امام شعرانی، ص ۲۲۱۔

☆☆☆☆☆☆☆

حضرت سیدی امام احمد مجدد الفِ ثانی قدس سرہ العزیز تحریر فرماتے ہیں:

''ارشادِ نبوی علیٰ صاحبہا الصلوات والسلام: اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ کے مطابق فقراء کے محب ان کے ساتھ ہیں اور فقراء وہ لوگ ہیں کہ ان کا ہم نشین شقاوت سے محفوظ ہوتا ہے''۔ مکتوباتِ امامِ ربانی ۲۰۲/۱۔

☆☆☆☆☆☆☆

وہ زمانہ کتنا مبارک تھا جب ہمیں اپنے مرشد ومربی، شیخ الشیوخ حضور خواجہء عالم اعلی اللہ مقامہ فی الفردوس الاعلیٰ کی صحبت کے مبارک لمحات میسر تھے۔ آپ کی نورانی مجالس دن میں کم وبیش تین مرتبہ ہوتیں۔ صبح ۹ بجے تا وقتِ قیلولہ۔ بعد از نمازِ ظہر تا اذانِ عصر۔ اور کبھی عشاء کے بعد بھی تا دیر یہ حلقہ قائم رہتا۔ یہ محافل

Marfat.com

بہت ساری برکات وخصوصیات کی حامل ہوتیں جن کا احاطہ کرنا مشکل ہے۔ چند ایک کا یہاں ذکر کیا جاتا ہے:

☆ اس مجلس میں مختلف طبقات کے لوگ حاضر ہوتے جن میں علماء، عرفاء، شیوخ، طلّابِ علم اور عامی وان پڑھ سبھی شامل ہیں۔ اور اپنے اپنے ظرف کے مطابق اس علم وعرفان کے بحرِ بے کراں سے سیراب ہوتے۔

☆ آپ کی گفتگو سونے کی ڈلیاں اور پھولوں کی کلیاں مختصر اور سادہ ہوتی ”از دل خیزد بر دل ریزد“ کے مصداق دلوں پر اثر کرتی۔

☆ مُردہ دل زندہ اور ویران یادِ باری تعالیٰ سے آباد وشاد ہو جاتے۔

☆ آپ کی مجلس میں عقائد، اعمال اور اخلاق کی اصلاح ہوتی۔ تقویٰ، محبت، عجز وتواضع، ایثار اور توکل کا سبق ملتا۔

☆ آپ ایک عظیم مُصلحِ امت اور بلند پایہ شخصیت ساز تھے۔

☆ شاہ وگدا بلا فرق وامتیاز آپ کی صحبت سے فیض یاب ہوتے۔ حاضرین کے دل دنیا سے سرد اور آخرت کی طرف متوجہ ہو جاتے۔ طمانیتِ قلب محسوس کرتے اور دنیا کے غم بھول جاتے۔

☆ یہ مبارک حلقہ غیبت جیسے شنیع امور سے پاک ہوتا۔ ہر کسی کو اپنی اصلاح کا سبق ملتا۔

☆ آپ حاضرین کو سوال کے بغیر جواب مرحمت فرما دیتے، یا ایسی گفتگو

Marfat.com

فرماتے جس میں اس سوال کا جواب موجود ہوتا۔

اے لقائے تو جوابِ ہر سوال
مشکل از تو حل شود بے قیل وقال

☆ ایک بار آپ کی مجلس میں حاضر ہونے والے میں ایسی کشش پیدا ہوتی کہ بار بار حاضری کی تمنا ہوتی۔

☆ بسا اوقات دورانِ مجلس تسبیح (سُبْحَه) بھی آپ کے مبارک ہاتھ میں چلتی رہتی۔

☆ بارہا مجلس میں خاموش تشریف فرما رہتے۔ معلوم نہیں کہ اس خاموشی میں کیا کیا راز پنہاں تھے۔

مؤسسِ طریقہ نقشبندیہ حضرت سید بہاؤالدین نقشبندی بخاری قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں:

ہر کہ خاموشئ ماسود نداشت
در سخنِ بسیار او چہ یافت

☆ مجلس میں فرداً فرداً سب احباب سے خیریت دریافت فرماتے اور نئے زائرین سے آنے کا سبب دریافت فرمایا کرتے۔

☆ حاضرینِ مجلس "كَأَنَّهُمْ عَلٰى رُؤُوْسِهِمُ الطَّيْرُ" کا نقشہ پیش کرتے۔

☆ حضرت سیدی المرشد قدس سرہ العزیز کے لئے کوئی نمایاں سجادہ یا نشست کا اہتمام نہ ہوتا۔

Marfat.com

☆ جب آپ اپنے حجرہ مبارک سے باہر تشریف لاتے تو کسی کو بھی تعظیما اٹھنے کی اجازت نہ ہوتی۔ اگر کوئی کوشش کرتا تو ہاتھ کے اشارہ سے منع فرمادیتے۔

☆ آپ کی مجلس سے عہدِ نبوی کی یادیں تازہ ہوجاتیں جس کا اعتراف اپنے اور غیر سبھی کرتے۔ ایک دفعہ جماعتِ اسلامی کی اعلیٰ قیادت دورہ پر تھی واپسی پر حضرت شیخ قدس سرہ العزیز کی نمازِ عصر سے قبل کی مجلس میں حاضر ہوئے اور یہ لوگ اس نورانی مجلس میں کچھ لمحات بیٹھے۔ نمازِ عصر کے بعد جاتے ہوئے ان کے تأثرات یہ تھے کہ "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس بھی ایسی ہی ہوا کرتی تھی۔"

☆ مجلس کے اختتام پر دعائے خیر فرماتے۔

☆ بلا مبالغہ آپ کی مجلس تہذیبِ اخلاق، تزکیۂ نفس اور مجددی سلوک کی عظیم تربیت گاہ تھی۔

حیف صد حیف آں قدح بشکست وآں ساقی نہ ماند

اب ان فقید المثال نورانی مجالس کا نعم البدل حضرت سیدی الشیخ قدس سرہ العزیز کے ملفوظات وفرمودات ہیں۔ جن پر عمل پیرا ہو کر ہم ذہنی سکون اور قلبی اطمینان کی دولت سے مالا مال ہوسکتے ہیں۔ ان کلماتِ طیبات میں حق کے متلاشیوں کے لئے ہدایت کا نور ہے ان پر عمل کر کے اپنے عقائد، اخلاق اور معاملات سنوارے جاسکتے ہیں۔

برگزیدہ ہستیوں کی مبارک زبانوں سے نکلے ہوئے کلمات بڑی اہمیت

Marfat.com

کے حامل ہوتے ہیں۔ حضرت شیخ فریدالدین عطار علیہ الرحمۃ تحریر فرماتے ہیں:

"قرآن وحدیث کے بعد مشائخ کی باتوں سے بہتر اور کوئی باتیں نہیں ہیں کیوں کہ ان کی باتیں قیل وقال کا ثمر نہیں، بلکہ عمل اور حال کا نتیجہ ہوتی ہیں۔ ان کا تعلق ظاہر کردینے سے ہوتا ہے، محض بیان کردینے سے نہیں۔ وہ سرمایہء تکرار نہیں بلکہ جانِ اسرار ہوتی ہیں۔ ان کا تعلق سننے سے نہیں، جوشِ باطن سے ہوتا ہے۔ وہ کسبی علم کی بجائے ازلی علم کی بنیاد پر ہوتی ہیں"۔ تذکرۃ الاولیاء۔

☆☆☆☆☆☆☆

کسی شخص نے ایک عارف سے پوچھا: جب ایسا زمانہ آئے کہ کوئی صوفی نہ مل سکے تو کیا کیا جائے؟ انہوں نے فرمایا:

"ان کی لکھی ہوئی باتوں کا کچھ حصہ ہر روز پڑھ لیا کرنا"۔

حضرت شیخ عبداللہ انصاری رحمۃ اللہ علیہ نے وفات کے وقت یہ وصیت فرمائی کہ:

"ہر مرشد کی کوئی نہ کوئی بات یاد کرلو۔ یہ ممکن نہ ہو تو مشائخِ کرام کے اسماءِ گرامی ہی یاد کرلو تاکہ تمہیں اس سے فائدہ پہنچے"۔ مناقب الحضرات ص ۶۸

ایک بزرگ کا ارشاد ہے:

"ایک دن میں قرآن کریم کا ایک پارہ اور نیک لوگوں کے کچھ واقعات پڑھ کر اپنے دین کو سلامت رکھا جاسکتا ہے"۔ مناقب الحضرات ص ۶۸

☆☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

شیخ بوعلی دقاق علیہ الرحمۃ سے عرض کی گئی کہ ہم لوگ مشائخ کے ملفوظات اور بزرگانِ دین کے احوال پڑھتے ہیں لیکن ان پر عمل نہیں کر سکتے اس کا کوئی فائدہ ہے یا نہیں؟ آپ نے فرمایا اس کے بہت سے فائدے ہیں:

۱ ان کی باتیں پڑھ کر طالب کی ہمت بڑھتی ہے اور اس کی طلب میں اضافہ ہوتا ہے۔

۲ اگر طالب میں کچھ غرور و تکبر ہو تو اس کا ازالہ ہو جاتا ہے۔ اور خود پرستی کا بُت ٹوٹ جاتا ہے۔

۳ اگر اللہ تعالیٰ اسے راہِ تصوف پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے اور وہ صاحبِ مقامات بنے اور موازنہ کرے، موافق پائے تو شکر ادا کرے۔ وگرنہ توبہ واستغفار کرے۔ اور حقیقتِ حقہ کا طالب بن جائے۔

خواجہ عبداللہ انصاری رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ "مشائخ کے ملفوظات سننا اور عقیدت ومحبت رکھنا خوش نصیبی کی علامت ہے کیوں کہ اللہ کے پیاروں کی باتوں کو پسند کرنا، اللہ کے پیاروں کی محبت کا سبب بن جاتا ہے اور ان کی محبت کے طفیل اللہ سے نسبت پیدا ہو جاتی ہے اور انسان کو اولیاء کی صف میں شامل کر دیتی ہے"۔

مناقب الحضرات ص/۲۶.

☆☆☆☆☆☆☆

آئندہ صفحات میں قارئینِ کرام اپنے وقت کے بلند پایہ مُصلحِ امت، عظیم المرتبت شیخِ طریقت، اہل اللہ کے امام حضرت سیدی وقدوتی خواجہ قاضی محمد صادق صدیقی

Marfat.com

مجددی نوراللہ مرقدہ کی مبارک زبان سے نکلے ہوئے کلماتِ طیبات ملاحظہ فرمائیں گے۔ حضرت مرتب استاذی العلاّم زید فضلہ نے یہ ملفوظات کے بحرِ ذخار سے چند لعل وجواہر آپ کے متعلقین کے لئے بالخصوص اور ساری امتِ محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ کے لئے بالعموم عظیم سوغات کے طور پر پیش کئے ہیں جن کی روشنی میں وہ اپنی دنیا وعاقبت سنوار سکتے ہیں۔ یہ آپ کی تعلیماتِ مقدسہ کا نچوڑ ہیں۔ اور ہمارے لئے بیش بہا قیمتی خزانہ ہیں۔

۴ر جمادی الاولیٰ ۱۴۳۲ھ — خویدم عتبۂ صادقیہ

۸ر اپریل ۲۰۱۱ء — محمد بدر الاسلام کان اللہ لہٗ

Marfat.com

ذکر کن ذکر تا ترا جان است

پاکئ دل زذکرِ رحمٰن است

مرا زپیرِ طریقت نصیحت یاد است

کہ غیرِ ذکرِ خدا ہرچہ است برباد است

"جہاں تک ہو سکے اپنے دل کو ہر حال میں خالق کی یاد میں آباد رکھیں۔ دل کرے یا نہ کرے ذوق ہو یا نہ ہو کسی حال میں سستی نہ کریں۔ ذکر کرتے رہو ذکر کرتے رہو جب تک تیری جان ہے، دل کی طہارت رحمان جل شانہ کے ذکر سے ہے۔ مجھے پیرِ طریقت سے یہ نصیحت یاد ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے بغیر ہر چیز برباد ہے۔"

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمہید

زندگی اللہ تعالیٰ کی ایک امانت ہے۔اس کی حفاظت ایک اہم فریضہ ہے۔اس کے ہر ہر لمحہ اور ہر ہر لحظہ میں کیئے گئے اعمال کا حساب ہر کسی کو درپیش ہے۔یہی وجہ ہے کہ ایک انسان پر سب سے زیادہ حق اپنے نفس کا ہے۔اس کا حق اس کی اصلاح ہے۔اس کی اصلاح کے اسباب وذرائع خالق کائنات جل وعلا نے احکامِ شرعیہ کی صورت میں اپنے محبوب پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعہ سے ہم تک پہنچادیئے ہیں۔اس رزم گاہِ حیات میں جب ایک انسان ان خداداد اسباب وذرائع سے اپنے تن من کی اصلاح کا کام پایہء تکمیل کو پہنچالیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اسے اپنے حریمِ خاص میں داخل فرما کر اپنے قرب وعرفان کا زرّیں تاج اس کے سر پر رکھ دیتا ہے۔تو پھر مخلوقِ خدا کی راہنمائی کرنا اور ان کو اس کی معرفت کی راہ پر چلنے کی دعوت دینا اس کا فرضِ منصبی بن جاتا ہے۔اس جیسے لوگ ہی اپنے وقت کے بایزید بسطامی اور ابوالحسن خرقانی ہوتے ہیں۔سیدی، سندی، مرشدی ومولائی خواجہء عالم حضرت خواجہ محمد صادق قدس سرہ العزیز وفداہ ابی وامی بھی اللہ تعالیٰ کے ایسے ہی برگزیدہ بندوں میں شامل ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

عرفانِ باری تعالیٰ سے آشنا نفوسِ قدسیہ لوگوں کو راہِ راست پر لانے کے لئے لمبے چوڑے وعظوں اور تقریروں کا سہارا نہیں لیتے۔ نہ ان کو اس فریضہ کی انجام دہی کے لئے ایسی چیزوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ کیوں کہ ان کی زندگی اتنی پاک، ان کا کردار اتنا اُجلا اور ان کی سیرت اتنی صاف ستھری ہوتی ہے کہ دنیا کے بڑے سے بڑے انسان کو بھی اگر ان کی محفل کے چند لمحات اور ان کی زبان سے نکلے ہوئے دو بول سننے کی سعادت نصیب ہو جائے تو اللہ کے فضل و کرم سے اس کی زندگی کا رخ بدل جاتا ہے۔ ان اللہ والوں کا اخلاق اتنا وسیع اور ان کا کردار اتنا بلند ہوتا ہے کہ ان کے حسنِ عمل اور صاف ستھری پاکیزہ سیرت کو دیکھ کر ہی لوگوں کے دلوں میں خود بخود ہدایت کا رستہ اپنا لینے کا داعیہ پیدا ہو جاتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

انقلاب کا لفظ اگرچہ بڑا خوفناک لگتا ہے کیوں کہ جب یہ لفظ کسی شخص کی سماعت سے ٹکراتا ہے تو اس کے ذہن میں ایسی اتھل پتھل کا نقشہ جمتا ہے جس میں خون خرابہ، قتل و غارت، آتش زنی، خون ریزی، تلواروں کی جھنکار، نیزوں بھالوں کی چکا چوند، توپوں کی دل دہلا دینے والی مہیب دندناہٹ اور گولیوں کی تڑتڑاہٹ اور سرسراہٹ ہوتی ہے۔ ہر چیز کے تہ و بالا ہو جانے کا نقشہ آنکھوں کے منظر نامے میں ہوتا ہے۔ دل دوز چیخیں اور آبادیوں سے اٹھتا ہوا دھواں عالمِ خیال میں نظر آنے لگتا ہے۔ الغرض اس لفظ کے مفاہیم میں ہمہ گیر بربادی شامل ہے اس کے بعد کہیں جا کر آبادی کی صورت گری کا تصور آتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ

Marfat.com

کے نیک بندے جس انقلاب کے داعی ہوتے ہیں اس کا آغاز بھی بہار آفریں اور انجام بھی بہار آفریں ہوتا ہے۔ کیوں کہ یہ ایک روحانی اور وجدانی انقلاب ہوتا ہے جو من کی دنیا میں بپا ہوتا ہے اس لئے جو شخص اس انقلاب کی گردش میں آجاتا ہے اس کی شکل وصورت تو برقرار رہتی ہے لیکن من کی دنیا کا رخ بدل جاتا ہے۔ اس کی بدولت سنگ دلی کی بجائے رحم دلی، سرکشی کی بجائے اطاعت اور فسق وفجور کی بجائے تقویٰ و پرہیزگاری کی حکمرانی دل کی دنیا میں جگہ لے لیتی ہے۔ ایسے خوش گوار انقلاب کے داعی انبیائے کرام علیہم السلام اور ان کے وارثین حضرات اولیائے عظام رحمۃ اللہ علیہم ہوتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

یہ سچ ہے کہ زبان کی کاٹ تلوار کی کاٹ سے زیادہ کاری ہوتی ہے تلوار کا لگایا ہوا زخم مرورِ زمانہ سے اندمال پذیر ہوجاتا ہے۔ لیکن زبان کا لگایا ہوا گھاؤ وقت کے گذرنے کے باوجود بھی ہرا رہتا ہے مندمل ہونے میں نہیں آتا۔ لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ زبان جہاں تیر وتلوار کی دھار کا کام کرتی ہے وہیں ایسی مرہم بھی عطا کرتی ہے کہ دنیا کی کوئی مرہم اس کا مقابلہ نہیں کرسکتی۔ زبان کی مرہم کے ایسے الفاظ والے اللہ کے بندے دارالشفا (خانقاہوں) میں ہوتے ہیں آزردہ خاطر لوگ بے اختیار اس کی طرف کھنچے چلے آتے ہیں ایسی ہستی کی زبان سے نکلا ہوا ایک جملہ گھنٹوں کی تقریروں اور ضخیم کتابوں کے مضامین پر بھاری ہوتا ہے جو دل کی برباد دنیا کو آباد اور قلوب واذہان کی کشتِ ویران کو سدابہار گلستان

Marfat.com

میں بدل دیتا ہے، مایوس وناامید لوگوں کے دلوں میں امیدوں کے چراغ روشن کر دیتا ہے اور بے حوصلہ افراد کو حوصلہ مند بلکہ بلند حوصلہ بنا دیتا ہے۔ ایسے آبِ حیات کا اثر رکھنے والے جملوں میں ہر اس شخص کے لئے ایک باعزت وباآبرو زندگی بسر کرنے کا پیغام پنہاں ہوتا ہے جو انہیں اپنے لئے وظیفہء حیات بنالیتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

اہل اللہ کے دربار ایسے دارالشفاء ہوتے ہیں جہاں زمانے کے ستائے ہوئے، حالات کی پے بہ پے ٹھوکروں سے خستہ جگر وجاں، آلام ومصائب کی چکیوں میں پسے ہوئے انسان، آزمائشوں اور امتحانوں کی بھٹیوں کی آتش سے سوختہ جاں لوگ گرتے پڑتے آتے ہیں۔ وہاں بوریا نشیں نفوسِ قدسیہ کی تسلی وتشفی سے ان کی کایا پلٹ جاتی ہے۔ اور وہ ایسے سنبھلتے ہیں گویا کہ انہیں نئی زندگی مل گئی ہو۔ شکستہ دل آتے ہیں شگفتہ خاطر ہو کر پلٹتے ہیں۔ ہمارے آقا ومولیٰ، ملجا وماوی، خواجہء عالم حضرت شیخ محمد صادق قدس سرہ العزیز کا آستانہء عالیہ مخلوقِ خدا کے لئے ایسی ہی ایک پناہ گاہ اور دارالشفاء تھا۔ اللہ کا جو بندہ تھوڑی دیر کے لئے بھی اس ماحول میں آجاتا اور اسے آپ کی مجلس کی چند ساعتیں نصیب ہو جاتیں۔ وہ دنیا ومافیھا سے بے خبر ہو جاتا۔ افسردہ طبیعت میں نئی گرمی بلکہ یوں کہیئے کہ سرگرمی ہو جاتی۔ پست ہمت کی ڈھارس بندھ جاتی۔ مردہ دل میں زندہ دلی عود کر آتی۔ اور بجلی کی سی ایک رو ہوتی جو دلوں کو گرما دیتی۔ جو آدمی اس روحانی

Marfat.com

اور ملکوتی فضا کا مشاہدہ کر لیتا اس کا دل گواہی دینے لگتا کہ جب تک خدا طلبی اور خداشناسی کا یہ ہنگامہ بپا ہے اور شریعت وروحانیت کی اس روشن شمع پر پروانوں کا ہجوم ہے اس وقت تک دنیا ان نفوسِ قدسیہ کے دم قدم سے آباد رہے گی۔ وہ گویا حافظ شیرازی رحمۃ اللہ علیہ کے ان جذبات کا ترجمان بن جاتا ہے:۔

از صد سخن پیرم یک نکتہ مرا یاد ست
عالم نہ شود ویران تا مے کدہ آباد ست

مرشدِ برحق کی سو باتوں میں سے مجھے ایک نکتہ یاد ہے کہ جب تک یہ مے کدہ (خانقاہ) آباد ہے، دنیا ویران نہ ہوگی۔

☆☆☆☆☆☆☆

حضرت خواجۂ عالم قدس سرہ العزیز کی حیاتِ طیبہ اپنے دینی انہماک، خدمتِ خلق، ہمہ وقت یادِ خداوندی میں یک سوئی اور بے پناہ مصروفیات کے اعتبار سے بیسویں اور اکیسویں صدی میں ان اسلافِ کرام کی زندہ یادگار تھی جن کی زندگی کا لمحہ لمحہ عبادت، للّٰہیت، خدمتِ خلق اور روحانیت کی نشر و اشاعت کے لئے وقف تھا ان کے اوقاتِ کار کی برکت، بلند ہمتی، جفاکشی اور ہمہ گیر اصلاحی پروگراموں کو دیکھ کر انسان ششدر رہ جاتا۔ تب بھی اور اب بھی ان تمام برکات کی توجیہہ امدادِ الٰہیہ کے ساتھ کرامت کے سوا کچھ اور نہیں ہو سکتی۔

☆☆☆☆☆☆☆

آپ کے ملفوظات مبارکہ میں سے ہر ملفوظ شریف گویا ایک سدا بہار

Marfat.com

باغ ہے اور اس کا ہر ہر لفظ ایک پھول، ہر پھول کی رنگت خوش نما اور خوشبو دل آویز۔ حضرت خواجہء عالم قدس سرہ العزیز کی ظاہری حیاتِ مبارکہ میں ان کو سننے والے مختلف الخیال، مختلف المزاج، مختلف العمر اور مختلف النوع لوگ ہوا کرتے تھے۔ لیکن ان میں ہر کوئی انفرادی طور پر یہ محسوس کرتا کہ ان الفاظ مبارکہ میں میرے دکھوں کا درماں، میرے اعمال کی زہرناکیوں کا علاج، اور میری کجیوں کو درست کرنے کا سامان ہے۔ اس طرح ہر کوئی ان سے فیضیاب ہوا کرتا تھا۔ آپ قدس سرہ العزیز کے وصال کے بعد آپ کے ملفوظاتِ قدسیہ کا یہ مختصر مجموعہ اسی یقین کے ساتھ امتِ مسلمہ کے ہر ہر فرد کے سامنے پیش ہے کہ اس بابرکت مجموعہ میں آبِ حیات ہے۔ تریاق ہے۔ اور راہنمائی و کامیابی کا وافر سامان ہے جس سے ہر کوئی استفادہ کر کے اپنی دنیا و عاقبت سنوار سکتا ہے۔

صلائے عام ہے یارانِ نکتہ داں کے لئے

فقیر محمد علیم الدین نقشبندی عفی عنہ

Marfat.com

اعتقادیات

Marfat.com

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا

لوگو! تمہیں چار باتیں زوال کی طرف لے جانے والی ہیں:

اصول سے فرار | فروع پر بحث

کمینوں کی سرداری | اور اہلِ علم کی بدحالی

پھر فرمایا:

جب تم کسی پر احسان کرو تو اسے چھپاؤ اور اگر تم پر کوئی احسان کرے تو اسے پھیلاؤ۔

Marfat.com

عقیدۂ اہل سنت سونے کی مانند کھرا ہے

اہلِ سنت کا عقیدہ پاسے ۲ کے سونے کی مانند کھرا ہے۔ جس میں کوئی کھوٹ نہیں اور یہی اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

کامل توحید

کامل توحید اولیاء اللہ کے ہاں ہوتی ہے۔ لوگ یوں ہی توحید توحید کی رٹ لگاتے پھرتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

اللہ تعالیٰ، نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن نور ہیں

اللہ تعالیٰ نے اپنے بارے میں ارشاد فرمایا:

اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط

اللہ نور ہے آسمانوں اور زمین کا۔

قرآن مجید کے بارے میں ارشاد فرمایا:

فَاٰمِنُوْا بِاللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ وَالنُّوْرِ الَّذِیْٓ اَنْزَلْنَا ط

تو ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول اور اس نور پر جو ہم نے اتارا۔

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ارشاد فرمایا:

قَدْ جَآءَ کُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ وَّکِتٰبٌ مُّبِیْنٌ۔

Marfat.com

بے شک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔

قرآن مجید کے نزول کی غرض وغایت کو ان الفاظ میں بیان فرمایا:۔

الٓرٰ کِتَابٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَیْکَ لِتُخْرِجَ النَّاسَ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ بِاِذْنِ رَبِّهِمْ

ایک کتاب ہے کہ ہم نے تمہاری طرف اتاری کہ تم لوگوں کو اندھیروں سے اجالے میں لاؤ ان کے رب کے حکم سے۔

گویا اللہ نور، القرآن نور اور الرسول نور ان سے تمسک کے باعث نجات ملتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

انسان کی تخلیق کا مقصد...... بندگی

انسان کی تخلیق کا مقصد وظیفۂ بندگی کی ادائیگی ہے۔ اس طرح کہ سوائے اللہ تعالیٰ کے کسی اور کی طرف توجہ قطعًا مبذول نہ ہونے پائے اور دنیوی لذات کو دیکھ کر بھی دل ان کی طرف مائل نہ ہو۔

☆☆☆☆☆☆☆

انسان کو اللہ تعالیٰ نے صرف اپنی عبادت کیلئے پیدا کیا ہے۔ حیف ہے اگر انسان اپنی زندگی رجوعِ خلق وغیرہ خرافات میں ضائع کردے۔

☆☆☆☆☆☆☆

دین کی رغبت اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہوتی ہے

دنیا میں بڑی کشش ہے اس نے بڑوں بڑوں کو پچھاڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ بچانا چاہے تو پھر کوئی تحریک یا ترغیب مؤثر نہیں ہوتی۔

☆☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

انسان کے تمام کمالات اللہ تعالیٰ کا عطیہ ہیں

انسان کا خمیر عدم سے اُٹھایا گیا ہے۔ جو سراسر نقص وزوال کا حامل ہے۔ اگر کوئی خوبی اور کمال انسان میں ہے تو وہ باری تعالیٰ کی عطا سے ہے اور اسی کی دین ہے۔ اس میں اس کا اپنا کوئی کمال نہیں۔ اسی لئے حمد وثنا کی مستحق وہی ذات ہے۔ ہم سب اس کی ایجاد سے موجود ہیں۔ حادث، ممکن اور مخلوق ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

علمِ لدُنی عطیہ خداوندی ہے

علمِ لَدُنّی اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے۔ یہ علم دل میں القاء ہوتا ہے اور یہ القاء اتنا صاف ہوتا ہے کہ اس میں ولی کو کوئی شک نہیں ہوتا۔ جس طرح ڈاکٹر کوئی دوائی دیتا ہے، ٹیکہ لگاتا ہے اس کو پتہ ہوتا ہے کہ اس کا اثر جسم کے فلاں حصہ پر ہوگا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ نے جسے یہ علم عطا کر رکھا ہوا سے یقین ہوتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

اسباب اللہ تعالیٰ کی مرضی سے مہیا ہوتے ہیں

ذاتِ باری تعالیٰ جب اپنے بندوں میں سے کسی سے کوئی کام لینا چاہتی ہے تو اپنی حکمتِ بالغہ کے تحت اس میں اس کام کی انجام دہی کیلئے استعداد اور صلاحیت پیدا فرما دیتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

اللہ تعالیٰ جب کسی بندے سے کوئی کام لینا چاہتا ہے تو اس کی مدد بھی فرماتا

Marfat.com

ہے۔ ظاہر میں وہ بندہ ہوتا ہے اور دنیا سمجھتی ہے کہ فلاں شخص یہ کام کر رہا ہے۔ ورنہ حقیقت میں کارساز وہ خود ذاتِ باری تعالیٰ ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

اللہ تعالیٰ جب کسی کام کو بڑھاوا دینا چاہے تو خود وسائل پیدا فرما دیتا ہے لوگوں کے دل خود بخود اس نظام کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ اور وہ خود مشن کو لے کر آگے بڑھتے ہیں۔ اس دربار شریف سے متعلقہ مساجد کی تعمیر و توسیع کا سلسلہ بھی کچھ اسی نوعیت کا ہے کہ جب لوگ خود ضرورت محسوس کرتے ہیں تو خود ہی رابطہ کرتے ہیں اور پھر خود ہی ضروری پیش کش کے ساتھ تعمیر کی استدعا کرتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

اللہ تعالیٰ چاہے تو دنیاوی اغراض دینی انقلاب کا باعث بن جاتی ہیں

بعض اوقات دنیوی غرض دینی انقلاب کا پیش خیمہ بن جاتی ہے۔ ایک مائی صاحبہ جن کا نام جیونی تھا۔ بوڑا جنگل (دینہ، جہلم) کی رہنے والی تھیں۔ گھر والوں سے ناراض ہو کر حضرت قبلہء عالم رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ دربار شریف کے دینی ماحول سے اتنی متاثر ہوئیں کہ ۲۵ ہزار اسمِ ذات کا ذکر ان کا روزانہ کا معمول بن گیا۔ بڑھاپے کے باوجود وہ دربارِ عالیہ چھپیاں شریف حاضری دیتیں اور لنگر کے کاموں میں مستعدی سے حصہ لیا کرتی تھیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کی ذات بڑی بے نیاز ہے

کسی بدکار نے زندگی کے آخری لمحات میں اللہ تعالیٰ کا نام لیا۔ آپ نے یہ سن کر فرمایا: ہوسکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس وجہ سے اس کی بخشش فرمادے۔ وہ ذات بڑی بے نیاز ہے۔ نمرود نے اپنے گمان کے مطابق تیر چلائے کہ خدا کو مار رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے اسے بھی خوش کردیا۔ فضا میں تیر مچھلی کے حلق میں سے گذارے، انہیں خون آلود کر کے واپس کردیا۔ اگر وہ ذات چاہتی تو وہ اپنی جگہ سے حرکت بھی نہ کرسکتا۔ مگر اس کی شان بے نیازی کی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

کسی گناہ کو حقیر نہ جانو

لغزش اگرچہ معمولی ہو اسے حقیر نہ جانو کیونکہ بعض اوقات یہی بڑے گناہ کا باعث بن جاتی ہے۔ یہاں تک کہ کفر تک پہنچادیتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

اللہ تعالیٰ کے حضور صرف عاجزی کا سکہ چلتا ہے

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں صرف عاجزی کا سکہ چلتا ہے۔ عمل پر کیا گمان؟ کیونکہ عمل کی دولت بھی اس کی دی ہوئی توفیق سے ملتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

اللہ والے راضی برضا رہتے ہیں

اللہ والے حق تعالیٰ کی تقدیر، فعل اور ارادے پر راضی رہتے ہیں وہ اپنے اعمال کے محاسبہ، خوفِ حشر، اور ذکر وفکر میں مشغول رہ کر تسلیم ورضا کے خوگر ہوتے ہیں۔ان کی زبان پر شکوہ وشکایت نہیں ہوتی۔دنیاداروں کے برعکس انہیں آلام ومصائب انعام سے بڑھ کر پسندیدہ ہوتے ہیں۔کیوں کہ آلام ومصائب میں نفس کی شرکت نہیں ہوتی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

مزاراتِ اولیاءاللہ سے ظاہری باطنی فیض

حضرت خواجہ فتح اللہ صدیقی شطاری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بیٹھنے والوں کو ظاہری وباطنی دونوں قسم کے علوم کا فائدہ ہوگا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

امداد بعد از وصال

موت کے بعد اللہ کے بندے مدد کرسکتے ہیں۔ بلکہ حالت حیات سے زیادہ مدد فرماسکتے ہیں۔زندہ ہاتھی لاکھ کا اور مردہ سوا لاکھ کا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

اللہ والے کہیں بھی ہوں کوئی ان کو مصیبت میں پکارے۔وہ مدد کو پہنچ جاتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

مزاراتِ اولیاء پر گنبد کا مقصد

اولیائے کرام کے مزاراتِ شریفہ کو پختہ بنانے اور ان کے اوپر گنبد کی تعمیر کرنے کا مقصد کوئی دکانداری یا مذہبی فریضہ کی ادائیگی نہیں ہے۔ بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ جن نفوس قدسیہ نے اپنی زندگیوں کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول قرار دیا اور لوگ ان سے زندگی میں فیوض و برکات حاصل کرتے رہے۔ ان کے دنیا سے کوچ کر جانے کے بعد یہ فیوض و برکات ختم نہیں ہوتے بلکہ ان کی قبور کے قریب بیٹھنے والوں کو وہی فیوض و برکات حاصل ہوتے ہیں اور لوگ ان سے نفع اندوز ہوتے ہیں۔ ان کے مزارات پختہ بنانے اور ان پر گنبد تعمیر کرنے سے ان کے آثار باقی رہتے ہیں۔ اور لوگ ان سے فیض حاصل کرتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

ایک صاحب نے عرض کی کہ علمائے دیوبند نے کہا ہے کہ یادگار کیلئے اتنا ہی کافی ہے کہ قبر پر کتبہ لگا دیا جائے تا کہ نشان باقی رہے۔ آپ نے فرمایا یہ کافی نہیں ہے۔ اگر ایک زائر آئے اس کا ارادہ ہو کہ مزار کے پاس بیٹھ کر وہ ایک پارہ یا زیادہ قرآن مجید کی تلاوت کرے۔ لیکن اگر قبر پر چھت وغیرہ نہ ہو سخت گرمی یا سخت سردی یا بارش ہو تو وہ وہاں کس طرح بیٹھ سکے گا۔ وہ واپس چلا جائے گا۔ گنبد یا عمارت نہ ہونے کی وجہ سے وہ اس سے محروم رہ جائے گا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے کہ قرآن مجید کا ایک حرف پڑھنے سے دس نیکیاں ملتی ہیں۔ الم پڑھنے سے تیس ملتی ہیں۔ کوئی انتظام اگر وہاں پر موجود نہ ہو تو وہ کتنی نیکیوں سے محروم ہو گا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

وحدت الوجود نظریات والوں کا بھی ادب ضروری ہے

وحدت الوجود نظریے کے حامل بزرگوں کی شان میں بے ادبی ہرگز نہ کرنی چاہئے۔ بہت سے بڑے بڑے بزرگ وحدت الوجودی ہوئے ہیں۔ مثلاً مولانا جامی اور مولانا روم رحمۃ اللہ علیہما۔

☆☆☆☆☆☆☆

شفا من جانب اللہ ہے

شفا من جانب اللہ ہوتی ہے۔ جب وہ ذات شفا دینا چاہے تو اسباب خود بخود پیدا ہو جاتے ہیں اور اشیاء میں تاثیر بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ بندہ کو راضی برضا رہنا چاہیے۔ علاج اور تدبیر مسنون ہیں۔ اس احساس سے علاج کرایا جائے کہ اسے مؤثر بنانے والی ذات اللہ تعالیٰ کی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

شفا دینے والی ذات اللہ تعالیٰ کی ہے۔ انسان جب کسی ابتلا میں مبتلا ہوتا ہے اور ہر طرف سے مایوس ہو جاتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ حالاں کہ اسے معلوم ہے کہ شفا دینے والی اور حاجات بر لانے والی ذات وہی ہے۔ کیا ہی اچھا ہو اگر یہ خیال ابتدا ہی میں پیدا ہو جائے اور بندہ اس کی پناہ میں اپنے آپ کو دے دے۔ کم از کم اس کا فائدہ یہ تو ہوگا کہ اس مضبوط سہارے کے باعث یک گونہ اسے اطمینان میسر رہے گا۔

☆☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

جب قضا کا روگ لگ جاتا ہے تو ادویات کی تاثیر الٹ ہو جاتی ہے۔ بادام روغن جو خشکی کے ازالہ کیلئے استعمال ہوتا ہے وہ خشکی کے اضافے کا باعث بن جاتا ہے۔ ہلیلہ جو دافع قبض ہے وہ قابض ہو جاتا ہے۔ وید اور حکیم جو نبض شناسی میں یکتا ہوتے ہیں جاہل اور بے وقوف بن جاتے ہیں۔

رب جانے کی موت دے ڈھب جوڑے
جاندی اڈ تاثیر دوائیاں دی
شربت صندل اسکنجبی گرم لگدے
سردی اڈ جاندی سردائیاں تھیں
خشکی مغز نوں دیون بادام روغن
جھلے ہوں حکیم سودائیاں تھیں

اللہ تعالیٰ کے کاموں میں کون مداخلت کر سکتا ہے۔ اللہ والے حق تعالیٰ کی رضا، تقدیر اور ارادے پر راضی رہتے ہیں اور اپنے اعمال کے محاسبے میں مصروف رہتے ہیں یا خوفِ حشر سے چپ یا پھر ذکرِ الٰہی سے ان کی زبان تر رہتی ہے۔ لیکن شکوہ و شکایت نہیں۔ البتہ دنیاداروں کا حال ان کے خلاف ہوتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کی مرضی کے بغیر تعویذ بھی موئثر نہیں ہوتے

دوا کے اندر شفا اللہ تعالیٰ نے ہی رکھی ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ شفا نہ دے تو دوا بھی اثر نہیں کرتی۔ اسی طرح تعویذات اور دوسرے عملیات بھی تبھی فائدہ دیتے ہیں جب اللہ تعالیٰ کو منظور ہو۔ حاجت مند کو ہر چیز استعمال کرتے ہوئے خیال رکھنا چاہیے کہ یہ صرف وسیلہ ہے اور فائدہ دینا اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

زندگی کے نشیب وفراز

کسی کی پہلی زندگی اچھی نہیں ہوتی ہے اور اخیر والی زندگی اچھی ہو جاتی ہے۔ اور کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں جن کی پہلی زندگی اچھی ہوتی ہے اور آخر والی زندگی اچھی نہیں ہوتی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

دنیا فانی ہے

اسلام ہمیں بتاتا ہے کہ دنیا فانی اور عارضی ہے۔ یہ مقصدِ حیات نہیں۔ یہاں نجات کی فکر کرنی چاہیے مگر ترکِ دنیا کی راہ سے نہیں۔ انسان کی جسمانی ضروریات ہیں۔ ان کا پورا کرنا اس پر لازم ہے۔ دولت کماؤ لیکن اسے زندگی کا مقصد نہ بنالو۔ بلکہ اصل مقصد کے حصول کیلئے اسے خرچ کرو۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

دنیا فانی ہے۔ بڑے بڑے سلاطین جن کی روئے زمین پر حکمرانی تھی۔ چل بسے۔ اب ان کا نام ونشان بھی باقی نہیں۔ چند روزہ زندگی پر بھروسہ کر کے

Marfat.com

آخرت سے غافل نہ ہوں۔اس کے دھوکے میں نہ آئیں۔اس کی ہرادا آخرت سے غافل کرنے والی ہے جبکہ عقل مند کی نظرانجام پر ہوتی ہے۔وہ بقدرِ ضرورت اس سے نفع اٹھاتا ہےاورآخرت کی تیاری کی فکرمیں رہتا ہےاس لئے کہ اولاد کی محبت میں انسان دین کو فراموش کردیتا ہے لیکن اسے اولاد کی طرف سے اکثر مایوسی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔آئے دن اس کا مشاہدہ ہوتا رہتا ہے کہ کتنے ہی والدین اولاد کی بے وفائی اور بے مہری کا شکوہ کرتے ہیں۔دنیا کو آخرت کی سوکن کہا گیا ہے۔ایک کی خوشنودی دوسری کی ناراضگی کا باعث ہے۔اس لئے بے شک دنیا کمائیں لیکن دین ہاتھ سے ہرگز نہ جانے پائے۔بعد میں پچھتانے کا کوئی فائدہ نہ ہوگا۔اس لئے نماز،روزہ،زکوٰۃ اورحج کا خیال رکھیں اوروالدین کے ایصالِ ثواب کے لئے صدقہ وخیرات اور نیک اعمال بھی کریں کیونکہ انہوں نے بڑی مشکلات سے تمہاری پرورش کی اور تمہیں یہاں تک پہنچایا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

یہ دنیا جس سے ہمیں اتنی محبت ہے کتنی تغیر پذیر ہے۔کتنے رنگ دکھاتی ہےاس کی یہ بے ثباتی اس امر کی متقاضی ہے کہ اس سے ضرورت سے زیادہ دل نہ لگایا جائے۔اس کے حصول کیلئے جو بھی کوشش کی جائے گی وہ انجامِ کار حسرت ہوگی۔اس لئے اس سے بقدرِ ضرورت فائدہ اٹھایا جائے۔رشتہ صرف اس ذات سے استوار کیا جائے جو باقی رہنے والی ہے تاکہ یہاں سے رخصت کے وقت زیادہ حسرت اور قلق نہ ہو۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

یہ دنیا ہے۔رنج وراحت، آلام وانعام اور بیماری وصحت اس کی خصوصیات میں سے ہیں۔ان سے کسی کو مفر نہیں۔نہ کوئی مستثنیٰ ہے۔ہمیں ہر آن تیار رہنا چاہیے۔ یہ چیز پیش نظر رہے کہ دمِ واپسی تک احکامِ الٰہی کی انجام دہی میں کوتاہی نہ ہو۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

زندگی ایک معین وقت کا نام ہے۔ جس میں کمی بیشی ممکن نہیں۔ ہر لمحہ ہماری زندگی کو گھٹا رہا ہے۔ لہٰذا ہمیں ہر لمحہ ہوشیار رہنا چاہیے کہ ہم سے کوئی ایسی حرکت سرزد نہ ہو کہ کل پچھتاوا ہو۔ پھر اس کی تلافی نہ ہو سکے گی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

زندگی پانی پر بلبلہ کی مانند ہے۔کوئی بھروسہ نہیں کس وقت ختم ہو جائے۔ اللہ جو چاہے کرتا ہے۔ ہر چیز فانی ہے۔صرف ذاتِ باری تعالیٰ کو بقا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

زندگی کتنی غیر یقینی اور عارضی ہے۔قدم قدم پر عبرت کا سامان مہیا کر رہی ہے۔اے انسان! تجھے کس چیز نے دھوکہ میں ڈال رکھا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

زندگی مستعار شے ہے۔کوئی بھروسہ نہیں کہ کب یہ امانت واپس طلب کر لی جائے۔ یہاں دوبارہ آنے کا موقعہ نہیں ملے گا۔لہٰذا اس مختصر سے عرصہ میں ہر لمحہ کو اللہ تعالیٰ کی یاد میں بسر کرنا چاہئے۔ یہاں کے صرف وہ لمحات کام آئیں گے جو اللہ تعالیٰ کی یاد میں اور اس کی رضا جوئی کے کاموں میں صرف ہوں گے۔ یہی لمحات آخرت میں نجات کا ذریعہ اور سبب بنیں گے۔

☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

بڑے بڑے بادشاہ جن کی روئے زمین پر بادشاہت تھی چلے گئے۔ان کا نام ونشان بھی باقی نہیں۔ چند روزہ دنیوی زندگی پر بھروسہ کر کے آخرت سے غافل نہ ہونا چاہیے۔اس کے دھوکہ میں نہ آئیں کیونکہ اس کی ہر ادا آخرت سے غافل کرنے والی ہے اور عقل مند وہ ہے جس کی نظر انجام پر ہو۔

☆☆☆☆☆☆☆

شیطان انسان کا دشمن ہے

شیطان پراپیگنڈہ کا امام ہے۔وہ کوئی لمحہ ضائع نہیں کرتا بلکہ ہر آن وسوسہ اندازی میں مصروف رہتا ہے۔ گناہوں اور نافرمانیوں کو خوش نما اور خوش رنگ کر کے پیش کرتا ہے کیونکہ اس کا کام گناہ کی طرف انسان کو شوق دلانا اور راغب کرنا ہے۔ عاقبت نا اندیش انسان لپک لپک کر اس کی اتباع کرتا ہے۔اور پھر گناہوں میں آلودہ ہو جاتا ہے۔ لہٰذا ہر آن اس کے مکروفریب سے بچنے کی فکر کرتے رہنا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ نے اس سے بچاؤ کے لئے اپنے فضل وکرم سے ہم کو شریعتِ مطہرہ کا مضبوط حصار عطا فرما رکھا ہے۔اس لئے اس کی حفاظت ہم پر لازم ہے۔ اگر انسان اس حصار کی مضبوطی کی فکر کرتا رہے تو پھر شیطان کا مکروفریب اس کا کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتا۔

☆☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

جنات کا وجود ہے۔ جن چمٹنے کے اکثر واقعات میں صداقت نہیں ہوتی

جنات کا وجود برحق ہے۔ آدمیوں کو وہ اپنے تصرف میں بھی لا سکتے ہیں۔ لیکن آج کل جو سلسلہ چل نکلا ہے اس میں صداقت کم اور ملاوٹ زیادہ ہے۔ ایک صاحب نے بیان کیا کہ ایک لڑکی میرے پاس لائی گئی کہ اس کو جن پڑا ہوا ہے جب وہ میرے سامنے لائی گئی تو کہنے لگی یہ مجھ کو کیا کرلے گا۔ حالاں کہ اس لڑکی کو دیکھ کر گمان نہ ہوتا تھا کہ وہ اتنی بات کہہ سکے گی۔ اس نے کہا یہ سن کر مجھے غصہ آیا میں نے اس کو ایک تھپڑ مارا، وہ فورا کہنے لگی اور نہ مارو مجھے جن وغیرہ کی کوئی تکلیف نہیں ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

ہم جنات کے وجود کا انکار نہیں کرتے۔ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کا احاطہ کون کرسکتا ہے۔ البتہ انسان اشرف المخلوقات ہے۔ عقیدے اور عمل کی کمزوری کے باعث یہ ہمیں تنگ کرتے ہیں اور وہم وگمان کا بھی اس میں بڑا عمل دخل ہے۔ ہمارا یہ عقیدہ پختہ ہونا چاہیے کہ نفع ونقصان صرف مالکِ حقیقی کے قبضہ میں ہے۔ جو لوگ پختہ عقیدہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہتے ہیں وہ اس قسم کے اوہام اور تکالیف سے محفوظ رہتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

عبادات

Marfat.com

دل کو پاک وصاف رکھو اور خواہشاتِ دنیا کو جہاں تک ہو سکے کم کرو۔ چوں کہ جہاں دنیا اپنے طمطراق کے ساتھ آتی ہے دین وہاں سے اُٹھ جاتا ہے۔

تہجد کی نماز ضرور ادا کرتے رہو۔ جو آدمی تہجد میں تساہل کرے وہ ست گدھا ہے جو صرف پیٹ بھرنا جانتا ہے۔ فرمایا ایک دن تہجد قضاء ہو جائے تو دوسرے دن صرف نفل زیادہ پڑھ لیا کرو۔ جو شخص تہجد چھوڑ دیتا ہے اس کا دل سخت ہو جاتا ہے اور اس کا نام درویشوں کے دفتر سے خارج کر دیا جاتا ہے۔

Marfat.com

زندگی کا مقصد..............شریعتِ مطہرہ کی پابندی

انسانی زندگی کے مقصد کا حصول شریعتِ مطہرہ کی پابندی میں پنہاں ہے۔ صحابہ کرام اس کی جیتی جاگتی اور عملی تصویر تھے۔ انہوں نے اس انقلابی پروگرام پر عمل کیا تو سب کچھ راہِ خدا میں لٹا دیا اور خود اپنے مال و دولت اور وسائل سے بقدرِ ضرورت استفادہ کیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

زندگی گذارنے کا صحیح طریقہ شریعتِ مطہرہ کی پابندی

پہلے زمانہ سادہ تھا۔ اب قدم قدم پر جال بچھے ہیں۔ شیطان طاقت ور دشمن ہے۔ اس سے ہوشیار رہنا چاہئے۔ جب صراطِ مستقیم سے قدم ہٹتے ہیں تو انسان ضلالت کی کھائی میں جا گرتا ہے۔ جب تک انسان احکامِ شریعت کی پابندی کرتا ہے محفوظ رہتا ہے۔ جونہی توازن بگڑا دنیا طلبی اور زر پرستی کا میلان غالب آیا انسان خطرے میں پڑ گیا۔ پھر نفسِ امارہ اور شیطان اس سے طرح طرح کے بُرے کام کراتے ہیں۔ اس کا مشاہدہ آج معاشرہ میں ہو رہا ہے اگر اس فساد سے بچنا ہو جو ہر طرف رونما ہے تو اللہ کی طرف رجوع کرو۔ وہی ذات ہدایت کی ضامن ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

ہر موقع پر شریعت کے تقاضے ملحوظ رہنے چاہئیں۔ اس میں ہماری بہتری ہے۔ نام ونمود کی خاطر شریعت کی حدود سے آگے نہیں بڑھنا چاہئے۔ ہمارے معاشرے کے رسم ورواج میں بہت سی ناجائز چیزیں داخل ہوگئی ہیں۔ ایسی رسموں اور رواجوں سے بچنا چاہئے اور شریعت کی سادگی کو اپنانا چاہئے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

اتباع شریعت میں عافیت ہے

انسان کی عافیت اتباعِ شریعت میں ہے۔ جب تک انسان احکامِ شریعت کی پیروی کرتا رہتا ہے وہ محفوظ رہتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

احکامِ شریعت کی فضیلت واہمیت

شریعتِ مطہرہ کے ایک حکم کی بجا آوری ہزاروں سال کی ریاضت اور مجاہدہ سے بہتر ہے۔ مثلاً: دو رکعت نماز فرض جو باجماعت ادا ہوں اور ایک پیسہ زکوۃ ادا کرنا، نفلی عبادات وصدقات سے افضل ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

شریعت کی حدود پامال کر کے روزی کمانے کا حکم

روزی کمانا منع نہیں۔ شریعت کا واضح حکم ہے کہ حلال روزی کی تلاش کرو۔ حلال روزی کی تلاش بھی ایک عبادت ہے۔ مگر اس بات کا دھیان رہے کہ کہیں روزی کی تلاش میں دین اور اس کے تقاضوں سے غافل نہ ہوں کہ نماز جاتی رہے

Marfat.com

یا روزہ کا دھیان نہ رہے۔ حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے سے بے پرواہ نہ ہوں۔ اگر دین سے غافل ہو کر ساری دنیا بھی حاصل کر لیں تو بے کار محض ہے۔ دائمی خسران کے مقابل دنیا کی کوئی حیثیت نہیں۔ لہٰذا روزی کمانے کے ساتھ ساتھ نماز، روزہ کا خیال رکھیں اور خوفِ خدا سے غافل نہ ہوں۔

☆☆☆☆☆☆☆

دنیا فی نفسہا بری نہیں۔ برائی اس دنیا کی ہے جو نفس کی خواہشات کا آلہ بنے۔ اگر دنیا احکامِ شریعت کی حمایت اور تائید میں استعمال ہو اور احکامِ شریعت کے مطابق حاصل کی جائے تو اس میں کوئی برائی نہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

احکامِ شریعت کی پابندی علماء کے لئے بالخصوص ضروری ہے

علماء کو بالخصوص احکامِ شریعت کی پابندی کرنی چاہئے۔ مقامی رسم و رواج سے متاثر ہو کر شادی نکاح کے موقعوں پر شریعت کے احکام کو نظر انداز ہرگز نہیں کرنا چاہئے۔ کل قیامت کے دن ان کے پاس کوئی عذر نہ ہوگا۔ اپنے اثر و رسوخ سے اپنے ماحول کی ان بدعات اور خرافات کا قلع قمع کرنا چاہئے۔

☆☆☆☆☆☆☆

شریعت میں معذور اور ضعیف کے لئے آسانی

بڑھاپے، ضعیفی اور معذوری کی صورت میں شریعت نے اس حد تک رعایت دی ہے کہ آپ خلافِ شرع کام کو دل سے برا جانیں اور بس۔ اس

صورت میں گھر کو خیر آباد کہنے سے حادثہ یا بیماری کے شکار ہونے کا خطرہ ہے۔
اللہ تعالیٰ غفور ورحیم ہے اس کی نگاہ نیتوں پر ہے اور اس کے ہاں نتائج نیتوں پر مرتب ہوتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

مساجد اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لئے ہیں

ہم نے نمازی اکٹھے کرنے کے لئے نہ کبھی تحریک کی نہ اشتہار چھاپے نہ نوٹس بورڈ لگایا نہ لاوڈ سپیکر پر اعلان کیا۔ نہ ہی ہمارا مطمع نظر یہ ہے کہ مسجد بھری ہو۔ نماز خدا کی عبادت ہے۔ جس کا دل چاہے چلا آئے۔ دروازے سب مسلمانوں کے لئے کھلے ہیں دو ہوں، دس ہوں یا دس ہزار ہمیں اس سے دل چسپی نہیں۔ شاید اخلاص اور توکل علی اللہ ہے جو تحریک بن کر لوگوں کو مسجد میں لا رہا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

مساجد اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کی یادگاریں

اس دارِ فانی میں ایک لاکھ چوبیس ہزار کم وبیش انبیائے کرام علیہم السلام گزرے ہیں۔ ان کے بارے میں کبھی نہیں سنا کہ انہوں نے بطورِ یادگار کوئی محل یا مکان چھوڑا ہو۔ ان کی یادگاریں مساجد موجود ہیں۔ جیسے مسجدِ حرام، مسجدِ اقصیٰ اور مسجدِ نبوی۔ ان نفوسِ قدسیہ نے محلات نہیں بنوائے تو ہم کیا ہیں؟

☆☆☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

ہماری مساجد اللہ کے فضل سے تعمیر ہوتی ہیں

یہ مسجدیں اور درسگاہیں وغیرہ اللہ تعالیٰ کے ارادے اور مشیت کا اظہار ہیں اس میں ہمارا کوئی کمال شامل ہے نہ کوشش۔ وہ ذات جب اپنے ارادے کو بروئے کار لانا چاہتی ہے تو اسباب خود بخود وجود میں آجاتے ہیں۔ ہمیں انہی اسباب کی ایک کڑی سمجھ لیں۔ یہ اس ذات کی کرم فرمائی اور فضل کا نتیجہ ہے۔ ورنہ کہاں ہم اور کہاں یہ تعمیر و ترقی۔ نہ وسائل نہ وسائل کے حصول کی اہلیت نہ تحریک کا سلیقہ نہ کام کی سمجھ اور صلاحیت۔

☆☆☆☆☆☆☆

دین کی خدمت سے بڑھ کر کوئی سعادت نہیں

مسجد سے متعلق ایک صاحب کے انگلینڈ جانے کے ارادے کا سن کر فرمایا:
اللہ تعالیٰ نے اپنی کرم فرمائی سے جن کو دین کی خدمت کا موقع فراہم کیا ہو انہیں دنیا کی طرف یا کم از کم ایسے اشغال کی طرف توجہ مبذول نہیں کرنی چاہئے جس سے اس جذبہ کے ماند پڑنے کا احتمال ہو۔ نماز، روزہ، درس و تدریس اور حاجت مندوں کی راہنمائی سے بڑھ کر اور کیا سعادت ہوسکتی ہے؟ ان سے ہٹ کر دنیا کی گدائی اور دریوزہ گری ہے۔ جس کی کوئی اہمیت اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نہیں ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

صرف وسائل کی بہتات سے بڑی مسجد نہ بنائی جائے

وسائل کی بہتات کے باعث بڑی مسجد بنانا جب کہ نمازی برائے نام ہوں عقل مندی نہ ہوگی۔ اگر جگہ کافی ہو اور آبادی بھی کافی ہو تو اس کی مناسبت سے مسجد کی نشان دہی کی جائے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

مسجد اور قرآن مجید سے محبت کا ثمرہ

قرآنِ مجید اور مساجد سے محبت کرنے والا دنیا و آخرت میں ذلیل و رسوا نہیں ہوتا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

مساجد میں وعظ و تبلیغ

مساجد کی رونق بڑھانے کے لئے وعظ و تبلیغ کی مجالس منعقد کرنی چاہئیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

مسجد کی صفائی کارِ ثواب ہے

مسجد کی صفائی کرنا بڑے ثواب کا کام ہے۔ حضرت قبلہء عالم قدس سرہ العزیز خود اپنے ہاتھ سے مسجد میں جاڑو دیا کرتے تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

وضو کے ارادہ سے لے کر نماز سے فراغت تک کا سارا وقت

جب آدمی وضو کا ارادہ کرتا ہے تا کہ نماز ادا کرے وہ اس وقت سے نماز میں ہوتا ہے۔ آنکھیں بند ہوں گی تو پتہ چلے گا کہ کیا کر کے آیا ہے؟ اب پردے پڑے ہوئے ہیں۔ مرنے کے بعد پردے اٹھ جائیں گے۔ اور آدمی کو پتہ چلے گا کہ سامنے دنیا اور ہے اور حجابات کے پیچھے کی دنیا مختلف ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

بغیر وضو اذان پڑھنے پر ناپسندیدگی

نہ معلوم مؤذنوں میں بے وضو اذان پڑھنے کی وبا کہاں سے آ گئی ہے؟ یہ لوگ اکثر بے وضو اذان دیتے ہیں۔ پہلے یہ بات نہ تھی لوگ پہلے وضو کرتے، تحیۃ الوضو پڑھتے اور پھر اذان پڑھا کرتے تھے۔ بے وضو اذان ہے تو جائز لیکن اسے معمول بنا لینا اچھا نہیں۔ اذان اللہ تعالیٰ اور اس کے محبوب علیہ الصلوۃ السلام کے مبارک ناموں پر مشتمل ہے۔ لوگ تو اپنے مشائخ کرام رحمۃ اللہ علیہم کے نام بھی بے وضو نہیں لیتے تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

اذان اور تلاوتِ قرآنِ مجید سے بلائیں دور ہوتی ہیں

ایک جگہ کسی شخص نے مسجد بنانے کے لئے جگہ خریدی۔ لوگوں نے کہا یہاں لمبے بالوں والی ایک عورت گزرتی ہے اور جگہ بہت سخت ہے ان کو بتایا گیا

Marfat.com

کہ ڈریں نہیں۔ وہاں اذان ہوگی لوگ قرآن مجید پڑھیں گے۔ کوئی خطرناک چیز نہ آئے گی۔ انہوں نے جگہ خریدی اور مسجد بنائی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

نماز کی ادائیگی کا مناسب وقت

بزرگوں سے ہمارے یہ طریقہ چلا آتا ہے کہ نماز اول وقت میں پڑھ لی جائے۔ اس مستعار زندگی کا کیا بھروسہ؟ ہمارے نزدیک حکم کی تعمیل میں تاخیر کوتاہی کے زمرہ میں آتی ہے۔ لیکن اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ دوسرے اوقات کے بارے میں ہمیں کچھ تحفظات ہیں۔ ہمارے نزدیک تمام اوقات درست ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

ہمارے بزرگوں کا معمول رہا ہے کہ عشاء کی نماز کے ساتھ وتر پڑھ لیا کرتے تھے۔ زندگی مستعار ہے۔ اس کا کوئی بھروسہ نہیں۔ مؤخر کرنا اگرچہ بعض کے نزدیک بہتر ہے مگر قرض کا جلد ادا کرنا مؤخر کرنے سے زیادہ بہتر ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

نماز کی پابندی، تلاوت اور درود شریف کی کثرت کی تلقین

نماز کی پابندی کرو۔ قرآن مجید کی تلاوت کرو اور درود شریف کی کثرت کرو۔ کسی افتاد کے وقت اس کے حضور دوگانہ ادا کرو۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت کو حرکت میں لانے کے لئے ہمیشہ تواضع اور انکساری سے اس کی طرف متوجہ رہو۔ اور کشائش تک صبر کا دامن تھامے رکھو۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

نماز باجماعت ادا کرنے کی تلقین

ڈاکٹر محمد اکرم صاحب سے فرمایا کہ نماز باجماعت ادا کیا کریں۔ اگر باجماعت نماز مسجد میں چھوٹ جائے تو چھوٹے بیٹے کے ہمراہ بھی جماعت ہوجاتی ہے۔ اور اگر کبھی اکیلے ہی پڑھنی پڑے تو اقامت کہہ کر نماز ادا کریں فرشتے جماعت میں شامل ہوجاتے ہیں۔ ہر بندے کے ہمراہ کِرَاماً کَاتِبِیْن بھی ہوتے ہیں اقامت ضرور کہہ لیا کریں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

ریش بریدہ کی امامت

فرمایا: ہماری خاندانی روایت ہے کہ داڑھی مسنون یعنی قبضہ سے کم ہوتو اسے امامت کی اجازت نہیں دیتے۔ اسی طرح بے داڑھی حضرات اگر اعتکاف کی اجازت طلب کریں تو اس کا فیصلہ ہم ان پر چھوڑ دیتے ہیں۔ اپنی صواب دید پر عمل کریں کیوں کہ داڑھی سنت ہے اور اعتکاف سنت علی الکفایہ ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

امامت عمامہ پہن کر کرائی جائے

حضرت صاحبزادہ محمد عبدالسلام صاحب کو ۱۱ر فروری ۱۹۹۰ء کو جامع الفردوس میں عصر کی نماز پڑھانے کا آپ نے حکم دیا۔ آپ قدس سرہ العزیز نے انہیں فرمایا: نماز اگرچہ ٹوپی میں بھی ہوجاتی ہے مگر ہمارے بزرگوں کا معمول ہے کہ وہ

Marfat.com

ٹوپی پر پگڑی باندھ کر نماز پڑھاتے تھے بزرگوں کے معمول پر عمل کرنا بہتر ہوتا ہے لہٰذا آپ بھی ٹوپی پر عمامہ باندھ لیا کریں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

امام کے پاؤں محراب سے باہر ہونے چاہئیں

امام کے پاؤں محراب کے اندر آنے کی صورت میں مقتدیوں کی نماز ہونے یا نہ ہونے کے بارے میں فتویٰ تو کوئی مفتی ہی دے سکتا ہے۔ لیکن میرے نزدیک اگر امام کے پاؤں محراب کے اندر ہوں گے تو کراہت ضرور ہے۔ امام کے پاؤں محراب سے باہر ہونے چاہئیں۔ یہی وجہ ہے کہ ہم ہر مسجد میں محراب اور پہلی صف کے درمیان ایک فٹ جگہ رکھتے ہیں تاکہ امام اپنے پاؤں باہر رکھ سکے۔ مثلاً ہماری چار صفوں والی مسجد کا عرض اٹھارہ فٹ ہوتا ہے۔ ایک فٹ عقبی دیوار اور آخری صف کے درمیان اور ایک فٹ پہلی صف اور محراب کے درمیان فاصلہ ہوتا ہے۔ صفوں کے آخر میں ایک فٹ کا فاصلہ اس لئے چھوڑا جاتا ہے کہ رکوع وسجود میں آسانی رہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

عبادات میں شرعی سہولتوں سے فائدہ اٹھالینا چاہیے

شریعت نے جو سہولت دی ہے اس سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔ صوفی احمد دین صاحب (نارووال) کے بارے میں فرمایا کہ وہ کہنے لگے میں نے آنکھ کا آپریشن کراتے ہی فوراً بعد میں سجدۂ شکر ادا کیا۔ فرمانے لگے لوگ ایسی باتیں

Marfat.com

کر کے اپنی بہادری اور دلیری کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ ایسی حرکات سے نظر کے ضائع ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص نفلی عبادت کرتا ہو اور کسی معذوری کے باعث نہ کر سکے تو اللہ تعالیٰ اس کے نامہء اعمال میں وہ عبادت لکھ دیتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

معذور کے لئے نماز کی ادائیگی کا طریقہ

نماز ایسا رکن ہے جو کسی حال میں معاف نہیں۔ البتہ اسے حالات کی مناسبت سے ادا کرنے کی اجازت ہے۔ گھوڑے کی پیٹھ سے لے کر بسترِ مرگ تک ادا کی جا سکتی ہے۔ مریض اگر دوزانو بیٹھ کر ادا نہیں کر سکتا تو چار زانو۔ اگر چار زانو بھی ممکن نہ ہو تو ٹانگیں پھیلا کر یا لیٹ کر جونسی ہیئت اس کے لئے ممکن ہو اختیار کرے۔ اگر وضو نہیں کر سکتا تو تیمم کرے مگر اس کی پابندی لازمی ہے۔ اگر حالات پوری نماز کی اجازت نہ دیں تو فرض اور سنت پر اکتفاء کرے۔ اگر حالات اس کی بھی اجازت نہ دیں تو صرف فرض پڑھ لیں۔ اگر رکوع وسجود ممکن نہ ہو تو محض اشاروں سے پڑھ لی جائے۔

☆☆☆☆☆☆☆

ذکر بعد از نماز

نماز کے بعد اتنی دیر تک ذکر کرتے رہنا چاہئے جتنے وقت میں دو رکعت نماز نفل ادا کی جاتی ہے۔ اگر اتنا وقت نہ ہو سکے تو اتنے وقت تک ذکر کرنا چاہئے جتنے وقت میں پیاس کی حالت میں ایک پیالہ ٹھنڈا میٹھا پانی پیا جاتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

ذکر کی برکت

اللہ تعالیٰ کے ذکر میں مشغول رہنا ہی درویشوں کے لئے اکسیر اور تسخیر ہے۔ جو اس کا خواہش مند ہو ہم اس کو اسی کی تعلیم دیتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

دعا کے دو پر

دعا کے دو پر ہوتے ہیں۔ ایک صدقِ مقال (سچ بولنا) دوسرا رزقِ حلال (حلال روزی کھانا)۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

دعا کی قبولیت کی شرط

ہماری دعا بھی تب کارگر ہوگی جب اللہ تعالیٰ کے حضور آپ کا سوز و گداز موجود ہوگا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

تحیۃ المسجد

کسی مسجد میں جاؤ تو دو رکعت تحیۃ المسجد ادا کرو۔ یہ مسجد کا حق ہے۔ مسجد قیامت کے دن اس حق کا مطالبہ کرے گی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

تہجد اور درویشی

جس کی متواتر تین راتوں کی نمازِ تہجد قضا ہو اس کا نام درویشوں کی فہرست سے کاٹ دیا جاتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

سالگرہ کے دن شکرانے کے نوافل

اپنے یومِ ولادت ۲۵ دسمبر ۱۹۹۳ء کو مولانا قاضی محمد رفیق صاحب کی معرفت سنگیوں کو کہلوایا کہ سنگی دو رکعت نفل ادا کریں۔ تین تین بار قل شریف اول و آخر گیارہ گیارہ مرتبہ درود شریف پڑھ کر اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میرے گناہ معاف فرمائے۔ اپنے ماضی سے شرمندہ ہوں۔ عمر بھر کوئی کام اخلاص سے نہیں ہوسکا۔ آئندہ اللہ تعالیٰ نیکی کی توفیق دے۔ سنگی حضرات اعتقاد کی بنا پر آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے اعتقاد اور اخلاص کی بدولت نفع عطاء فرماتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

قرآنِ مجید کی تدریس کی شان

دنیا کا بڑا آدمی اگر کسی کی تعریف کر دے تو وہ شخص پھولا نہیں سماتا تو جس کی تعریف خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمائی اس کے لئے خوشی کا کتنا عظیم مقام ہوگا۔ پھر فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ.

Marfat.com

"تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جس نے قرآن مجید کا علم خود حاصل کیا اور دوسروں کو پڑھایا"۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

ایصالِ ثواب کی محافل اور طلباء

ختم شریف کے بارے میں ہمارا موقف یہ ہے کہ فارغ اوقات میں درویش مسجد ہی میں قرآنِ مجید پڑھ کر ایصالِ ثواب کر دیں محض ختم کی خاطر طالبِ علموں کا گھر گھر پھرنا ہمیں پسند نہیں۔ درویشوں کا مقصود حصولِ علم ہے۔ ایسا کرنے سے ان کے قیمتی اوقات کا ضیاع ہوتا ہے ہم ختم کے خلاف نہیں۔ ایصالِ ثواب کے معتقد ہیں۔ نظام میں اصلاح چاہتے ہیں تا کہ طلباء دینی تعلیم کو محض ختم کا ذریعہ نہ سمجھ لیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

مروجہ ایصالِ ثواب کے طریقوں کی اصلاح

بھوکے اور درویش کو کھانا کھلانا ثواب کا کام ہے۔ مروجہ ختموں کا کھانا بالعموم رؤسا، امرا اور بڑے لوگوں کے لئے تیار کیا جاتا ہے۔ محض ختم کا نام رکھنے سے ثواب کی روح پیدا نہیں ہوتی۔ مستحقین اگر میسر آجائیں تو ضرور ان کو کھانا کھلائیں۔ جب گنجائش ہو تو ایصالِ ثواب کے لئے کھانا کھلائیں۔ اللہ تعالیٰ اجر دے گا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

بہتر یہ ہے کہ تیجہ، دسواں اور چالیسواں وغیرہ تقریبات پر اُٹھنے والے خرچ کا تخمینہ لگائیں۔ تاریخ مقرر پر قرآن خوانی کرائیں۔ جس میں طلبہ اور علماء شامل ہوں۔ پھر علماء، طلبہ اور مساکین جو میسر آسکیں ان کو اچھا کھانا کھلائیں۔ باقی رقم کسی مسجد، مدرسہ یا کسی کارِ خیر میں ایصالِ ثواب کی نیت سے دے دیں۔ ہمارے نزدیک یہی بہتر اور شائستہ طریقہ ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

طریقہ ایصالِ ثواب

اول فاتحہ شریف ایک مرتبہ، قل شریف تین مرتبہ اور پھر درود شریف تین مرتبہ پڑھ کر سرکارِ دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح پر فتوح کو ہدیہ کیا جائے۔ اس کے بعد جملہ انبیاء کرام علیہم السلام، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، اہلِ بیت کرام، ہر چار سلاسلِ طریقت اور بالخصوص جن حضرات کا ختم شریف پڑھنا ہو ان کے ارواحِ طیبہ کو ایصالِ ثواب کیا جائے۔ بعدہ ختم شریف پڑھنا شروع کرے اور درمیان میں کلام نہ کرے۔ بعدہ مندرجہ طریقہ پر فاتحہ شریف، قل شریف اور درود شریف پڑھ کر ایصالِ ثواب کیا جائے اور ان کے توسل سے اپنی حاجات مولا عزوجل سے طلب کرے۔

اللہ بس باقی ہوس۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

قربانی کا گوشت اور دربار شریف

بعض سنگی عیدِ قربان کے موقع پر قربانی کا گوشت دربارِ عالیہ بھیجتے ہیں۔ بندہ ان کے جذبہ کی قدر کرتا ہے۔ انہیں چاہیئے کہ آئندہ قربانی کا گوشت یہاں بھیجنے کی بجائے اعزہ، اقرباء اور فقراء و مساکین میں تقسیم کر دیا کریں۔ وہ آئندہ یہاں گوشت نہ بھیجا کریں۔ بندہ بلا استثناء سب کے لئے دعا گو ہے۔ ان کی دنیوی واخروی خیر و خوبی کا خواہش مند ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

معاملات

Marfat.com

☆ جھوٹ ایک ناسور ہے جو آہستہ آہستہ تمام نیکیوں پر غالب آجاتا ہے۔

☆ قناعت دافعِ طمع ولالچ ہے۔

☆ جس نے شہرت کو اچھا جانا اُس نے خدائے پاک کو نہ جانا۔

☆ متکبر کبھی بھی معرفت الٰہی کی خوشبو نہیں سونگھے گا۔

Marfat.com

عبادات اور معاملات

شریعت کے دو شعبے ہیں ا......عبادات ۲......معاملات۔
دونوں ہی درست ہونے چاہئیں تب بات بنتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

والدین کی خدمت

والدین کی خوب خدمت کرو۔ والدین اولاد کو دعائیں دیتے ہیں مگر اولاد کو مزید دعائیں حاصل کرنے کے ڈھنگ اختیار کرنے چاہئیں۔ ان کی خدمت کریں۔ ان کو دبائیں۔ اور ان کی ہر ضرورت کا خیال رکھیں تاکہ وہ مزید دعائیں دیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

والدین کی دعا کی اہمیت

ایک شخص نے حاضر ہو کر دعا کے لئے درخواست کی۔ آپ نے پوچھا والدین زندہ ہیں؟ اس نے اثبات میں جواب دیا۔ فرمایا: جس کے والدین دونوں یا کوئی ایک زندہ ہو اسے دعا کرانے کے لئے کسی کے پاس جانے کی ضرورت نہیں۔ وہ اپنے والدین سے دعا کرائے۔ ان کی خدمت کرے۔ اور دعائیں لے۔

☆☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

سفر پر جانے سے پہلے والدین کی اجازت

اگر سفر کا ارادہ ہو تو والدین یا ان میں سے جو زندہ ہو اس کی خدمت میں حاضر ہو کر اجازت لیں۔ اور سر پر ہاتھ پھیرائیں۔ اگر دونوں کا یا کسی ایک کا انتقال ہو چکا ہو تو اس کے مزار پر حاضری دیں۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

اُشۡكُرۡ لِىۡ وَلِوَالِدَيۡكَ. میرا اور اپنے والدین کا شکر ادا کر۔

اولاد کی سعادت وشقاوت کا بڑا انحصار والدین کی خوشی اور ناخوشی میں ہے خوش قسمت اولاد اپنے والدین کا احترام دل وجان سے کرتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

فوت شدہ والدین کے لئے ایصالِ ثواب

والدین (اگر وفات پا چکے ہوں تو ان) کے ایصالِ ثواب کے لئے صدقہ وخیرات اور نیک اعمال کرتے رہیں۔ انہوں نے بڑی مشکل سے تمہاری پرورش کی۔ دعا کے وقت ان کو بھی یاد رکھا کریں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

اولاد کی خاطر دین فراموش ہونے کا انجام

اولاد جس کے لئے انسان دین فراموش ہو جاتا ہے ایسی اولاد کی جانب سے آخر مایوسی ہوتی ہے۔ آئے دن اس کا مشاہدہ ہوتا رہتا ہے۔ کتنے ہی والدین اپنی اولاد کی بے وفائی اور سرد مہری کی شکایت کرتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

اولاد کے بگاڑ کا ایک سبب

اولاد کے بگاڑ میں والدین کے رویے کا بڑا عمل دخل ہوتا ہے۔ وہ بچوں کو معاملات کا کارِ مختار بنا دیتے ہیں۔ تمام رقم ان کے ہاتھوں میں دے دیتے ہیں۔ پھر انہیں محنت اور تکلیف اٹھانے کی کیا ضرورت ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

لڑکیوں سے ملازمت کرانے کا نقصان

جو لوگ دنیوی غرض سے لڑکیوں کو اعلیٰ دنیوی تعلیم دلاتے ہیں پھر ان کو ملک یا بیرون ملک ملازمتیں دلا کر ان کی تنخواہ سے لطف اندوز ہوتے ہیں اور وہ لوگ جو دنیوی مال کے حصول کے لئے ایسی پڑھی لکھی لڑکیاں تلاش کرتے ہیں جو خوب تنخواہ لیتی ہوں ایسے لوگوں کو اسلام اور ایمان کی کوئی پرواہ نہیں ہوتی۔ دنیا کیا ہے؟ ہر چیز یہیں رہ جائے گی۔ اس کی کوئی شے ساتھ نہ جائے گی۔ اس ناپائیدار دنیا کے پیچھے اتنا نہیں پڑنا چاہیے۔

☆☆☆☆☆☆☆

غیر محرم سے پردہ ضروری ہے

غیر محرم عورت کے پاس نہیں جانا چاہیے۔ چاہے وہ کتنی ہی پارسا ہو۔ کسی نیک سے نیک مرد کو ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ کیوں کہ ایسی صورت میں شیطان درمیان میں ہوتا ہے۔ عورت کے ماتھے پر جادو ہوتا ہے۔ جب دور سے دیکھے تو اس کی طرف پیٹھ کر لے یا نظریں جھکا لے۔

☆☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

بیوی خاوند کی اجازت کے بغیر گھر سے نہ نکلے

خاوند عورت کا مجازی خدا ہے۔ حضرت مائی صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا مستورات کو ہمیشہ یہی تلقین فرمایا کرتی تھیں کہ عورت کی روحانی معراج اور دنیاوی سکون خاوند کی اطاعت اور خدمت میں ہے۔ بشرطیکہ وہ کسی غیر شرعی کام کا حکم نہ دے۔ عورت پر لازم ہے کہ خاوند کی اجازت کے بغیر مکان کی چار دیواری سے باہر قدم نہ رکھے۔ خواہ اس کا ارادہ کسی بزرگ سے ملنے کا ہو۔ اس کا بزرگ اس کا خاوند ہوتا ہے۔ اس کی جائز اطاعت اس کی زندگی کا وظیفہ ہونا چاہئے۔ عورتوں کو زیب نہیں دیتا کہ وہ خانقاہوں اور درگاہوں میں گھومتی پھریں۔ اگر کوئی غلطی ہو جائے تو خاوند سے معافی مانگ لینی چاہئے۔ اس کی تابعداری سے گھر کے ماحول کو جنتی بنانا چاہئے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

ہمارے ساتھ نسبت جتلانے والے

اگر کوئی ہماری تعلیم سے ہٹ کر ایسی حرکت کرتا ہے جس سے کسی کی دل آزاری ہوتی ہے تو یہ اس کا ذاتی فعل ہے۔ ہمارے پاس آنے یا ہمارے سلسلہ سے نسبت جتانے سے اس کی ذمہ داری ہم پر عائد نہیں ہوتی۔ انسان کو اللہ تعالیٰ نے ارادہ کی آزادی دی ہے۔ اور اسے اختیار دیا ہے کہ وہ مختلف رستوں میں سے جس کو چاہے اختیار کرے۔ جب وہ اپنے قُویٰ کا غلط استعمال کرتا ہے تو وہ شر میں جا پڑتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

مہمانوں کی خدمت ہمیں ورثہ میں ملی ہے

ہم مسکین ہیں۔ حضرت قبلہء عالم رحمۃ اللہ علیہ خود مہمانوں کے ہاتھ دھلواتے۔ کھانا پیش کرتے۔ ان کے ہمراہ خود بھی کھایا کرتے تھے۔ ہم مسکینوں کو ان کے مہمانوں کی خدمت اور عزت افزائی ورثہ میں ملی ہے۔

اچھی طباعت والا قرآن مجید تحفہ دیں

قرانِ مجید بطورِ تحفہ دیتے وقت فرمایا کہ اچھی طباعت بھی بڑا کردار ادا کرتی ہے۔ طباعت اگر اچھی ہو تو طبیعت کھل جاتی ہے اور پڑھنے کو جی چاہتا ہے۔ اور اگر طباعت اچھی نہ ہو تو طبیعت میں انقباض پیدا ہو جاتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

☆ سنت نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام، اجماع امت اور ان (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اخلاقِ حسنہ پر قائم رہو۔

☆ انسان کی تمام حرکات وسکنات محض اللہ جل شانہ کے لئے ہونی چاہئیں۔

Marfat.com

اخلاقیات

Marfat.com

☆ مردانِ خدا اللہ جل شانہ کی یاد کے سوا اور کوئی کلمہ اپنی زبان سے نہیں نکالتے۔

☆ سالک کو کسی لمحے بھی یادِ خدا سے غافل نہیں بیٹھنا چاہئے۔ جو سالک بغیر ذکر کے سانس لیتا ہے وہ اپنے حال کو ضائع کر دیتا ہے۔

☆ اکثر فرمایا کرتے تھے کہ ذکر اللہ تمام اذکار سے بہتر اور افضل ہے۔

☆ ادب خدا کی رحمت ہے۔

Marfat.com

حالات کی تبدیلی سے عبرت آموزی

دنیا کی ہر نعمت مدتِ موعود پوری کرنے کے بعد انسان سے جدا ہو جاتی ہے۔ خوش بخت ہیں وہ لوگ جو ان نعمتوں کے حقوق پہنچانتے ہیں۔ اور انہیں مالکِ حقیقی کی رضا کے کاموں میں مصروف رکھتے ہیں۔ یہ نعمتیں زندگی میں انسان سے جدا ہو کر اسے احساس دلاتی ہیں کہ انسان خود اپنی ذات کے بارے میں کتنا بے بس ہے۔ کسی نعمت کو بھی اپنی خواہش اور مرضی کے مطابق ایک لمحہ کے لئے بھی مدتِ مُعَیَّنَہ کے بعد نہیں روک سکتا۔ اس کے باوجود مزید کی ہوس اور جاہ و وقار کی خواہش اسے کارِ دنیا میں اتنا مصروف رکھتی ہے کہ وہ اسی کو اپنا مقصد بنالیتا ہے۔ حالانکہ ہر شخص پر یہ حقیقت آشکار ہے کہ زندگی دو انتہاؤں کے درمیان محدود ہے اور سرعت سے گزر رہی ہے اور بعض کو یہ غلط فہمی ہے کہ زندگی کا انجام موت ہے۔ نہیں بلکہ زندگی ایک تسلسل ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

اخلاص کی برکت

اخلاص کے ساتھ عمل اگر تھوڑا بھی ہو، پہاڑوں جیسا ہوتا ہے اور بغیر اخلاص کے اعمال اگر پہاڑوں کے برابر ہوں، لکڑیوں کے ڈھیر کی مانند ہیں۔ جن کو آگ آناً فاناً جلا کر خاکستر بنا دیتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

درست موقف اور اس پر عمل کا ثمرہ

اللہ تعالیٰ خلوص کی قدر فرماتا ہے۔ جو کام اس کی رضا کے حصول کے لئے اخلاص اور نیک نیتی کے ساتھ کیا جائے اس میں خیر و برکت ہوتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

جذبہ سچا ہو تو کام ہو ہی جاتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

درست موقف اور اس پر عمل یہ دو قوتیں ایسی ہیں جو اپنے اندر بڑی کشش اور تاثیر رکھتی ہیں۔ انہیں دو قوتوں کے باعث ہم دوسروں کو گرویدہ بنا سکتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

توکل اور اس کے ثمرات

میں خود حیران ہوں کہ وہ ذات کس طرح پردہ غیب سے اسباب مہیا کرتی ہے۔ مدارس چل رہے ہیں۔ ان کے اخراجات پورے ہو رہے ہیں۔ مساجد کی تعمیر اپنی جگہ ہے۔ ان کے اخراجات الگ ہیں۔ اور میں ہوں نہ وسائل نہ ذرائع آمد۔ نہ کسی سے رابطہ نہ کسی کے سامنے اپنی ضرورت کا اظہار۔ یہ سب بزرگوں کی دعا اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کا نتیجہ ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

مساجد کی تعمیر کے خواہش مند کثرت سے آتے ہیں۔ اس پر ایک دفعہ تبسم کرتے ہوئے فرمایا خدا جانے یہ لوگ کیا سمجھتے ہیں۔ شاید سمجھتے ہیں کہ یہاں

Marfat.com

دولت کا کنواں ہے جہاں سے روپے نکال کر دے دیں گے۔ پھر فرمایا موجود رقم سے کام شروع کردو۔ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھو۔ انجام کار اسی کے ہاتھ میں ہے کوشش جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ بہتر کرے گا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

محنت مزدوری کے ساتھ یادِ الٰہی

بہتر یہ ہے کہ انسان محنت مزدوری کرے اور ساتھ ساتھ اللہ اللہ بھی کرے۔ نویں فقیری دو پہریں دھواں والی بات نہیں ہونی چاہیے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

بیرونِ ملک روزگار کے سلسلہ میں جانے والے ایک نوجوان کو فرمایا: تم دوسرے ملک جا رہے ہو۔ رزقِ حلال کی تلاش بھی عبادت ہے۔ اللہ تعالیٰ کو نہ بھولنا۔ اسے یاد رکھنا۔ نماز بروقت ادا کرنا۔ رمضان المبارک کے روزے بھی رکھنا۔ انسان کی یہ ہوس ہوتی ہے کہ میں یہ بھی کروں گا اور وہ بھی کروں گا۔ لیکن ہوتا وہی ہے جو خدا تعالیٰ کو منظور ہوتا ہے۔ انسان اتنا ہی کما سکتا ہے جتنا اس کی قسمت میں لکھا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

تسلیم و رضا

ہمارا سلسلہ تسلیم و رضا کی تعلیم دیتا ہے۔ اس سلسلہ میں حرفِ شکایت لب پر نہیں لاتے۔ اپنے کام سے غرض ہوتی ہے۔ دوسرے کے حسنِ سلوک یا سوءِ

Marfat.com

سلوک پر نگاہ نہیں ہوتی۔ ہر نوع کے ماحول سے سازگاری پیدا کرنا اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا اس سلسلہ میں شائستہ شیوہ ہے۔ کیوں کہ دنیوی علائق سے قطع تعلق کرنے ہی میں اس سلسلہ کا کمال مضمر ہے۔ فروعی اور غیر شائستہ امور میں اپنے قیمتی اوقات اور توانائی کو ضائع نہ کریں۔ اسلاف کے طریقہ کو اپنائیں۔ اسوۂ حسنہ کو اپنا شعار بنائیں اور تسلیم ورضا کے طریقہ کو اختیار کریں۔

☆☆☆☆☆☆☆

صبر

دکھ سہنا، صبر وچ رہنا، مونہوں کجھ نہ کہنا، ایہہ نے عاشقاں دے کم۔

☆☆☆☆☆☆☆

شخصیت کے ذاتی کمالات کے بے نتیجہ رہ جانے کی وجہ

اللہ تعالیٰ نے جو اوصاف وکمالات کسی میں ودیعت کر رکھے ہوں ان کے استعمال کے لئے طبیعت میں استقامت اور ٹھہراؤ کا عنصر پایا جانا ضروری ہے ہر وصف اپنے اظہار اور کمال تک پہنچنے کے لئے وقت کا متقاضی ہوتا ہے جو لوگ اس پہلو کو مدِّ نظر نہیں رکھتے وہ اپنے تلون مزاجی کے باعث اپنے کمالات کے تعارف اور ان کی نشو ونما کے مواقع ضائع کر دیتے ہیں۔ انجام کار ان کی لاابالی ان کی پریشانی اور حرماں نصیبی کا باعث بن جاتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

استقامت بڑی دولت ہے

معمولات میں استقامت بڑی بات ہے۔ یہ بہت بڑی نعمت ہے۔ پیر صاحب دہلی والے حضرت شاہ ابوالخیر رحمۃ اللہ علیہ بڑے بزرگ تھے۔ عصر کی نماز کے بعد سیر کو جایا کرتے تھے۔ زندگی بھر معمول رہا۔ کبھی چھوڑا نہیں۔ کبھی کبھی تو ساتھ بتی بھی لے جاتے کہ واپسی پر اندھیرے کی وجہ سے وہ جلا لیا کرتے تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

قناعت

ہوس وہ شاہراہ ہے جس کا دوسرا سرا نہیں۔ اگر آپ اس شاہراہ پر چلے اور کسی حاجی صاحب (امیر آدمی) تک پہنچ گئے تو وہاں آپ کو اس سے بڑا حاجی نظر آئے گا اور پہلا حاجی کوتاہ قد نظر آنے لگے گا۔ ممکن ہے اس تک پہنچے سے پہلے آپ کی زندگی ختم ہو جائے۔ ہوس کے بے کار تعاقب کو چھوڑ کر قناعت اپناؤ۔

دین گنوایا دُنی پیچھے دُنی نہ چلی ساتھ
پیر کلہاڑا ماریا غافل اپنے ہاتھ

☆☆☆☆☆☆☆☆

بازاری کھانے سے پرہیز

بازار اور ہوٹلوں سے روٹی نہیں کھانی چاہیے۔ کیوں کہ ہوٹلوں والے پیشاب کرنے کے بعد بالعموم ہاتھ نہیں دھوتے۔ انہیں ہاتھوں سے کھانا پکانے میں مصروف ہو جاتے ہیں۔ ایک کھانا کئی کئی دن تک استعمال کرتے ہیں۔ تمام

Marfat.com

مستعمل برتن ایک جگہ دھوتے ہیں۔ اگر سفر میں بھوک لگے تو کوئی خشک چیز لے کر کھا لینی چاہیے یا کوئی پھل کھا لینا چاہیے۔ اگر پیاس لگے شکر لے کر شربت بنا کر پی لینا چاہیے۔ یہ بازاری شربتوں سے اچھا اور سستا ہوتا ہے۔ اگر مجبوری ہو تو دوسری بات ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

ایثار

ہم چاہتے ہیں کہ ہر اچھی چیز موزوں مقام پر پہنچ جائے۔ درویشی اصل میں پاکیزہ چیز تھی مگر اب دنیا طلبی کا ذریعہ بن گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ ہماری خواتینِ خانہ بھی ایثار کے جذبہ سے پُر ہیں۔ ہمیشہ کوشش کرتی رہتی ہیں کہ حاجت مندوں کو ان کا حصہ ملتا رہے۔ دربارِ عالیہ میں کچھ جمع نہ ہو۔ یہ رجحان حضرت قبلہ مائی صاحبہ کلاں رحمۃ اللہ علیہا سے ورثہ میں ملا ہے۔ اور حضرت قبلہء عالم رحمۃ اللہ علیہ کا حضرت مائی صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا کو یہی حکم تھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

نعمت پر شکر

حضرت قبلہ سید محمد نیک عالم شاہ رحمۃ اللہ علیہ کے مکتوبات شریفہ ملنے پر آپ نے مسرت اور خوشی سے فرمایا:۔ یہ دولت کہاں مل سکتی ہے۔ دونوں جہاں بھی اس کی قیمت نہیں ہو سکتے۔ جب اللہ تعالیٰ مہربانی کرنے پر آ جائے تو مدفون دفینے بھی مل سکتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

کم تر کی جانب دیکھنے کی تاکید

حاجی میراں نسواری صاحب کی اہلیہ کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا۔ صحت کے بعد ملاقات کے لئے حاضر ہوئیں۔ ہاتھ میں عصا تھا اور لنگڑا کر چل رہی تھیں۔ مزید صحت کے لئے عرض کی۔ فرمایا: اپنے سے نیچے والے لوگوں کو دیکھنا چاہئے۔ بعض لوگ وہ بھی ہیں جن کے پاؤں ہی نہیں۔ ایک سائیں صاحب یہ شعر پڑھا کرتے تھے:۔

اللہ لاڈلا لاڈلے کم کرے
میں نہ منگاں چوپڑیاں متے روکھی کھو کھڑے

☆☆☆☆☆☆☆

تواضع وانکساری

علم بھی اللہ تعالیٰ کی ایک عطاء ہے کسی کے پاس کم کسی کے پاس زیادہ۔ یہ وجہ تفاخر نہیں بلکہ اسے وجہ عجز ہونا چاہئے۔ تفاخر اس راہ کا سب بڑا حجاب ہے۔ گرتوں کو تھامنا قابلِ ستائش عمل ہے نہ کہ گرانا، کسی کی کمزوری کو اچھال کر فائدہ اٹھانا شرفِ انسانیت پر بدنما داغ ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

انانیت کی پوجا اصلاح کے رستہ کا سب سے بڑا بت ہے۔ اس بت کو توڑیں۔ دوسروں کو اپنے آپ سے بہتر سمجھنے کی صلاحیت پیدا کریں۔

☆☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

احترامِ اکابر

****

اگر کوئی شخص نقشبندی بزرگوں کی شان میں گستاخی کرے تو انتقام کے طور پر ہرگز نہیں کہنا چاہئے کہ قادری یا چشتی یا سہروردی بزرگ ایسے ہیں۔ جو ایسا کہے گا وہ خود نقصان اٹھائے گا۔ انسان کو اپنی قدر پہچاننی چاہئے۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کے پیارے بندے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

بزرگوں کا نام احترام سے لینا چاہئے۔ درویش کے سایہ کا بھی احترام کرنا چاہئے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

اس دور میں بے حیائی اور بے لحاظی اپنے عروج پر ہے۔ کوئی کسی کی قدر نہیں کرتا۔ اسلاف، صالحین اور آج کے لوگوں کے خیالات میں بُعد المشرقین ہے۔ لوگ اپنے بڑے بڑے محسنوں کو خاطر میں نہیں لاتے۔ اس حالت پر بے حد افسوس ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

ہمارے سلوک کی بنیاد ہی ادب واحترام پر ہے۔ امن وآشتی ہمارا مسلک ہے۔ ہماری تعلیم نیکی اور باہمی رواداری کی تعلیم ہے۔ ہم ہر قسم کی قیل وقال اور جدل سے گریز کرتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

کاغذ کا احترام

کاغذ اگرچہ کورا ہو پھر بھی اس کا احترام کرنا چاہئے کیوں کہ اگر کورا یا صاف کاغذ نہ ہوتا تو قرآنِ مجید کس پر لکھا جاتا۔

☆☆☆☆☆☆☆

خوفِ خدا اور انصاف

خوفِ خدا کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے انصاف سے کام لیں اس میں بڑی برکت ہے۔ دنیوی حقیر منفعت کی خاطر فتنہ وفساد کو دعوت دینا عقل مندی نہیں۔ اور ایسا رویہ اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

حیوانات کی سی زندگی

خوفِ خدا کے بغیر زندگی حیوانوں کی سی ہے۔ رزقِ حلال کی کوشش کرنی چاہئے۔

☆☆☆☆☆☆☆

نیک آدمی کی تین نشانیاں

بندہ وہی اچھا ہے جس کو رزقِ حلال نصیب ہو، اپنی نگاہ پر اسے کنٹرول ہو اور نماز کی پابندی کرے۔

☆☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

حرام روزی کا انجام

کسی کا ایک پیسہ بھی ناحق نہیں رکھنا چاہئے۔ ہوسکتا ہے کہ انسان ایک پیسے کو معمولی سمجھے اور وہی پیسہ سب کچھ برباد کردے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

جعل سازی سے پرہیز

لوگ تلاشِ معاش میں بیرون ملک جانے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ ایک وبا کی شکل اختیار کر چکی ہے۔ اس کے لئے وہ جعلی اسناد، بینک سٹیٹ اور پاسپورٹ وغیرہ بنوانے کے لئے ہر حیلہ، بہانہ بروئے کار لاتے ہیں۔ یہ سب حیلے ایمان کی کمزوری کا نتیجہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ربوبیت پر کامل ایمان ہونا چاہئے اور اس قسم کی حیلہ سازی سے پرہیز لازم ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

خود ساختہ روایات سے پرہیز کی تاکید

حضرت مولانا مفتی محمد امین صاحب مدظلہ العالی کے صاحبزادگان سے فرمایا ”کہیں ایسا نہ ہو کہ بڑے لوگوں کے تتبع میں کوئی ایسی بات حضرت قبلہء عالم رحمۃ اللہ علیہ یا ان کی اولاد سے منسوب کردیں جو ان میں نہ ہو“۔ یہ جسارت ہمارے نزدیک قابلِ مواخذہ ہوگی۔ بزرگوں کے متعلق ہر بات حدِ سند سے آگے نہ بڑھے۔ روایت بیان کرنے سے پہلے اطمینان کرلیں کہ روایت ثقہ اور مستند راویوں کی بیان کردہ ہو۔ اور ہماری سیدھی سادی زندگی اور اس کے طریق

Marfat.com

سے متصادم نہ ہو۔ خلجان کی صورت میں وضاحت طلب کرلیں۔

فرمایا: اس میں شک نہیں کہ تحریکِ پاکستان میں بزرگانِ دین نے بڑا حصہ لیا۔ جو مستحسن ہے۔ مگر ہمارے قبلہء عالم رحمۃ اللہ علیہ کی درویشانہ زندگی اس امر کی متقاضی تھی کہ جھمیلوں سے دامن آلودہ نہ ہو۔ دوسرے تحریکِ پاکستان کی ابتداء ۱۹۴۰ء میں ہوئی۔ تصورِ پاکستان کی بنیاد ۱۹۳۵ء میں علامہ اقبال کے خطبات نے مہیا کی۔ جب کہ آپ کا وصال اس سے پہلے ۱۹۳۴ء میں ہو چکا تھا۔ البتہ (صاحبزادہ) نقشبند صاحب کی زبانی اتنا پتا چلا ہے کہ ان کے والد صاحب نے سنگیوں کو ہدایت کر رکھی تھی کہ مسلم لیگ کو ووٹ دیں۔ اس کے علاوہ متعدد سنگی جہادِ کشمیر میں شامل رہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

مجلس وصحبت کا اثر

انسان پر مجلس کا اثر ہوتا ہے۔ اچھی صحبت کے اچھے اثرات اور بری صحبت کے برے اثرات ہوتے ہیں۔ اس کی تائید میں آپ نے خاقانی کا یہ شعر پڑھا:

پس از سی سال محقق شد ایں معنی باخاقانی
کہ یک دم باخدا بودن بہ از ملک سلیمانی

اور بابا گورونانک کی یہ بانی (نظم، رباعی یا قطعے کی طرز کے ہندی دہرے) پیش فرمائی:

نہ سکھ گھوڑے پال کے نہ سکھ راج نہ پاٹھ
یا سکھ ہر کی بھگت میں یا سکھ ہردا ناتھ

Marfat.com

جن لوگوں نے اچھے لوگوں کی صحبت اختیار کی ان کی زندگی کے انداز کو اپنایا۔ ان کی ہر ادا اور ہر قول سے دنیا میں لاثانی اثرات مرتب ہوئے۔ یہ لوگ بھولی بھٹکی دنیا کے لئے رہنمائی کا عظیم سرمایہ ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

بزرگوں کی صحبت اکسیر کا درجہ رکھتی ہے۔ ان کا ذکر برکت کا باعث ہے ان کے سامنے ایک متعین مقصد حیات ہوتا ہے۔ جس کی حقانیت پر انہیں کامل یقین ہوتا ہے۔ خود اس واضح لائحہ عمل پر گامزن رہتے ہیں۔ بھٹکے ہوئے لوگوں کے لئے ان کی زندگیاں مشعلِ راہ ہوتی ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

بدعقیدہ لوگوں سے علیحدگی اختیار کرنی چاہئے۔ کھانے میں احتیاط ضروری ہے۔ دوسرے کو اپنے سے بہتر خیال کرنا چاہئے۔ عیب جوئی اور خود بینی ہلاک کرنے والی چیزیں ہیں۔ مولا عزوجل اس فقیر بے نوا کو اور جملہ یارانِ طریقت کو عمل کی توفیق عطاء فرمائے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

ماحول کی بے راہ روی کا ایک سبب

ماحول میں بے راہ روی کا ایک سبب وہ لوگ بھی ہیں جو مغربی ممالک میں بسلسلہ روزگار گئے ہوئے ہیں وہ وہاں کے اثرات سے متاثر ہوتے ہیں اور ان کی بدولت مغربی اثرات کا نفوذ یہاں بھی پایا جاتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

تبلیغی جماعت والوں سے سلوک

اگر تبلیغی جماعت والے آئیں تو از راہِ انسانی ہمدردی ان کو بھی باہر نہ نکالیں۔ مگر تبلیغ کرنے سے ان کو منع کر دینا چاہئے اور کہہ دینا چاہئے کہ حسبِ ضرورت ہم روز تبلیغ کرتے رہتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

بدنامی کے خطرے والی جگہ نہ جاؤ

بغیر فرمان کے کسی ایسی جگہ نہیں جانا چاہئے جہاں مفت کی بدنامی ہو اور عام لوگوں کو لب کشائی کا موقعہ ملے۔

☆☆☆☆☆☆☆

بندہ خواتین کی آمد و رفت کو پسند نہیں کرتا۔ موجودہ وقت خواتین کو اپنے ماحول اور چار دیواری سے باہر نکلنے کی اجازت نہیں دیتا۔ باہر نکلنے میں کئی خرابیوں اور قباحتوں کا احتمال ہے۔ بہتر یہ ہے کہ وہ خط لکھنے پر انحصار کریں۔ جوابِ خط میں ان کی رہنمائی کر دی جاتی ہے۔ اگر آنا کسی وجہ سے ضروری ہو تو محرم کے ساتھ سفر اختیار کریں۔ مستورات کے حصہ میں چلی جائیں۔ وہاں مزار پر حاضری دیں۔ دعا مانگیں اور خادمہ کے ذریعے پیغام پہنچائیں۔ مردوں میں خلط ملط نہ ہوں۔ ایسا کرنا خرابی کو دعوت دینا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

فرض کی انجام دہی

ہر آدمی کو اپنی ڈیوٹی اچھے طریقے سے کرنی چاہئے۔تاکہ کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ ڈیوٹی میں کوتاہی ہوئی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

بے کار نہ رہو

بے کار آدمی کسی کام کا نہیں ہوتا۔آدمی کو اپنے کام میں مصروف رہنا چاہئے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

مناظرہ کو شغل نہ بناؤ

مناظرہ صرف ضرورت کے وقت کیا جائے۔اس کو شغل بنالینا اچھا نہیں ہوتا۔کیوں کہ مناظرہ کے دوران بے ادبی ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔جو محرومی کا باعث ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

جوش کی بجائے ہوش سے کام لو

غصہ اور جوش میں نہیں آنا چاہئے بلکہ ہوش سے کام لینا چاہئے۔غصہ عقل کو کھا جاتا ہے۔غصہ شکست کی علامت ہے۔مولانا محمد عمر اچھروی رحمۃ اللہ علیہ مناظرہ کے دوران کبھی غصہ میں نہ آتے اسی لئے وہ میدانِ مناظرہ میں فاتح رہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

مسلمانوں کے انتشار کی ایک وجہ...... برادری اِزم

نا معلوم کونسی خفیہ طاقت مسلمانوں کو منتشر کر رہی ہے۔ برادری ازم کیا ہے؟ تمام مسلمان بھائی بھائی ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

جسے دین کا خیر خواہ پائیں ووٹ دیں

الیکشن میں حصہ لینے والے امیدوار آپ کے سامنے ہیں ہم ان میں کوئی امتیاز روا نہیں رکھتے۔ کسی جماعت کی سیاسی کاروائی میں ہم حصہ نہیں لیتے اور نہ ہمیں اس سے کوئی دل چسپی ہے۔ان کی نیکی بدی اور دین داری سے آپ واقف ہیں جسے آپ دین کے قریب اور ملتِ اسلامیہ کا خیر خواہ پاتے ہیں اس کی حمایت کریں۔ ہمارے نزدیک ہمدردی اور حمایت کا مستحق وہی ہے جو دین سے زیادہ قریب ہے۔ اسلام اور شعائرِ اسلام کا احترام کرتا ہے۔ امر ونواہی سے آگاہی رکھتا ہے۔ اگر ایسا شخص میسر نہیں تو ہم مجبور نہیں ہیں کہ ضرور ان سے تعاون کریں کیوں کہ واضح حکم موجود ہے:

وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ

اور نیکی اور پرہیزگاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ دو۔

جن لوگوں کے اقتدار میں آنے سے اصلاح کی بجائے بگاڑ اور بہتری کی

Marfat.com

بجائے ابتری کا خدشہ ہو ان کی تائید میں ملوث نہیں ہونا چاہیے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

ظلم کا انجام

اللہ تعالیٰ کی غیرت گوارہ نہیں کرتی کہ کسی ستم رسیدہ اور مظلوم کا مذاق اڑایا جائے۔ ہو سکتا ہے اس کی نجات ہو جائے اور وبال اس شخص پر آن پڑے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

کسی سے برائی کرنا برا۔ لیکن ہمارے نزدیک کسی کے لئے برا چاہنا سب سے برا ہے۔ اگر کوئی برا کرے گا تو اپنی سزا پائے گا۔ لیکن انسان کو کسی دوسرے کے بارے میں برا سوچنا نہیں چاہیے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

دو کام کرنے کی ممانعت

دو کام نہیں کرنے چاہئیں:۔

۱...... کسی کا خط نہیں کھولنا چاہیے اور نہ ہی اسے پڑھنا چاہیے۔

۲...... کسی جگہ دو آدمی باتیں کر رہے ہوں وہاں کان نہیں لگانا چاہیے۔

ہم نے کبھی حاجی پیر صاحب کا خط بھی نہیں کھولا اور نہ اسے پڑھا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

کسی شہر یا بستی سے گزرنے کا ادب

جب کبھی شہر یا بستی سے گزرو تو اس میں تمام مدفون مسلمانوں کے لئے ایصالِ ثواب کرو۔ ضروری نہیں کہ ہاتھ اٹھا کر مروجہ طریقہ اختیار کرو۔ ہاں دوسروں کو متوجہ کرنا ہو تو بے شک ہاتھ اٹھا کر دعا کرنی چاہیئے۔

بارہا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے حالتِ سفر میں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی (بستی سے گزرتے وقت)۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

مستورات کی اصلاح

عورتوں کے مکر کے بارے میں قرآنِ مجید نے فرمایا:

اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيْمٌ.

یعنی عورتوں کے مکر کو اللہ تعالیٰ نے عظیم بتایا ہے۔ جب کہ باقی ساری دنیا کو اللہ تعالیٰ نے قلیل لفظ سے تعبیر فرمایا ہے۔ دنیا کا کارخانہ اتنا عظیم ہے کہ ہم اس کا شمار نہیں کر سکتے تو جس کو اللہ تعالیٰ نے عظیم کہا ہو۔ وہ کیا کچھ ہوگا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

حسد بری بلا ہے

حسد بری بلا ہے۔ حضور علیہ الصلوۃ السلام نے اس کی مذمت فرمائی ہے کہ اس کی وجہ سے انسان کی ساری نیکیاں ضائع ہو جاتی ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

امامِ طریقت حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

کہ جس نے ہماری خاموشی سے فائدہ نہیں اُٹھایا وہ بات کر کے کیا فائدہ اُٹھا سکتا ہے:

حضرت خواجہ نقشبند رحمة الله علیه ایں چنیں فرموده اند اے هوش مندا! هر که را خاموشي ماسود نداشت درسخنِ بسیار او چه یافت۔

اے عقل مند! حضرت خواجہ شاہِ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ نے یوں فرمایا ہے جسے ہماری خاموشی فائدہ نہیں دیتی وہ گفتگو کی کثرت سے کیا حاصل کر سکتا ہے۔

Marfat.com

ولایت اور اولیاءِ کرام

Marfat.com

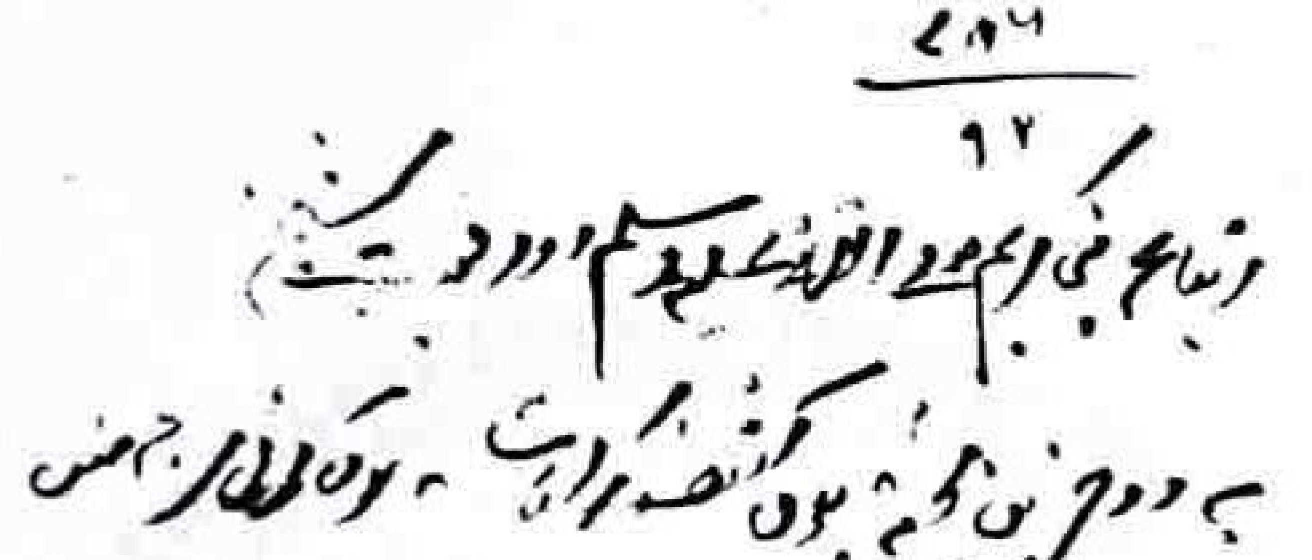

نمونہ تحریر خواجہ عالم شیخ قاضی محمد صادق صدیقی مجددی رحمہ اللہ

اتباعِ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور محبتِ شیخ یہ دو چیزیں پختہ ہوں
کشف وکرامات نہ ہوں کوئی حرج نہیں

Marfat.com

ہر حالت میں یادِ الٰہی

زندگی کا مقصود خوش حالی پر اترانا اور بد حالی کو بد نصیبی پر محمول کرنا نہیں ہے بلکہ زندگی ہر حال میں ایک امتحان ہے جو زندگی کی حقیقت کو پا لیتے ہیں وہ زندگی کے مصائب و آلام میں مایوس نہیں ہوتے ان کا جسم دنیوی امور میں مصروف ہوتا ہے مگر ان کا قلب متوجہ الی اللہ ہوتا ہے زندگی کے گوہر مقصود کو پانا چاہیں تو شریعت مطہرہ کی پیروی کو اپنا شعار بنائیں۔ متقدمین اہلِ سنت کی کتابوں سے درست عقائد کو معلوم کر کے ان کو اپنائیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

اولیائے کرام کا طرزِ حیات

ہمارے اسلاف کی زندگیاں کھلی کتاب کی طرح ہمارے سامنے ہیں انہوں نے بقدرِ ضرورت پر اکتفاء فرمایا اپنی زندگیاں شریعتِ مطہرہ کے مطابق بسر کیں لوگوں کو نیکی اور خیر کا رستہ دکھایا ان کی رہنمائی کے لئے مساجد کو اپنا مسکن بنایا۔ کل کی بات ہے کہ حضرت قبلۂ عالم قدس سرہ العزیز ایک بڑی تعداد کے روحانی پیشوا تھے مگر وقتِ وصال صرف زیب تن ایک جوڑا ہی کل کائنات تھی آپ کی باقیات میں کوئی دوسرا جوڑا برآمد نہیں ہوا۔ اللہ تعالیٰ کی ذات پر توکل کا یہ عالم اور تجہیز و تکفین سے اتنی بے اعتنائی کہ گھر میں ایک پائی تک نہ تھی ایک صاحب

Marfat.com

حیثیت روحانی پیشوا کی اس سے زیادہ شانِ بے نیازی کیا ہو سکتی ہے کہ وجہ کفاف سے کوئی دل چسپی نہیں۔ لوگوں کی خیر خواہی اور ان کو دین سے آگاہ کرنے کا جذبہ آپ کو محلّہ سے مسجد کے جوار میں لے گیا۔ اپنے آبائی مکان کو خیر باد کہہ دیا۔ مسجد کے ملحق ایک کچا مکان بنایا تا کہ مسجد کی صفائی اس کی آبادی کا موقعہ ملتا رہے اور سنگیوں کو وہاں آنے میں دقت نہ ہو۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہمارے بزرگوں نے باقیات صالحات کے شعبہ کو اپنایا۔ لوگوں کو اللہ اللہ کرنا سکھایا دین کی خدمت کی اور اپنے ماحول میں دین داری کو رائج کیا۔ ان کی مساعی جمیلہ کا نتیجہ ہے کہ آج قریہ قریہ قرآنِ مجید کا غلغلہ بپا ہو رہا ہے۔ ہمارا دامن دنیا کی آلودگیوں سے بچا ہوا ہے اور اخلاص کے ساتھ ہماری طرف مائل ہونے والے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے معروف گناہوں سے کسی حد تک محفوظ رہتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

قرب وجوار میں موجود مدارس اور جامعات کے باوجود لوگوں کا امام، خطیب اور مدرس کے حصول کے لئے ادھر رجوع کرنا حضرت قبلہء عالم رحمۃ اللہ علیہ اور خاندان کے دیگر بزرگوں کے اخلاص کا نتیجہ ہے۔ ورنہ بندۂ عاجز میں کیا کشش ہے کہ یہ لوگ ہماری خدمات کو پسند کریں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

سورۂ کہف میں دو یتیم بچوں کا واقعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی منفعت کی

Marfat.com

حفاظت محض اس لئے کی کہ ان کے والدین صالح تھے حالاں کہ اس بستی والوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام جیسے برگزیدہ بزرگوں کو کھانا تک نہیں دیا تھا۔اس بندۂ عاجز کے اسلاف نے شریعتِ مطہرہ کے مطابق زندگیاں گزارنے کی کوشش کی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

مقدمہ بازی میں الجھاؤ درویشوں کا کام نہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

فرمایا حضرت قبلہء عالم رحمۃ اللہ علیہ خود زندگی بھر اللہ اللہ کرتے رہے جو آیا اسے بھی اللہ اللہ بتایا۔نہ خود اڑے نہ کسی کو اڑایا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

فرمایا اسلام میں رہبانیت نہیں۔ میں پسند نہیں کرتا کہ آدمی کوئی کام نہ کرے۔آدمی کو کام کرنا چاہئے۔نکمے آدمی مجھے اچھے نہیں لگتے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

حضرت قبلہء عالم رحمۃ اللہ علیہ کا معمول تھا کہ کسی سنگی کے ہاں جاتے ہوئے رستہ میں مالی منفعت کا خیال آگیا تو وہیں سے پلٹ آتے تھے، آگے قدم نہ بڑھاتے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

اللہ والے اپنے ہر قول و فعل کو اللہ تعالیٰ کی نصرت اور تائید کے حوالے کرتے ہیں صرف اس کی رضا پر انحصار رکھتے ہیں انہیں کسی چیز کے ہونے یا نہ ہونے پر ملال یا خوشی نہیں ہوتی۔اللہ والے قلت و کثرت سے بے نیاز ہو کر مطمئن زندگی

Marfat.com

گزارتے ہیں جب کہ دنیادار سب کچھ ہونے کے باوجود مضطرب اور پریشان رہتا ہے۔سوچ کا یہ فرق دونوں کی زندگی کے ہر مقام پر نمایاں ہوتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

اولیائے کرام کا حقیقی ترکہ

کسی بزرگ کے آخری لمحات تھے۔ بیٹا ان کی حالت دیکھ کر رونے لگا بزرگوں نے اسے روتے دیکھ کر فرمایا کیوں روتے ہو۔ میں اپنے ہمراہ کچھ لے کر نہیں جارہا۔ یہ تسبیح اور مصلیٰ ہے اسے سنبھال لو۔ پہلے یہ میرے پاس تھے اور اللہ بہتر کرے گا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

مشائخ کرام کی صحبت کا ثمرہ

حضرات مشائخ کرام کے قلوب ذاکر ہوتے ہیں ان کی معیت اور ہم نشینی سے غافل بھی ذاکر بن جاتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

بزرگوں کی صحبت اکسیر کا درجہ رکھتی ہے ان کا ذکر برکت کا باعث ہے ان کے سامنے ایک متعین مقصد حیات ہوتا ہے جس کی حقانیت پر انہیں کامل یقین ہوتا ہے خود اس واضح لائحہ عمل پر گامزن رہتے ہیں بھٹکے ہوئے لوگوں کے لئے ان کی زندگیاں مشعل راہ ہوتی ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

نامہ و پیغام صحبت کا بدل نہیں ہو سکتے جو فائدہ حضوری میں ہے وہ دوری میں نہیں۔ وقت سے فائدہ اٹھانا چاہئے ورنہ بعد میں پشیمانی ہوگی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

اولیاءاللہ کے فیوض و برکات بارش کی مانند ہوتے ہیں ان سے فائدہ وہی اٹھاتے ہیں جن میں صلاحیت، استعداد اور ذوق ہوتا ہے جس طرح بارش کا فائدہ اسی زمین کو ہوتا ہے جس میں صلاحیت اور استعداد ہو ورنہ بے کار ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

نگاہِ ولی میں یہ تاثیر دیکھی

اولیائے کرام پر بعض اوقات ایسی حالت طاری ہوتی ہے کہ مراقبہ کے بعد جس پر پہلی نظر پڑ جائے وہ بھی ولی ہو جاتا ہے حضرت خواجہ بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ مراقبہ کے بعد باہر تشریف لائے ایک کتا اتفاق سے سامنے آ گیا نگاہِ اولین اس پر جا پڑی۔ اس کا اثر یہ تھا کہ وہ سر نیچا کر کے بیٹھا رہتا دوسرے کتے اس کے اردگرد بیٹھتے تھے۔ پھر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: میاں فتح محمد رحمۃ اللہ علیہ نے دورانِ سفر چیچاں شریف والی مسجد میں رات بسر کی۔ صبح اشراق کے بعد ایسی ہی قبلہء عالم رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہ آپ پر پڑی جس نے آپ کا کام کر دیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

بزرگوں کی توجہ ہی سب کچھ ہے یہی توجہ کام بنا دیتی ہے۔ توجہ ہی میں سب کچھ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی توجہ کے لئے بزرگوں کے دل میں خیال ڈالتا ہے اگر وہ

Marfat.com

دل میں نہ ڈالے تو توجہ نہیں ہو سکتی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

اللہ والے بڑی طاقت کے مالک ہوتے ہیں کمان سے نکلا ہوا تیر واپس لا سکتے ہیں اللہ تعالیٰ کے اذن سے۔

اولیاء را ہست قدرت از الٰہ تیر جستہ باز گردانند زراہ

اللہ کے ولیوں کو بارگاہِ خداوندی سے قدرت حاصل ہے کہ (کمان سے) نکلے ہوئے تیر کو واپس لا سکتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

اولیاء اللہ کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ اختیار اور امتیاز حاصل ہے کہ اگر وہ چاہیں کسی کو پھونک ماریں یا دم کریں تو قرآنِ مجید یاد ہو جائے۔ لیکن ایسا کبھی کبھی ہوتا ہے۔ حضرت آدم علیہ السلام کو مٹی سے پیدا کیا گیا پھر پھونک ماری جان پیدا کر دی۔ آپ کی پسلی سے حضرت حواء علیہا السلام کو پیدا کیا گیا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بن باپ پیدا کیا گیا۔ لیکن یہ سب ایک ایک دفعہ ہوا دستور نہیں۔ اسی طرح بچوں کے پڑھنے اور تعلیم حاصل کرنے کا دستور یہ ہے وہ مدرسہ میں داخل ہوں۔ اساتذہ سے مار کھائیں۔ راتوں کو جاگیں۔ ٹھنڈے پانی سے وضو کریں اور تعلیم حاصل کریں تا کہ تعلیم کی قدر ہو۔ اگر پھونک یا دم سے یہ نعمت مل جائے تو اس کی قدر کون کرے گا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

نظامِ سلطانیہ کی حقیقی بنیاد

مساجد کی اس کثرت اور اس حسنِ تناسب سے تعمیر ہمارا کوئی کمال نہیں۔ ہمارے بزرگ ان علاقوں میں آیا کرتے تھے کچھ لوگ ان کے حلقہ بگوش تھے کچھ ان کی سیرت اور کردار سے متاثر۔ یہ سب ان کے فیضانِ نظر اور روحانیت کا نتیجہ ہے کہ لوگ خود ان کاموں کی تحریک کرتے ہیں اور پھر تعاون بھی۔ ورنہ ہمارے وسائل تو کوئی مستقل نہیں کہ ایسے کارنامے سرانجام دے سکیں البتہ عقیدت کی بنا پر لوگ انہیں ہماری طرف منسوب کر دیتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

اولیائے کرام کی نشست گاہ کے انوار

جس جگہ اللہ تعالیٰ کے کسی نیک بندے نے کچھ عرصہ قیام کیا ہو اس کے جانے کے بعد بھی وہاں فیوض و برکات موجود رہتے ہیں۔ ڈھڈی شریف میں ایک مولوی صاحب تھے۔ نام ان کا مولانا محمد حسن تھا۔ وہاں کسی مسجد میں امامت کیا کرتے تھے اور للہ شریف میں بیعت تھے۔ ان کا معمول تھا کہ اپنی مسجد میں نماز ادا کرنے کے بعد اپنے پیرومرشد کی مسجد میں للہ شریف آیا کرتے تھے اور صفوں کی جنوبی جانب کھڑے ہو جاتے۔ حضرت صاحب جب سلام پھیرتے تو ان کی پہلی نظر ڈھڈی شریف والے مولوی صاحب پر پڑتی تھی ڈھڈی شریف سے للہ شریف والی مسجد کا فاصلہ تقریباً پون میل تھا۔ ان کا یہ معمول ایک برس رہا اس کے

Marfat.com

باعث اللہ تعالیٰ نے ان کو کمال عطاء فرمایا۔ ظاہری، باطنی علوم ومعارف کے جامع بن گئے۔ لِلّٰہ شریف کے صاحبزادگان کے استاد وہی تھے۔ ظاہری علوم کے ساتھ ان کو باطنی توجہ بھی دیا کرتے تھے۔ ڈھڈی شریف کے قریب ریل کا ایک پل ہے اس پل کے نیچے چار پائیاں بچھا کر صاحبزادگان کو پڑھایا کرتے تھے۔ صاحبزادگان کے آنے تک ان کا کھڑے رہ کر انتظار کرتے، جب وہ آجاتے تو سبق شروع ہوجاتا۔ مولوی صاحب کے انتقال کے کافی عرصہ بعد کسی اہلِ دِل کا ریل گاڑی پر سواری کی حالت میں اس پل پر سے گزر ہوا۔ وہ کہنے لگے یہاں پر مجددی فیض کی خوشبو آرہی ہے۔ اگلے اسٹیشن پر سفر منقطع کیا، تلاش کرتے کرتے وہاں پہنچے تو یہ وہی مقام تھا جہاں مولوی صاحب درس دیا کرتے تھے۔ حالاں کہ سیلابوں کے باعث اس جگہ سے پرانی مٹی بہہ گئی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

حضرت خواجہ فتح اللہ شطاری علیہ الرحمۃ کے مزار کے پاس بیٹھنے کی برکات

حضرت خواجہ قاضی فتح اللہ شطاری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف کے بارے میں ارشاد فرمایا:۔ یہ قبولیت کی جگہ ہے۔ مشکلات کے حل کا مقام ہے۔ یہاں بہت لوگوں کی دعائیں قبول ہوئیں اور ان کی مشکلات آسان ہوئیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

تبرکاتِ مشائخ بھی بابرکت ہوتے ہیں

اپنے مشائخ کرام کے تبرکات کی زیارت کے بعد فرمایا: اگر انسان دونوں جہاں بھی خرچ کر ڈالے تو یہ چیزیں نہیں مل سکتیں۔ یہ تبرکات آج ہی مقدس اور باعث برکت نہیں بلکہ ان کا مقدس ہونا اور باعثِ برکت ہونا قدیم سے تسلیم شدہ ہے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کا کرتہ مبارک حضرت یعقوب علیہ السلام کے لئے بصارت کا باعث بنا۔

☆☆☆☆☆☆☆

سلوکِ طریقت کے مختلف انداز

بزرگوں کے وصول الی اللہ کے اپنے اپنے تجربے اور طریقے ہیں جن بزرگوں نے جس راہ سے فائدہ اٹھایا اس کا رواج طالبانِ حق میں جاری کیا۔ چنانچہ قاضی سلطان محمود رحمہ اللہ اعوان شریف والے طالبوں کو کٹھن راہ سے گزارتے اور طرح طرح کی محنتِ شاقہ میں ڈالتے مگر ہمارے قبلہء عالم رحمۃ اللہ علیہ کے اندازِ تربیت اور اصلاح میں اس قسم کے چلے اور جسم پر جبر کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ ان کی ساری کوشش شریعتِ مطہرہ کے احکام کی پابندی پر منحصر تھی آپ حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنے کی تعلیم دیا کرتے اور ذکر وفکر کی تلقین کرتے۔ اس راہ کی رکاوٹوں زیادہ کھانا، زیادہ سونا اور زیادہ گفتگو کے مضر اثرات سمجھاتے۔ اور توجہ الی اللہ کا درس دیا کرتے۔ ان کے سلوک میں افراط وتفریط کا

Marfat.com

عنصر نہ تھا بلکہ شاہراہِ اعتدال پر چلنے کی تلقین کرتے۔ آپ طالبوں کو یہی مشورہ دیتے کہ دل کا زنگار دور کرنے والی چیز حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شریعت کی تابعداری ہے۔ محبت اور اخلاص میں استقامت ہو تو سالوں کا کام گھڑیوں میں انجام پاتا ہے۔

****

حقد مین حضرات نے سالک کے لئے کم گفتن، کم خوردن اور کم خفتن لازمی فرمایا ہے۔

****

سلوک کا کمال

سلوک کا کمال کشف، تعویذات کے مؤثر ہونے یا دعا کے قبول ہونے میں نہیں ہے بلکہ کامل اتباعِ شریعت اور سلسلہ شریفہ سے محبت میں ہے۔ اللہ تعالیٰ بعض اوقات کسی کو قرب عطا فرماتا ہے تو کشف وغیرہ بند ہو جاتے ہیں۔

****

باطن کی ترقی کا انحصار سچ بولنے اور حلال کھانے پر ہے ان کے علاوہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کامل اتباع اور احکامِ شریعت پر پابندی ضروری ہے۔ شریعت کی پابندی کے بغیر گوناگوں احوال ومشاہدات سب بے کار اور بے سود ہیں ان کا کوئی اعتبار نہیں۔

****

جو قدم محبت کے ساتھ اٹھایا جائے وہ بڑا ہوتا ہے اگر محبت دامن گیر ہو تو

Marfat.com

منزلِ مراد تک پہنچادیتی ہے۔اس لئے راہِ سلوک میں کوشش کرنی چاہئے کہ محبت میں فتور نہ آنے پائے۔

****

عشق وہ جذبہ ہے جو پختہ ہوجائے تو لاکھ چھپائے نہیں چھپتا۔کسی کے طعن وتشنیع یا تضحیک واستہزاء کو خاطر میں نہیں لاتا۔

****

سلوک کی ابجد بلاچون وچرا تعمیل ارشاد سے ہوتی ہے۔سالک کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ مرشد کے قول کی کنہ، مصلحت یا حکمت جاننے کی کوشش شروع کردے۔

****

سلوک کی بنیاد اور تعلیم

ہمارے سلوک کی بنیاد ہی ادب واحترام پر ہے۔امن وآشتی ہمارا مسلک ہے۔ہماری تعلیم نیکی اور باہمی رواداری کی تعلیم ہے۔ہم ہر قسم کی قیل وقال اور جدل سے گریز کرتے ہیں۔

****

طریقت کے تمام سلاسل واجب الاحترام ہیں

تمام سلاسلِ طریقت کے مشائخ قابلِ احترام ہیں۔ان کا تعلق کسی بھی سلسلہ سے ہو۔کیوں کہ سب کا مقصود خدا تعالیٰ تک رسائی ہے۔یہ سلاسل خدا

Marfat.com

تک پہنچنے کے ذرائع ہیں جس سلسلہ میں بھی داخل ہوں خدا تک پہنچ جائے گا جیسے مکان ہو اس کے چار دروازے ہوں جس دروازہ سے بھی آئے گھر کے اندر داخل ہو جائے گا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

اگر کوئی شخص کسی سلسلہ طریقت کے بزرگوں کی شان میں گستاخی کرے تو انتقام کے طور پر ہرگز نہیں کہنا چاہیے کہ قادری یا چشتی یا سہروردی وغیرہم بزرگ ایسے ہیں، جو ایسا کہے گا وہ خود نقصان اٹھائے گا انسان کو اپنی قدر پہچاننی چاہیے یہ سب اللہ تعالیٰ کے پیارے بندے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

تمام اصحابِ طریقت نُورٌ عَلیٰ نُورٍ ہیں حضرت قبلہء عالم قدس سرہ العزیز جب بھی کسی بزرگ کا ذکر فرماتے انتہائی ادب سے ذکر فرماتے ایسا معلوم ہوتا کہ آپ شاید انہی کے سلسلہء طریقت سے واسطہ ہیں خواہ وہ بزرگ چشتی ہوں یا قادری وغیرہ۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

سہروردی اور چشتی نقشبندی قادری
فقر سے منسوب یہ خدا کے ہیں ولی
مدعی فقر ہو اور امت میں ڈالے تفرقہ
یہ ولی ہرگز نہیں ملت کا ہے دشمن جلی

☆☆☆☆☆☆☆☆

وحدت الوجود نظریہ کے حامل صوفیہ کرام کے اشعار و فرمودات پر اہل طریقت

Marfat.com

نے معتدل اور مناسب طریقہ اپنایا ہے ایسا کلام جو معاملہ اور ذوق سے تعلق رکھتا ہو اور عقل کی سطح سے بلند ہو سنیں تو انکار میں جلدی نہ کریں اس کی تاویل شریعت کے مطابق کر لینی چاہیے اور: نہ ایں کار می کنم ونہ انکار می کنم کا طریق اپنانا چاہیے۔ جس طرح کہ اِذَا تَمَّ الْفَقْرُ فَهُوَ اللّٰهُ۔ ارشاد ہے اس سے مراد یہ ہے کہ جب فقر تمام ہو جائے نیستی محض حاصل ہو جائے تو اس وقت سالک کے لئے اللہ تعالیٰ کے سوا کچھ باقی نہیں رہتا۔ یہ مفہوم ہرگز نہیں کہ اس وقت فقیر اللہ سے متحد ہو جاتا ہے اور خدا بن جاتا ہے کیوں کہ یہ عقیدہ اور تصور کفر اور زندقہ ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

ضرورتِ شیخ

اللہ تعالیٰ نے دینی اور دنیوی مقاصد کے حصول کے لئے وسیلے مقرر کر رکھے ہیں شیخِ طریقت بھی روحانی ترقی کا وسیلہ ہوتا ہے سالک کو چاہئے کہ شیخ کی ہدایات پر عمل پیرا ہو۔

☆☆☆☆☆☆☆

شیخ سے مرید کا خواب بھی پوشیدہ نہیں ہوتا

مرید کی کوئی کیفیت حتیٰ کہ خواب بھی مرشد سے پوشیدہ نہیں ہوتا مرید کو مرشد کے سامنے حقیقت نہیں چھپانی چاہئے صاف صاف بیان کر دینی چاہئے۔

☆☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

شیخ اور مرید کے درمیان رشتہ روحانی ہوتا ہے

پیر اور مرید کے درمیان ایک روحانی رشتہ ہوتا ہے اور اس رشتہ کی اساس اخلاص ومحبت پر قائم ہوتی ہے۔ سوچ، صلاحیت اور استعداد کے اعتبار سے انسان متفاوت ہیں اسی طرح مرید بھی اپنے اندازِ فکر اور طرزِ عمل کے اعتبار سے متفاوت ہوتے ہیں۔ بعض مرید ایسے ہوتے ہیں جن کی ساری توانائیاں پیرو مرشد کی خوشنودی کے لئے وقف ہوتی ہیں۔ پیر کی تعلیمات ان کی زندگی کا محور ہوتا ہے جس کے گرد وہ ساری زندگی بسر کردیتے ہیں۔ دنیا کی بڑی سے بڑی کشش ان کے پائے استقلال میں لغزش پیدا نہیں کرسکتی۔ ان کا مطلوب ومقصود پیر کی رضا کے سوا کچھ اور نہیں ہوتا۔ یہ وہ مرید ہیں جو مرتبۂ مراد کو پہنچتے ہیں اور پیر بھی ان کی عدم موجودگی میں اضطراب اور بے چینی محسوس کرتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

سنگیوں اور ہمارے درمیان رشتہ اللہ اللہ کا ہے۔ جب اس رشتہ پر دنیاوی مفاد کا سایہ پڑ گیا تو یہ رشتہ باطل ہوگیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

دین ہمارے درمیان قدرِ مشترک ہے اور یہی سب سے بڑا رشتہ ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

ہم دُرویش لوگ ہیں کوئی بھی ہمارے پاس آئے رکاوٹ نہیں ہے ہم صرف اللہ تعالیٰ کا رستہ دکھاتے ہیں کوئی عمل کرے یا نہ کرے اس کی مرضی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

بیعت سے مقصود

بیعت سے مقصود اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا ہے اللہ تعالیٰ کو یاد کریں۔ یہی بیعت ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

بیعت کی درخواست پر اکثر فرمایا کرتے تھے کہ احکامِ شریعت کی پاسداری اورتفویض شدہ اسباق باقاعدگی سے جاری رکھنا یہی بیعت ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مرشد کی آزمائش پر پورا اترنا

مرشد کی آزمائش پر بہت کم مرید پورا اترتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

بادشاہاں دی دوستی گھوڑے اگے گھا
پیر فقیر دی نوکری دوہیں جہانوں جا

(یعنی بادشاہوں کی دوستی میں انسان کی حیثیت وہی ہوتی ہے جو گھوڑے کے سامنے گھاس کی ہوتی ہے جب چاہا جتنا چاہا چباڈالا کوئی پوچھنے والانہیں کہیں دادرسی نہیں اور پیر فقیر کی نوکری میں دونوں جہانوں کی بربادی کا خطرہ ہر وقت سر پرمنڈلاتا رہتا ہے۔)

☆☆☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

یک در گیر محکم گیر

****

کسی سنگی نے طبیعت کی بے ذوقی کا اظہار بذریعہ خط کے کیا۔ وہ متلون مزاج تھا کئی دروازوں پر دستک دینے کا عادی تھا بقول صاحبزادہ محمد معروف صاحب آپ نے کوئی تبصرہ نہ فرمایا صرف یہ شعر پڑھا:

میرے اس شیشہء دل کو سنبھل کر ہاتھ میں لینا
نزاکت اس میں اتنی ہے نظر سے جب گرا ٹوٹا

☆☆☆☆☆☆☆☆

خواجہ زندہ پیر کوہاٹ کے ایک مرید چند مرتبہ دربار شریف گلہار شریف آئے ان کا کہنا تھا کہ ہر بزرگ کو ملنا چاہئے اس سے فائدہ ہوتا ہے۔ آپ نے انہیں کہلا بھیجا کہ آپ دور (لاہور) سے آئے ہیں کہاں تک پھریں گے۔ مرشد کی تعلیمات کو مضبوطی سے پکڑیں۔ فاعلِ حقیقی تو اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ مرشد صرف اس تک پہنچانے کا ایک ذریعہ ہے ان کی ہدایات کے مطابق متوجہ الی اللہ رہیں۔ اس کی رضا کے حصول کے لئے امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا دھیان رکھیں۔ صوفی کا جگہ جگہ بزرگوں کی تلاش میں پھرنا مرشد پر عدمِ اعتماد کی دلیل ہے اور یہ عدمِ اعتماد فیض سے محرومی کا باعث ہوتا ہے آپ کے اس طویل سفر میں شاید آپ کی نمازیں ضائع یا قضاء ہوئی ہوں گی جو بہت بڑا نقصان ہے اس کی تلافی ممکن نہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

پہلے زمانے کے بزرگوں نے کئی کئی بزرگوں سے کسبِ فیض کیا تھا ان کی ہمتیں اور حوصلے بلند تھے وہ بڑے ظرف کے مالک تھے مگر اب وہ طاقت نہیں۔ زمین اگرچہ اہل اللہ سے خالی نہیں مگر ایک ہی در کی وفاداری کافی ہے اگر کوئی کامل مل جائے تو مضبوطی سے اس کا دامن تھام لینا چاہئے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

درجات مانگنے سے نہیں ملتے

درجات مانگنے سے نہیں ملتے اگر کوئی قابل ہو تو اسے خود بخود مل جاتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

عسر اور یسر دونوں حالتوں میں شیخ کی بارگاہ میں حاضری

ایک سنگی اپنی مصیبت کی شکایت لے کر حاضر ہوئے۔ آپ نے اس کی دل جوئی فرمائی اور فرمایا اب مصیبت کے مارے آئے ہو ویسے بھی آیا کرو۔ ہمیں تمہارے آنے سے خوشی ہوتی ہے ہفتہ بھر جتنی فرصت ہو یہاں آ کر رہ جایا کرو۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

شیخ کی بارگاہ میں حاضری کے اپنے فیوض و برکات ہوتے ہیں اس سے ایمان پختہ ہوتا ہے عمل میں اصلاح اور تازگی پیدا ہوتی ہے۔ اگر حاضری کی سہولت آسانی سے میسر نہ آتی ہو تو اپنے معمولات پر مضبوطی سے کاربند رہو اور اپنے روحانی مرکز کی طرف دھیان رکھو۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

تجدیدِ بیعت اور سلسلہ نقشبندیہ

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ میں تجدیدِ بیعت اکابر سے معمول ہے حضرت مجدد الفِ ثانی رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہوا تو تمام مریدین حتیٰ کہ خلفاء نے بھی حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر تجدیدِ بیعت کی۔ اسی طرح حضرت قبلہء عالم رحمۃ اللہ علیہ کا انتقال ہوا تو بہت سے سنگیوں نے ہمارے ہاتھ پر دوبارہ بیعت کی مثلاً صوفی فوجدار خان صاحب، صوفی بہادر علی صاحب، مولوی اکبر علی صاحب، حاجی بقا محمد صاحب، بابا لعل دین صاحب اور ماموں جی فضل الٰہی صاحب رحمہم اللہ وغیرہم۔

☆☆☆☆☆☆☆

ولایت کسی کی وراثت نہیں

ولایت موروثی شے نہیں کہ خود بخود باپ سے بیٹے کو منتقل ہو جائے۔ اس کا انحصار عبادت، ریاضت، مجاہدہ، زہد، اور تقویٰ پر ہے۔ رزقِ حلال کو اس میں کلیدی حیثیت حاصل ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی امانت ہے۔ یونہی اولاد کو منتقل نہیں ہو جاتی۔

☆☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

پیر یا خلیفہ اپنے آپ کو کسی سے برتر نہ سمجھے

کسی پیر یا خلیفہ کے لئے جائز نہیں کہ وہ سنگیوں سے اپنے آپ کو افضل اور بہتر سمجھے کہ ان سے میل جول سے پرہیز کرنا شروع کر دے بلکہ ان سے قریبی رابطہ رکھنا چاہئے۔ خلافت پیرانِ طریقت کی امانت ہوتی ہے جو خلیفہ کے پاس لوگوں میں روحانیت اور فیض تقسیم کرنے کے لئے ہوتی ہے نہ کہ اپنے آپ کو افضل سمجھنے کے لئے۔ خلیفہ کی حیثیت ایک قاسم کی سی ہوتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

کشف وکرامات اتباعِ نبوی کا ثمرہ

تجربہ شاہد ہے کہ جن لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع میں قرآنی تعلیمات کو وظیفہء حیات بنایا انہوں نے روحانی معراج حاصل کر لی اور کشف وکرامات کے اعزاز سے نوازے گئے۔

☆☆☆☆☆☆☆

خودساختہ پیروں کا طریق واردات

خدا معاف فرمائے خود ساختہ پیروں کو پیری میں بڑے بڑے جھوٹ بولنے پڑتے ہیں۔ پیری کا بھرم رکھنے کے لئے دم درود سے لے کر ان کو کئی رنگ اختیار کرنے پڑتے ہیں۔ پیری بھی بڑی مشکل چیز ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

سجادہ نشین حضرات کی ذمہ داری

عیدگاہ راولپنڈی والے حضرت خواجہ عبدالکریم رحمۃ اللہ علیہ نے بوقت وصال اپنے جانشین صاحبزادہ کو وصیت فرمائی اور کہا بیٹا! باغ ہم نے بڑی محنت سے لگایا ہے اس کی حفاظت کرنا۔ اگر مزید شجر کاری نہ کرسکو تو خیر۔ لیکن اس لگے ہوئے باغ کو ویران نہ ہونے دینا اور ضرورت کے مطابق اس کی آبیاری کرتے رہنا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

جہالت اور بدعات کے خلاف جہاد

جہالت اور بے علمی کے باعث اور کچھ ہندوانہ رسم ورواج کی وجہ سے بہت سی بدعات اور رسم ورواج ہم مسلمانوں میں داخل ہو چکے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہمہ گیر اصلاحی پروگرام سے لوگوں کو روشناس کرایا جائے اور بزرگانِ دین کی تعلیمات سے متعارف کرایا جائے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

اولیائے کرام کی تعلیمات کو عام کرنے کی ضرورت

ضروری امر یہ ہے کہ بزرگانِ دین کی تعلیمات کو عام کیا جائے۔ لوگ ان کی تعلیمات سے متعارف ہوں تا کہ ان میں ارفع و اعلیٰ مقامات کے حصول کی تحریک پیدا ہو اور رضائے الٰہی حاصل ہو کہ انسان کی زندگی کا مقصود یہی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

اولیائے کرام کے تعارف کا صحیح طریقہ

عام رجحان یہ ہے کہ اولیائے کرام کا تعارف کرامات اور تصرفات کے ذریعہ سے کرایا جاتا ہے اس میں شک نہیں کہ اولیائے کرام کی کرامات برحق ہیں اور ہم ان کے قائل ہیں مگر اولیائے کرام کی عظمت کا راز ان کی تعلیم اور تربیت میں مضمر ہے کیوں کہ تعلیم و تربیت میں بندگانِ خدا کی رہنمائی کا سامان اور تعلق باللہ کا سبب ہے۔ جب کہ کرامات اولیائے کرام کے مقام کو واضح کرتی ہیں اصل چیز دین پر عمل اور اسلامی کردار ہے۔ اور کرامات روحانی ارتقاء کا ثمرہ ہے۔ اس لئے اولیائے کرام کی سیرت و کردار کو بیان نہ کرنا جو ان کی روحانی ارتقاء کا باعث بنا اور محض کرامات کو بیان کرنا گھوڑے کے آگے گاڑی جوتنا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

ملفوظاتِ مشائخ حکمت کے خزانے

بزرگوں کی باتوں میں بڑی حکمتیں اور مخفی اسرار ہوتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆

ملفوظاتِ مشائخ پڑھنے اور سننے کے آداب

بزرگوں کے واقعات پڑھنے اور سننے کے دوران قلب کی طرف متوجہ رہو کیوں کہ ان واقعات سے فیض پہنچتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

ملفوظاتِ مشائخ کے فیوض و برکات

حضرت خواجہ دوست محمد قندھاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے مرید مولانا خواجہ رحیم بخش اجمیری رحمۃ اللہ علیہ سے دریافت کیا۔ کیا آپ اوراد و وظائف کی مشغولیت کے وقت انوار و فیوض کا نزول زیادہ محسوس کرتے ہیں یا ملفوظات جمع کرتے وقت؟ تو انہوں نے عرض کی جناب آپ کے ملفوظات جمع کرتے وقت محسوس ہوتا ہے کہ فیوض و برکات کی بارش نازل ہو رہی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

مزارات کو سیر گاہ نہ بنایا جائے

سیر کے شوقین حضرات ہمارے پاس دربار شریف نہ آیا کریں۔ وہ مری یا کسی دوسری جگہ جائیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

مزاراتِ اولیا کو پختہ تعمیر کرانا

اولیائے کرام کے مزارات شریفہ کو پختہ بنانے اور ان کے اوپر گنبد کی تعمیر کرنے کا مقصد کوئی دکان داری یا مذہبی فریضہ کی ادائیگی نہیں ہے بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ جن نفوسِ قدسیہ نے اپنی زندگیوں کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا کا حصول قرار دیا لوگ ان سے زندگی میں فیوض و برکات حاصل کرتے ہیں۔ ان کے دنیا سے کوچ کر جانے کے بعد یہ فیوض و برکات ختم نہیں ہوتے بلکہ ان کی قبور کے

Marfat.com

قریب بیٹھنے والوں کو وہی فیوض و برکات حاصل ہوتے ہیں۔ لوگ ان سے نفع اندوز ہوتے ہیں۔ ان کے مزارات پختہ بنانے اور ان پر گنبد تعمیر کرنے سے ان کے آثار باقی رہتے ہیں اور لوگ ان سے فیض حاصل کرتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

مزارات کے نذرانوں کا مصرف

جامع مسجد الفردوس کے پہلو میں دو مزار ہیں ان سے حاصل شدہ نذرانوں کا مصرف اس طرح ہے کہ حضرت قاضی فتح اللہ شطاری رحمۃ اللہ علیہ کے مزار شریف کی آمدنی سال بھر محفوظ رکھی جاتی ہے سالانہ ختم پر اس سال کی جمع شدہ آمدنی مسجد الفردوس کی ترقی، توسیع اور تعمیر میں ان کی جانب سے خرچ کی جاتی ہے اور مائی صاحبہ رحمۃ اللہ علیہا کے مزار شریف کی آمدنی لنگر کے اخراجات پر صرف ہوتی ہے۔ دربارِ عالیہ کے دیگر نذرانے تعمیر مساجد، ترویجِ دین کے کاموں میں صرف ہوتے ہیں۔ خاندان کے ذاتی مصارف میں نہیں آتے۔ خوردنی اشیاء سنگیوں میں تقسیم کردی جاتی ہیں اور دیگر اشیاء، پارچات اور الیکٹرونس کا سامان وغیرہ فروخت کر کے مساجد کے تعمیری کاموں میں صرف ہوتا ہے کچھ پارچات طلباء اور درویشوں میں تقسیم ہوتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

مجالسِ عرس کی غرض وغایت

عرس شریف کی مجالس اولیائے کرام کی تعلیمات کو عام کرنے کا ایک ذریعہ ہیں ان تقاریب کی اصل روح یہ جذبہ ہے کہ بزرگوں کی تعلیمات لوگوں کے سامنے پیش کی جائیں۔ غیر شرعی امور سے انہیں آگاہ کر کے روکا جائے اور صحیح مسلمانوں کے خدوخال ان کے سامنے پیش کئے جائیں۔ اب تو اکثر یہ تقریب ایک رسم کے طور پر رہ گئی ہے اس کی روح کا خیال نہیں رکھا جاتا بلکہ لوگوں کی دل چسپی کا لحاظ کیا جاتا ہے لوگوں کی کشش کے زیادہ سے زیادہ اسباب مہیا کئے جاتے ہیں تا کہ لوگ ان میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شرکت کریں۔ ہم اسے ایک خاص تقریب سمجھتے ہیں اور لوگوں کی اصلاح کی غرض سے اسے منعقد کرتے ہیں تا کہ ان کے ایمان اور ایقان میں تازگی پیدا ہو۔ اور ان کی توجہ اللہ تعالیٰ کی طرف ہو جائے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

عرس مبارک میں ارواحِ مشائخ کرام کی موجودگی

عرس شریف کے ایام میں جملہ پیرانِ طریقت کی ارواحِ مقدسہ حاضرین کی طرف متوجہ ہوتی ہیں۔ ولی کے انتقال کے وقت خاص تجلی کا ظہور ہوتا ہے ہر سال اسی دن اس تجلی کا ظہور دوبارہ ہوتا ہے، اس کے علاوہ کئی اسرار ہوتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

عرس مبارک پر حاضر ہونے والوں کے لئے ہدایات

۹ مئی ۱۹۸۱ء رجب ۱۴۰۱ھ ہفتہ کو عرس شریف کے موقع پر حاضرین کو یہ ہدایات جاری کی گئیں:

۱......حسبِ سابق مستورات اور بچوں کی عرس شریف سے پندرہ دن پہلے اور پندرہ دن بعد تک آنے کی پابندی ہے ان ایام کے علاوہ جب چاہیں وہ دربار شریف آسکتے ہیں۔ مائی صاحبہ سے ملاقات کریں۔ مزار شریف پر حاضری دیں۔

۲......جو حضرات عرس میں شرکت کے لئے آئیں ان پر لازم ہے کہ دورانِ سفر اپنی نمازیں قضاء نہ ہونے دیں بلکہ پابندی سے بروقت نمازیں ادا کرنے کا اہتمام کریں۔

۳......کوئی سنگی کسی دوسرے کو عرس میں شرکت کی دعوت اور ترغیب نہ دے کیوں کہ یہاں مروجہ انداز سے وعظ اور نعت خوانی وغیرہ کا اہتمام نہیں ہوتا ممکن ہے کہ وہ اجنبی آدمی اکتا جائے۔

۴......دربار شریف میں ہمیں دیکھ کر ملاقات کی کوشش نہ کریں بلکہ ہر سنگی اپنی جگہ پر بیٹھا رہے اگر ملاقات کا سلسلہ شروع ہو جائے تو نظام درہم برہم ہو جائے گا۔ دیکھ لینا بھی ملاقات ہی کی ایک صورت ہے ہاں اتفاقیہ ملاقات ہو جائے تو حرج نہیں۔

۵......دربار شریف میں جتنا عرصہ مقیم رہیں نماز باجماعت کی پابندی کریں۔ وضو

Marfat.com

پہلے کرلیا کریں ایسا نہ ہو کہ ادھر جماعت تیار ہو اور تم وضو کرنے کے لئے جاؤ۔ اگر یہاں پابندی کرو گے تو ممکن ہے سارا سال اس پابندی کی توفیق شاملِ حال رہے۔

۶......اپنے سامان کی حفاظت خود کریں اس بارے میں لاپرواہی نہ کریں۔

۷......جتنا عرصہ قیام کریں ذکر وفکر، قرآنِ مجید کی تلاوت اور درود شریف کی کثرت کی کوشش کریں۔ قرآن مجید پڑھنے والے احاطہء دربار شریف میں خاموشی سے تلاوت کریں۔

۹......جن سنگیوں کی ڈیوٹیاں ہوں وہ کام کریں۔ باقی سنگی ذکر وفکر میں وقت گزاریں۔

☆☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

اوراد و وظائف

Marfat.com

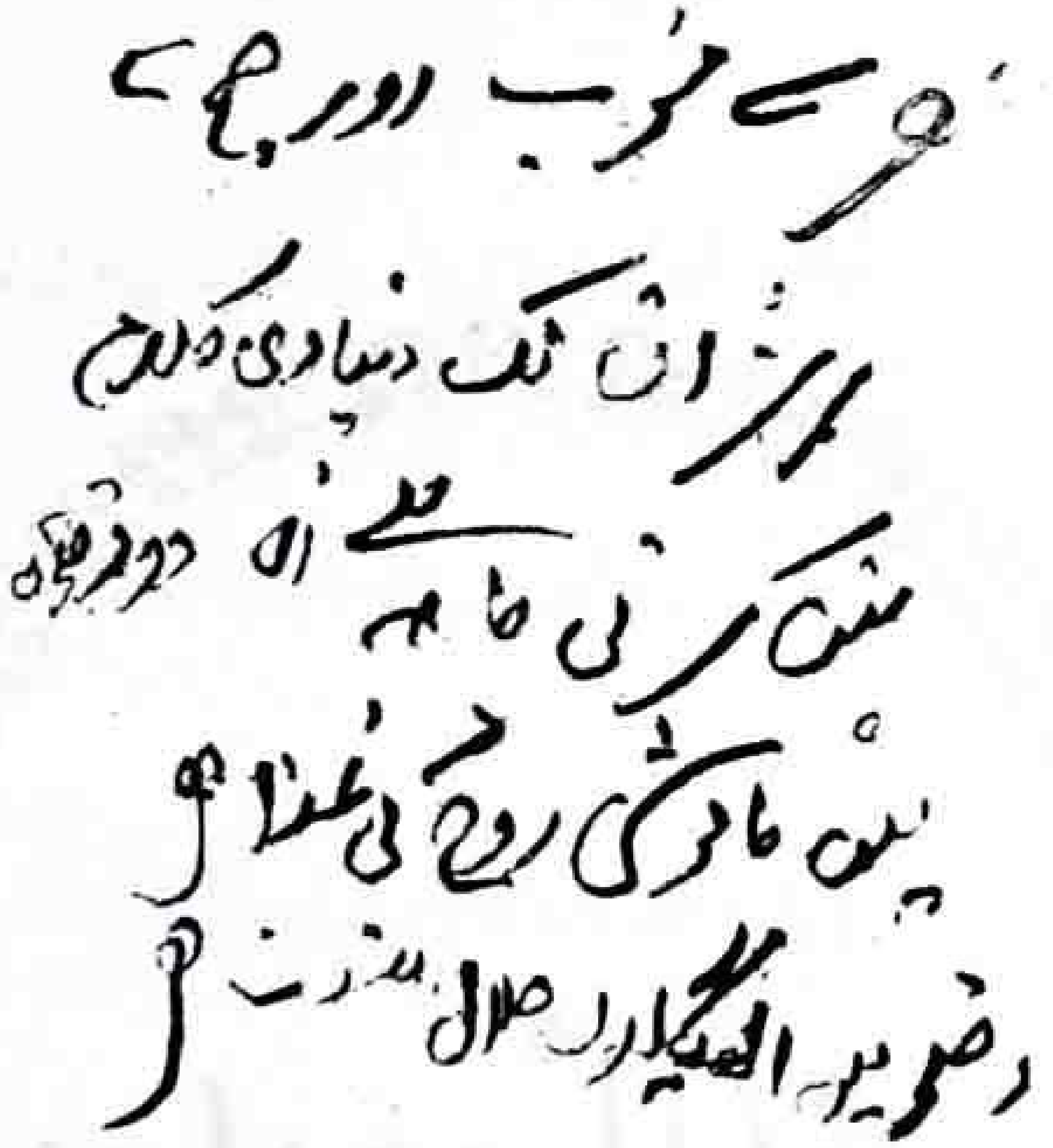
عصر سے مغرب اور صبح سے
اشراق تک دنیاوی کلام
نہیں کرنی چاہیے ان دو وقتوں
میں خاموشی روح کی غذا ہے
وضو میں انگلیوں کا خلال سنت ہے

نمونہ تحریر خواجہ عالم شیخ قاضی محمد صادق صدیقی مجددی رحمۃ اللہ

عصر سے مغرب اور صبح سے اشراق تک دنیاوی کلام نہیں کرنی چاہیے

ان دو وقتوں میں خاموشی روح کی غذا ہے

وضو میں انگلیوں کا خلال سنت ہے

Marfat.com

اللہ تعالیٰ کے نام میں بڑی برکت ہے

****

اللہ تعالیٰ کی یاد اور اس کے احکام کی بجا آوری ہمیشہ مدِ نظر رہنی چاہئے۔ اس مختصر سی زندگی کی صحیح راہ شریعت حقہ ہے اگر اس کو نظر انداز کر دیا اور زندگی فضولیات اور لغویات میں گزار دی تو اس سے بڑھ کر کوئی اور بد نصیبی نہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

دین و دنیا کا فائدہ...... کثرتِ ذکر میں ہے

****

ایک پریشان حال تنگی کو ذکر کی تلقین فرمائی اور فرمایا بڑی برکت خدا کے نام میں ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

جتنا گڑ ڈالو گے اتنا ہی میٹھا ہوگا یعنی جتنا زیادہ ذکر و فکر میں مشغول رہو گے اتنا ہی دین و دنیا کا فائدہ ہوگا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

تہجد ۸ رکعت۔ اشراق ۴ رکعت۔ اوابین ٦ رکعت۔ سوا پارہ منزل دلائل الخیرات شریف اور دیگر صیغہ ہائے درود شریف مفید ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

درودِ حاضری شریف کی تلاوت کے دوران حضرت قبلہء عالم رحمۃ اللہ علیہ کا معمول تھا کہ آپ: اَللّٰہُ جَلَّ جَلَالُہٗ عَاصِمُہٗ وَجِبْرِیْلُ عَلَیْہِ السَّلَامُ خَادِمُہٗ پڑھا کرتے تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

اوراد و وظائف میں اجازت کی اصل

اوراد و وظائف کی اجازت اور تاثیر کی اصل حدیث مبارک سے ثابت ہے کہ ایک اعرابی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا اس درخت کو جا کر کہو کہ اللہ تعالیٰ کے نبی تم کو بلا رہے ہیں درخت نے سن کر حرکت کی۔ اپنی جڑوں کو زمین کی گرفت سے آزاد کرایا اور انہیں گھسیٹتا ہوا آپ کی خدمت میں حاضر ہو گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ اسے اپنی جگہ پر واپس بھیج دیا۔ اس سے پتہ چلا کہ تاثیر اعرابی کی بات میں نہ تھی بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کی بدولت اس کی زبان سے نکلنے والے الفاظ میں اللہ تعالیٰ نے تاثیر پیدا فرما دی۔

☆☆☆☆☆☆☆

اوراد و وظائف میں ازخود تبدیلی کرنا یہ طریقت میں بدعت ہے

شریعت میں بدعات کی طرح اہل اللہ کے نزدیک طریقت میں بھی بدعات ہوتی ہیں طریقت میں بدعت کی ایک مثال یہ ہے کہ پیرومرشد کے بتائے ہوئے وظائف میں اپنے طور پر کوئی تاویل کرنا اور مرشد کے بتائے ہوئے طریقے سے ہٹ کر ورد کرنا طریقت میں بدعت ہے خواہ یہ تاویل خوب سے خوب تر کی تلاش میں ہو۔ کسی وظیفہ کی روح اور تاثیر مرشد کا فرمان ہوتا ہے اس میں ازخود تبدیلی کرنا یا کمی بیشی کرنا اس کی روح کو مسخ کرنے کے مترادف ہے۔

Marfat.com

وظیفہ عطاء کرتے وقت مرشد طالب کی استعداد، صلاحیت اور احوال کو پیش نظر رکھتا ہے لہٰذا اس کو مِنْ وعَنْ ورد کرنا چاہیے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

اوراد و وظائف اپنے اپنے اوقات میں پڑھیں

اوراد و وظائف وقت پر پڑھنے چاہئیں لوگ جمع کر لیتے ہیں یہ اچھا نہیں۔ ہر روز کا وظیفہ وقت پر پڑھنا ضروری ہے۔ اور یہ بڑا مشکل کام ہے اگر کسی کی ڈیوٹی ہو کہ روزانہ اسی درخت کو صرف انگلی لگا دیا کرے یہ کام بھی مشکل ہے۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق شاملِ حال رہے تو مشکل نہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بقدرِ ضرورت معیشت کے لئے روزگار مضر نہیں۔ ہاں اپنے معمولات میں کمی ہو تو خطرہ سے خالی نہیں۔ کوشش کر کے اس کا تدارک ضروری ہے۔ ورنہ پہلی جگہ چلا جائے گا جہاں سے ابتداء ہوئی تھی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

فرضی نماز کے بعد ذکر میں مشغول رہیں تاکہ دل ذاکر ہو جائے۔ قلب ذاکر ہونے سے پہلے نفلی نمازوں میں مشغول نہ ہوں۔ ہاں البتہ جس طرح اپنے شیخ سے اجازت ہو وہ نوافل ادا کریں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

وظیفہ توجہ سے پڑھیں

بڑ (جس کو پنجابی میں بوڑھ کہتے ہیں) کے درخت کا بیج کتنا چھوٹا ہوتا ہے خشخاش کے دانے کے برابر ہوتا ہے لیکن درخت کتنا بڑا ہوتا ہے۔ اسی طرح اگر

Marfat.com

شیخ کوئی وظیفہ بتائیں تو اسے توجہ سے پڑھیں۔ ان شاء اللہ اسی میں برکت ہوگی۔ توجہ سے پڑھنا ضروری ہے ثمرات اسی سے ظاہر ہوتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

سورہ یٰسین کی تلاوت کی برکت

باقاعدگی سے سورہ یٰسین شریف پڑھنے والا تنگ دست نہیں ہوتا بشرطیکہ توجہ سے پڑھے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

پریشانی کا حل......آیت کریمہ کا وِرد

ایک سنگی حاضر ہوا اور عرض کی میرا بیٹا ایک پریشانی میں مبتلا ہے کچھ حل بتائیں۔ آپ نے فرمایا: اسے خط لکھو اور کہو اپنی مصیبت سامنے رکھ کر آیت کریمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ کا ورد کثرت سے کرے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

مصائب سے نجات کا عمل

آیت الکرسی پڑھنے سے مصیبتیں ٹل جاتی ہیں وہ مصائب بھی ٹل جاتے ہیں جو انسان کے وہم وگمان میں بھی نہیں ہوتے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

اگر اول وآخر تین مرتبہ درود شریف پڑھ کر چاروں قل پڑھے جائیں تو کوئی جن چڑیل نہیں رہتی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

ہر بیماری کے لئے عمل

ہر بیماری کے لئے نمازِ فجر کی سنتوں اور فرضوں کے درمیان سورۃ فاتحہ شریف اکتالیس بار بسم اللہ کے آخر کی میم اور الحمد کے شروع کے لام کے وصل کے ساتھ پڑھی جائے۔ اول و آخر گیارہ بار درود شریف پڑھا جائے۔ پانی پر دم کر کے وہ پانی منہ نہار پیا جائے اور اللہ تعالیٰ کی ذات پر یقین اور بھروسہ رکھا جائے۔ کیوں کہ شفاء عطاء کرنا اسی ذات کا کام ہے۔ بعض بزرگوں نے اس وظیفہ کو ہر بیماری کے لئے مؤثر اور مفید بتایا ہے۔ ایسا انہوں نے اپنے تجربہ اور مشاہدہ کی بنیاد پر ہی فرمایا ہوگا۔

☆☆☆☆☆☆☆

تنگ دستی کا علاج...... ختم غوثیہ

ایک صاحب کو فرمایا اگر آپ تنگ دست ہیں اور تنگ دستی سے چھٹکارا چاہتے ہیں تو آپ کے لئے ایک ختم شریف تجویز کیا جاتا ہے اسے آزما کر دیکھ لیں۔ بزرگوں نے اس کی بڑی برکات بیان کی ہیں اور اس پر دائمی عمل کرنے والے حضرات نے ان کی تصدیق کی ہے۔ یہ حضرت پیرانِ پیر رحمۃ اللہ علیہ کا ختم شریف ہے اس میں آپ کی روحِ پاک کو متوجہ کیا جاتا ہے اور اسے بارگاہِ خداوندی میں بطورِ وسیلہ پیش کر کے اپنی حاجات کے لئے دعا مانگی جاتی ہے البتہ اس دوران توجہ اس امر کی جانب رہنی چاہئے کہ فاعلِ حقیقی اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ یہ ختم

Marfat.com

شریف مغرب کی نماز کے بعد بہتر رہے گا ورنہ اپنی فرصت کے مطابق وقت مقرر کر لیں طلبِ صادق ہو تو بندہ خالی ہاتھ نہیں رہتا البتہ استقامت شرط ہے۔

بیہقیِ وقت حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تفسیر میں اس ختم شریف کی بڑی تعریف کی ہے اور فرمایا ہے کہ یہ ختم شریف ہر درد کا درمان ہے۔

باوضو قبلہ رو ہو کر حضرت پیرانِ پیر رحمۃ اللہ علیہ کی روح مبارک کی طرف متوجہ ہو کر بیٹھیں اور ختم شریف کے دوران گفتگو سے پرہیز کریں۔

ایک بار سورۂ فاتحہ مع بسم اللہ شریف۔ تین بار سورۂ اخلاص بسم اللہ شریف کے ساتھ اور تین بار درود شریف ہاتھ اٹھا کر پڑھیں اس کا ثواب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی ساری امت بالخصوص حضرت پیرانِ پیر رحمۃ اللہ علیہ کی روح مبارک کو ایصال کریں اس کے بعد اصل ختم شریف بطریق ذیل پڑھیں:

درود شریف۔ ۱۰۰ بار

حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْل . ۵۰۰ بار۔

آخری دفعہ نِعْمَ الْمَوْلٰی وَنِعْمَ النَّصِیْر کے الفاظ شامل کریں۔

درود شریف ۱۰۰ بار۔

اس ختم شریف کا ثواب حضرت غوثِ پاک کی اور دیگر بزرگانِ دین کی ارواح کو پہنچائیں اور اپنی حاجات ان کے وسیلہ سے اللہ تعالیٰ سے مانگیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

مقروض کے لئے عمل

ایک صاحب نے عرض کی کہ قرض دار ہوں اس کے اترنے کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ تقاضا کرنے والوں کے ہاتھوں تنگ ہوں۔ فرمایا: ہر بدھ کے دن غسل کرو۔ کپڑے دھوو۔ اگر کسی وجہ سے کپڑے دھونا ممکن نہ ہو تو ایک کپڑا یا اس کا ایک حصہ ہی دھولیا کرو۔ علاوہ بریں نمازِ فجر کے بعد ۲۱ مرتبہ۔ نمازِ ظہر کے بعد ۲۲ مرتبہ۔ نمازِ عصر کے بعد ۲۳ مرتبہ۔ نمازِ مغرب کے بعد ۲۴ مرتبہ۔ اور نمازِ عشاء کے بعد ۱۰ مرتبہ الحمد شریف مع بسم اللہ پابندی کے ساتھ پڑھو۔ بزرگوں سے ایسا معمول چلا آیا ہے ان شاء اللہ فائدہ ہوگا۔

☆☆☆☆☆☆☆

دل کی تکلیف کا عمل

قلب کی تکلیف میں مبتلا ایک شخص سے فرمایا کہ "اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ" گیارہ بار پڑھیں۔ اول و آخر گیارہ بار درود شریف پڑھ کر ہاتھوں پر دم کر کے سینہ پر پھیریں۔ یہ عمل تین یا پانچ روز تک جاری رکھو۔

☆☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

وہ شخص بدقسمت ہے جو رات کے پہلے حصہ میں جاگا اور
آخری شب جب کہ مغفرت کے دروازے کھلتے ہیں سو گیا۔

Marfat.com

تائیدِ اہلِ سنت

Marfat.com

☆ جس حد تک ہو سکے خواہشاتِ نفسانیہ کو دباؤ۔

☆ مصائب کو دور کرنے والا اللہ تعالیٰ سے بہتر کوئی نہیں۔ لہٰذا اپنے مصائب واحوال کی شکایت عوام الناس سے نہ کرتے پھرو۔

Marfat.com

اپنے مسلک کی حقانیت کا یقین

دوسروں کی لعن و تشنیع سے ہمیں متاثر نہیں ہونا چاہئے۔ مسلک کی حقانیت پر پختہ یقین ہونا چاہئے۔ اور یہی ایمان اور یقین ہمارا سرمایہ ہونا چاہئے۔ ترکی بہ ترکی جواب کو کمال نہ سمجھیں۔ نزاعی مسائل کا حل اپنے مسلک کی روشنی میں پیش کریں۔ کسی دوسرے مذہب کا نام نہ لیں۔ یہ رواداری ہے کمزوری نہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۱۲ ربیع الاول ۱۴۱۰ھ ۱۴ اکتوبر ۱۹۸۹ء کو نمازِ فجر کی دعا اور ختم خواجگان شریف کے درمیان حاضرین مسجد شریف گلہار شریف خانقاہِ فتحیہ کے سامنے فقیر راقم الحروف عفی عنہ نے آپ کے ارشادات یوں عرض کئے:

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا.

آج کا روزِ سعید مسلمانوں کے لئے بڑی اہمیت کا حامل ہے۔ آج عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے۔ یعنی اس عظیم ترین نعمت کی یاد کا دن جب اللہ رب العزت کے محبوب، ہمارے شفیع صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا میں پیدا ہوئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل یہ دنیا کفر و شرک، فسق و فجور، جور و جفا اور ظلم و ستم کی تاریکیوں میں جکڑی ہوئی تھی۔ ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ کی کیفیت طاری

Marfat.com

تھی۔ اس بابرکت دن کے طفیل سب ظلمتیں کافور ہوگئیں۔ اس نعمتِ عظمیٰ پر اظہارِ تشکُّر کے لئے مسلمان خوشیاں مناتے ہیں۔

حضرت قبلہء عالم قدس سرہ العزیز فرمایا کرتے تھے کہ آج بخشش کا دن ہے۔ برکت کا دن ہے۔ کثرت سے توبہ واستغفار کرنی چاہئے۔ اس بابرکت موقعہ کی مناسبت سے مسلمان خوشی ومسرت کے اظہار کا جو انداز اختیار کرتے آپ رحمۃ اللہ علیہ منع نہ فرماتے۔ اگر کوئی امر شریعتِ مطہرہ کے خلاف ہوتا تو آپ اس پر ناپسندیدگی کا اظہار فرمایا کرتے۔ اور احبابِ طریقت کو اس سے بچنے کی تلقین فرماتے۔ اگر ایسی محافل میں شرکت کے نتیجہ میں نماز باجماعت کے فوت ہونے کا اندیشہ ہوتا تو آپ ناپسند فرماتے اور سنگیوں کو بھی شرکت سے منع فرمادیتے۔

اس روز آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد کے مطابق سنگی جمع ہوکر باوضو باادب بیٹھ کر سوالاکھ درود شریف پڑھتے۔ دربار شریف میں اہتمام سے کھانا تیار کیا جاتا اور تقسیم کیا جاتا۔ بعض سنگی آپ کے ارشاد کے مطابق پوری دلائل الخیرات پڑھا کرتے۔ صلوۃ التسبیح ادا کرتے اور قرآن مجید کی تلاوت کرتے۔ اس روز آپ رحمۃ اللہ علیہ کثرت سے ذکروفکر کی تلقین فرماتے۔

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ آج بھی یہاں حضرت قبلہء عالم قدس سرہ العزیز کے طریقہ شریفہ کے مطابق عید میلاد شریف کی تقریب ہوگی۔ مدارس میں درود شریف پڑھا جاتا ہے۔ قرآن خوانی ہوتی ہے اور اہتمام سے کھانا تقسیم ہوتا

Marfat.com

ہے۔ وہ امورِ خیر جو آپ کے زمانہ مبارک میں جاری تھے آج بھی ان پر عمل کی کوشش کی جاتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

ذکر اور درود شریف کی اہمیت

خاندانِ نقشبندیہ مجددیہ میں دوامی ذکر اور درود شریف بنیادی چیزیں ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

عرس کا مقصد

لوگ دنیا داروں کی برسیاں مناتے ہیں۔ یہ فعل کسی کو اجنبی محسوس نہیں ہوتا۔ وہاں دنیوی جاہ وجلال کا اظہار ہوتا ہے۔ مگر عرس بزرگانِ دین کی تعلیمات کو اجاگر کرنے کی ایک تقریب ہوتی ہے۔ اس پر انگشت نمائی ہوتی ہے۔ حالاں کہ دونوں میں فرق اتنا ہے کہ برسی دنیوی عظمت کے اظہار کا ذریعہ ہے اور عرس دینی اقدار کی تبلیغ کا ذریعہ۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مزاراتِ اولیاء پر گنبد

کسی ولی اللہ کی قبر پر مقبرہ محض سج دھج اور نمود ونمائش کی خاطر بنایا جائے تو اسراف اور داخلِ معصیت ہے۔ اور اگر مزار پر حاضر ہونے والے زائرین کو موسمی شدائد سے بچانے کی خاطر ایک سہولت فراہم کی جائے تو اس کا جواز واضح ہے۔ ہم اسی کے قائل ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

قبر کو پختہ بنانا نشان قائم رکھنے کے لئے ہے

پختہ قبر کا مردے کو کوئی فائدہ نہیں۔ اسے اگر فائدہ پہنچتا ہے تو اعمالِ صالحہ یا صالح اولاد کے صالح اعمال کا جو بمنزلہ صدقہ جاریہ کے ہے۔ قبر کا پختہ کرانا صرف نشان قائم رکھنے کے لئے ہے۔ وہ بھی اچھے خاندان میں پوتوں اور نواسوں تک رہتا ہے۔ ورنہ جوں جوں زمانہ گزرتا جاتا ہے آنے والی نسلوں میں کشش باقی نہیں رہتی۔ بزرگوں کی روح کو خوش کرنے کے لئے نیک اعمال کریں اور حلال کمائی سے ان کی جانب سے صدقہ وخیرات کریں تو یہ عمل پختہ قبر بنانے سے بہت بہتر ہے۔ نشان قائم رکھنے کے لئے سادہ سی پختہ قبر بھی کافی ہے یا سرہانے پتھر لگا دیا جائے۔ ماحول سے متاثر ہو کر یا لوگوں سے واہ واہ کے حصول کے لئے سنگِ مرمر یا چپس وغیرہ سے قبروں کو پختہ کرنا ریاکاری اور اسراف وتبذیر ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

تجلیاتِ امام ربانی مؤلفہ مولانا محمد عبدالحکیم صاحب شاہجہانپوری پر تبصرہ

تجلیاتِ امام ربانی مؤلفہ مولانا محمد عبدالحکیم اختر صاحب شاہجہان پوری کے بارے میں فرمایا یہ کتاب اہلِ سنت کے لئے بے بہا خزانہ ہے۔ دیگر لوگوں نے بھی مکتوبات شریفہ کی روشنی میں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں کتابیں لکھی ہیں۔ اگرچہ وہ بھی اچھی ہیں لیکن انہوں نے اپنے بزرگوں کو بیچ میں لا کھڑا کیا ہے۔ مولانا محمد عبدالحکیم اختر صاحب شاہجہان پوری صاحب نے مذہب اہل سنت کو مکتوبات شریفہ کی روشنی میں ثابت کیا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

تبلیغی جماعت کے ایک رکن کو جواب

تبلیغی جماعت کے ایک رکن نے کہا کعبۃ اللہ ہمارا مرکز ہے۔ ہم نے کبھی رائے ونڈ کو رائے ونڈ شریف نہیں کہا۔ آپ نے جواب میں فرمایا شریف کہنے میں کوئی حرج نہیں بشرطیکہ وہاں شرع شریف کے مطابق کام ہوتے ہوں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

مولانا مودودی پر تبصرہ

مولانا مودودی صاحب سید قطب شہید مصری سے بہت زیادہ متاثر تھے جن کو جمال عبدالناصر نے پھانسی پر لٹکایا تھا۔ ایک صاحب نے عرض کی اس کی قبر تلاش بسیار کے باوجود آج تک کسی کو نہیں ملی۔ اس کے خاندان کے افراد بھی تلاش کرتے رہے۔ آپ نے فرمایا: وہ قبر تلاش کر کے کیا کریں گے جب کہ وہ اس کے قائل ہی نہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

تفہیم القرآن کے بارے میں رائے

ہم نے تفہیم القران کو دیکھا ہے اس میں مودودی صاحب نے اپنی آراء ہی پیش کی ہیں۔ علمائے سلف کی آراء کو اہمیت نہیں دی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

مولانا اسماعیل دہلوی سے قبل متحدہ ہندوستان کی حالت

شاہ محمد اسماعیل صاحب سے پہلے یہاں اسلام میں صرف دو فرقے تھے۔ ایک اہل سنت اور دوسرے شیعہ۔ مولانا محمد اسماعیل صاحب نے مزید فرقے بنائے۔ یہ سلفی ہے۔ یہ اہلِ حدیث ہے وغیرہ وغیرہ۔

☆☆☆☆☆☆☆

پہلے پہل ہندوستان میں وہابیت نام کو نہ تھی شاہ محمد اسماعیل دہلوی عرب شریف گئے وہاں سے محمد بن عبد الوہاب نجدی کی کتاب التوحید وغیرہ لے کر آئے۔ کچھ وضاحت کے ساتھ اس کا اردو ترجمہ کر کے تقویۃ الایمان نام رکھا اور یہ تحفہ ہندوستان کو دے گئے۔

☆☆☆☆☆☆☆

حضرت خواجہ حاجی محمد بغوی اور مولانا اسماعیل دہلوی

حضرت شیخ حاجی محمد بغوی قدس سرہ العزیز کو مولوی محمد اسماعیل دہلوی سے کیا نسبت؟ دونوں کے خیالات اور نظریات میں بعد المشرقین ہے۔ یہ مستند عالم اور مسلم روحانی پیشوا تھے جن کی زندگی کا مقصد لوگوں کی روحانی تربیت اور اصلاح تھا۔ نہ کہ اقتدار اور ملک گیری۔ آپ کے نزدیک دین کی راہ اعتقاد اور یقین کی راہ تھی اور اس کے حصول کے لئے دعوت، موعظت، تلقین اور ہدایت جیسے ذرائع کار آمد تھے۔ ظلم، تعدی، جبر و اکراہ اس رستہ کی بڑی رکاوٹ ہیں۔ نہ کبھی آپ ان کے لشکر کے سپاہی رہے اور نہ ہی ان کی تحریک کے حامی وہمنوا۔

Marfat.com

علاقہ میں اپنی ذاتی یا مسلکی مقبولیت اور شاہ اسماعیل کے نظریات کی اشاعت کے لئے حضرت حاجی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا نام لے کر فضا ہموار کرنا نہ علمی خدمت ہے نہ ہی ادبی۔ اس لئے اکثر لوگ جو اصل حقائق سے واقف نہیں دھوکا کا شکار ہو جاتے ہیں جب کہ تاریخ سے واقف حضرات کے نزدیک یہ تاریخ کو مسخ کرنے کی ایک جسارت ہے جس کی کسی طور پر تائید نہیں کی جا سکتی۔

☆☆☆☆☆☆

شیخ محمد بن عبدالوہاب نجدی کے بارے میں

محمد بن عبدالوہاب نجدی نے صحابہ کرام کے مزارات کو منہدم کرایا۔ ابتداء میں غیر مقلدین اور دیوبندی علماء کے درمیان اس معاملے میں تنازع تھا۔ تو دیوبندی علماء محمد بن عبدالوہاب کے خلاف تقریریں کیا کرتے تھے کہ اس نے بہت غلط کیا۔ اصحابِ قبور کو اذیت دی۔ فرمایا: اگر قبر اتنی ہی غیر ضروری تھی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مردوں کو دفن کرنے کا حکم کیوں دیا؟ کوئی متبادل طریقہ اختیار کیا جا سکتا تھا مثلاً جلا دینا یا دریا برد کر دینا وغیرہ۔ قبر کی اہمیت ہے اسی لئے تو یہ سلسلہ جاری ہوا۔

☆☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

حدیث میں قرن الشیطان سے مراد

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلم علاقوں کے لئے دعا فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:

اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ شَامِنَا اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْ یَمَنِنَا .

اے اللہ! ہمارے شام اور ہمارے یمن میں برکت فرما۔

نجد کے بارے میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کی کہ ہمارے نجد کے بارے میں بھی دعا فرمائیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دفعہ اعراض فرمایا تیسری دفعہ عرض پر فرمایا:

ھُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَبِهَا یَطْلُعُ قَرْنُ الشَّیْطَانِ.

وہاں زلزلے اور فتنے ہوں گے اور وہاں شیطان کا سینگ نکلے گا۔

اہلِ سنت کا متفقہ فیصلہ ہے کہ اس قرن الشیطان سے مراد محمد بن عبدالوہاب نجدی ہے کیوں کہ اس نے حرمین شریفین پر حملے کئے۔ ان کی بے حرمتی کی۔ جس سے واضح ہوتا ہے کہ اس سے مراد وہی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

اپنی کہانی اپنی زبانی

Marfat.com

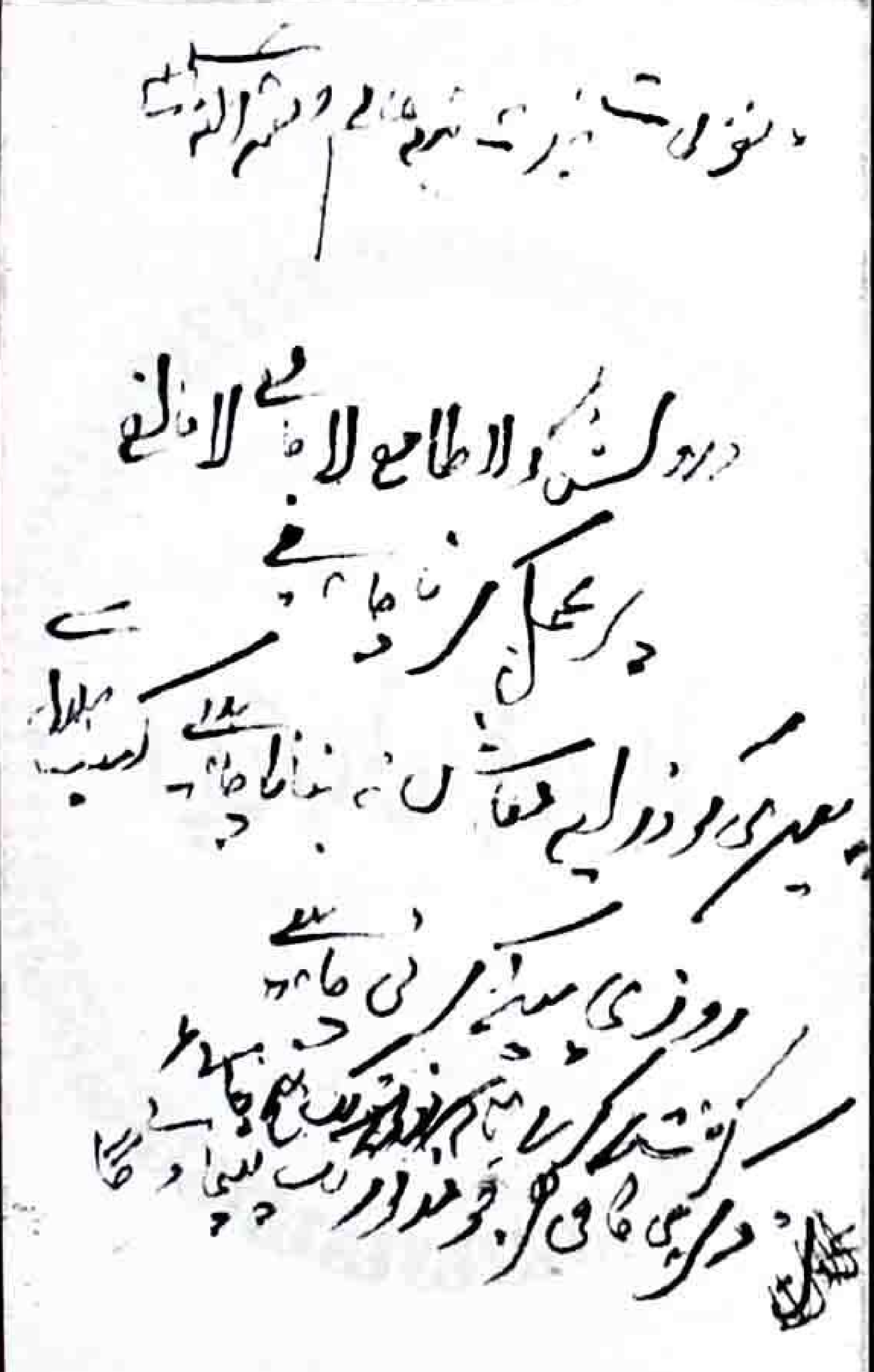

نمونه تحریر خواجه عالم شیخ قاضی محمد صادق صدیقی مجددی رحمه الله

Marfat.com

والد صاحب قدس سرہ العزیز نے خدا کے سپرد فرمایا

والد صاحب قدس سرہ العزیز نے مجھے اللہ تعالیٰ کے سپرد فرمایا اور جان جانِ آفرین کے سپرد کردی۔ اب اس کی ربوبیت کا سہارا ہے انہوں نے ہمیں کوئی دیسی یا ولایتی نہیں بتایا نہ ہم نے ڈھونڈا ہے۔ یہ کس ولایتی کی مجال ہے کہ اس درویش کے ایک ہفتہ یا ایک مہینہ کا خرچ برداشت کر سکے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

ہمارا طریق درویشی ہے

ہمارا طریق درویشی ہے۔ اللہ تعالیٰ پر بھروسہ ہے ہر آن اسی پر ہمارا توکل ہے۔ ہر وقت ہماری نگاہ اس کارسازِ حقیقی پر ہے جو ہماری ضروریات کے لئے کافی ہے۔ اس لئے اس ذات سے نگاہ ہٹا کر دائیں بائیں دیکھنا ہمیں زیب نہیں دیتا۔ اس وقت تک وہ ذات ہماری ساری ضرورتیں اپنی حکمت سے پوری کر رہی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

نگاہ.......... پروردگار پر

ہم درویش ہیں۔ ہماری نگاہ ہر وقت اللہ تعالیٰ کی طرف ہے وہ کارسازِ حقیقی ہے جو اس کشتی کو اپنے فضل سے بطریق احسن چلا رہا ہے اس ذات سے توجہ ہٹانا اور ماسوای کی خوشنودی کے پیچھے پڑنا ہمیں زیب نہیں دیتا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

توکل کا سبق مجھے حضرت والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ سے ملا۔ اور یہ میرے ضمیر میں گوندھ دیا گیا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

خدا خود میرِ سامان است اربابِ توکل را

ایک صاحب نے ایک بار ۹۹ عدد بستر، ۹۹ عدد رضائی، ۹۹ عدد تلائی اور ۹۹ عدد سرہانے بھیجے۔ اس پر آپ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے بھیج دیئے ہیں۔ وہ ذات اپنے بندوں کی ضروریات سے واقف ہے خود انتظام فرمادیتی ہے۔ توکل اور یقین شرط ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

ہمارے منصوبے اس ذات کے سہارے پر چلتے ہیں جو دل میں تحریک اور تمنا پیدا کرتی ہے۔ تو پھر اس کی روشنی میں اپنی سمجھ سے کام شروع ہو جاتا ہے۔ وہ ذات غیب سے اسباب اور وسائل مہیا کر دیتی ہے۔ ورنہ اس عاجز کی حالت یہ ہے کہ شاید مانگنے پر دس روپے بھی کوئی نہ دے۔ کیوں کہ کسی سے روپیہ لینا اور اس کو دینے پر آمادہ کرنا ایک فن ہے۔ جس سے یہ عاجز بالکل ناواقف ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

یہ (نظامِ سلطانیہ) اللہ تعالیٰ کے فضل اور بزرگوں کی دعاؤں سے چل رہا ہے اس میں اگر کبھی رکاوٹ پڑی تو ہماری شامتِ اعمال اور نقص وقصور کا نتیجہ ہوگا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

ہم راضی برضاءِ الٰہی ہیں

ہمارے سامنے کوئی پروگرام نہیں نہ کسی پروگرام کو انتہاء تک پہنچانے کا عزم۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے کئی کام برسوں تک ادھورے پڑے رہتے ہیں۔ ہم وسائل کی تلاش نہیں کرتے اللہ تعالیٰ وقت پر ان کی تکمیل کے اسباب مہیا فرما دیتا ہے۔ اپنا کام بس اتنا ہے کہ جب کسی کام پر دل جم جائے ہم اسے شروع کر دیتے ہیں۔ انجام تک پہنچانا مالکِ حقیقی کا کام ہے۔ مسبب الاسباب اور کارساز وہی ہے۔ اپنی مہربانی سے کام کو آسان کر دیتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆

مساجد پر قرض ہونے کی صورت میں ارشاد

مسجد وغیرہ کی تعمیر کے سلسلے میں جب قرض ہوتا تو فرماتے: اللہ اللہ ہی ہے۔ جو تنگی اس وقت سامنے موجود ہوتا اسے مخاطب فرما کر ارشاد فرمایا کرتے اللہ اللہ ہی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

دنیا کا لالچ نہیں

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے سوچ کا دھارا درست رکھا۔ دنیا کا لالچ پائے استقلال میں لغزش نہ لا سکا اور اہل و عیال کی محبت جادۂ حق سے نہ ہٹا سکی کیوں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے ارشاد کے مطابق اپنا

Marfat.com

نظریہ یہ ہے کہ اولاد قابل اور اللہ تعالیٰ کی مطیع ہوگی یا برعکس جو مطیع اور قابل ہوگی تو اس کے لئے اللہ تعالیٰ کافی ہے اور جو برعکس ہوگی تو مجھے اس کی پرواہ نہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

ایک صاحب نے ایک لاکھ روپیہ نذرانہ پیش کیا آپ نے اسے لوٹا دیا انہوں نے پروفیسر اکبر داد صاحب کی ذریعہ قبول کرنے کا اصرار کیا لیکن آپ نے لوٹا دیا۔ ملاقات پر ان سے فرمایا: اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ جب میں نے اپنے دل پر نگاہ ڈالی تو نہ روپے آنے کی خوشی تھی اور نہ جانے کا غم۔ سمجھتا ہوں کہ یہ بزرگوں کی توجہ کا فیضان ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

بندہ کی خواہش رہتی ہے کہ کوئی چیز ہو تو کسی سنگی کو دے دوں۔

اپنا ذاتی اثاثہ نہیں

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ آج تک دل میں کبھی خیال نہ آیا کہ کچھ اپنی ذات کے لئے رکھ لیا جائے یہ فرما کر درج ذیل شعر پڑھا:۔

ہے ایہہ بھیت چھپاون جوگا کہیا مول نہ جاوے
جے تینوں سمجھاواں ناہیں کون تینوں سمجھاوے

☆☆☆☆☆☆☆☆

مال و دولت کی محبت کم و بیش ہر کسی میں پائی جاتی ہے مگر بندۂ عاجز میں مال کی محبت نہیں اور یہ اللہ تعالیٰ کے خاص فضل کے بغیر ممکن نہیں۔ اللہ تعالیٰ مہربانی

Marfat.com

فرمائے اور مال و دولت کے فتنے سے محفوظ رکھے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

تکلفات سے خالی زندگی

ہم تکلّف یا تکلّفات کی اصطلاحات سے نا آشنا ہیں۔ ہمارا قیام مسجد میں ہوتا ہے جو صاحب آئیں ان کی قیام گاہ بھی مسجد یا اس کا حجرہ ہو سکتا ہے ہم نہ دیوانِ خانہ سے واقف ہیں نہ مہمان خانہ سے۔ لنگر کے کھانے سے سب کی تواضع کی جاتی ہے۔ انڈہ، روٹی اور سالن تکلفات میں شامل نہیں۔ مہمان کی بساط بھر خدمت کرنا اخلاقِ حسن ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

درویش کا سرمایہ سادگی ہوتا ہے وہ کم پر گزارا کرتا ہے زیادہ کی خواہش نہیں کرتا۔ دنیا کی آلودگی میں اپنے دامن کو تر ہونے سے بچاتا ہے۔ ہمارے بزرگوں نے ہمیں یہی تعلیم دی۔ خود حضرت قبلہء عالم رحمۃ اللہ علیہ کے پاس سہ پارچہء بدنی ہی تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

ہماری زندگی سادی سی ہے۔ زمینداری کو اپنائے رکھا۔ اس کی یافت سے خود بسر اوقات کی اور مہمانوں کی خدمت بھی۔ خوشی اور طلب سے جو آیا اسے اللہ اللہ سکھایا۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیغام اس تک پہنچایا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

بندہ کاروبار کا شعور نہیں رکھتا۔ لہٰذا اس کی خاطر کسی کو بیرون ملک بھیجنے

Marfat.com

یا واپس لانے میں دل چسپی نہیں رکھتا۔اس سلسلہ میں بندے سے رابطہ نہ رکھیں بندہ کو معذور جانیں۔ بندہ صرف بہتری کی دعا کرتا ہے۔

لباس

لباس کے بارے میں فرمایا ہم خدا کے مہمان ہیں مالک چھوٹا دے یا لمبا قبول ہے۔وہی ذات ان گنت اوران مِٹ پہنچاتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

سنگیانِ طریقت کو ایک نصیحت

ہمارے اور سنگیوں کے درمیان رشتہ اللہ اللہ کا ہے جب اس رشتہ پر دنیاوی مفادات کا سایہ پڑا تو یہ رشتہ باطل ہوگیا۔درویش کو دنیوی مال ومنال کی ہوس نہیں کوئی بنگلہ، پلاٹ اور کوٹھی سوچ کا حصہ نہیں بندہ کی سوچ کا محور ومرکز اللہ تعالیٰ اور اس کا رسولِ معظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں اوران کی یاد کے لئے مسجد سے بہتر کوئی ٹھکانا نہیں۔ ہمارے بزرگوں نے ہمیں مسجدوں میں بسایا اوراب تک بس رہے ہیں۔بندہ کی ترجیح پلاٹ یا کوٹھی نہیں۔مسجد ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

بزرگوں کی برکت کا سہارا

ہم بزرگوں کی برکت کے سہارے بیٹھے ہوئے وقت گزار رہے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

اس سے زیادہ کا دعویٰ نہیں

ہم اللہ تعالیٰ کے عاجز بندے ہیں۔ بزرگوں کے تجربات اور تعلیمات جو ہم تک پہنچے آپ تک پہنچاتے ہیں اس سے زیادہ کسی تصرّف کا دعویٰ نہیں۔ ہم بھی اس کی ذات سے دعا کرتے ہیں اس کے دوستوں کو بطورِ وسیلہ استعمال کرتے ہیں۔ اس مالکِ حقیقی کی رحمت کے ہر آن امیدوار ہیں کیوں کہ اس کی رحمت ہر چیز پر محیط ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

جو حضرات اپنی حاجات لے کر حاضر ہوتے آپ فرماتے میں نہ کتاب نکالتا ہوں نہ قسمت معلوم کرنے کا کوئی حساب جانتا ہوں اور نہ ہی کشف کا دعویٰ رکھتا ہوں۔ ہاں اللہ تعالیٰ کا نام لکھ رکھا ہے ضرورت مند یہ تعویذ لے جاتے ہیں کوئی کہتا ہے آرام آگیا ہے۔ اور کوئی کہتا ہے آرام نہیں آیا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

تمنا و خواہش

مہمانوں بالخصوص علمائے کرام کی آمد سے خوشی ہوتی ہے لیکن میں اپنی صحت کی بنا پر ملاقات سے مجبور ہوں ورنہ جی چاہتا ہے کہ علمائے کرام سے ملوں اور گفتگو کروں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

اگرچہ بندہ نے آج تک کسی پر اظہار نہیں کیا مگر در پردہ یہ کوشش رہی ہے

Marfat.com

کہ ہر مسجد کی تعمیر اس انداز سے ہو کہ سو سال تک دوبارہ مرمت کی ضرورت نہ پڑے۔ بندہ کی بعض مساجد ایسی ہیں جن پر نصف صدی گزر گئی ہے مگر ان کی تعمیر نے آج تک مرمت کا مطالبہ نہیں کیا۔ (۲۴ رفروری ۲۰۰۲ء اتوار)۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

پہلے درس کی ابتداء

پہلے پہل درس کی ابتداء حاجی ولی داد صاحب کے مکان میں ہوئی۔ چھوٹے بڑے سب تلفظ درست کرتے تھے۔ اور پہلے مدرس استاد محمد حسن صاحب تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

موت کی تیاری

حضرت ماموں جی (میاں فضل الٰہی صاحب) رحمۃ اللہ علیہ کے وصال کے بعد حاضرین سے مخاطب ہوئے اور فرمایا: ان کا وصال اس بات کا اشارہ ہے کہ تم بھی اپنی تیاری کرو۔ آج ان کی کل تمہاری باری ہے۔ اللہ تعالیٰ کا نظامِ حیات و ممات اسی طرح ہے جس طرح سردی، گرمی اور دیگر عوارض انسان پر مسلط ہوتے رہتے ہیں اسی طرح موت کے مرحلہ سے بھی ہر کسی کو گزرنا ہے نیز فرمایا: شاید اوروں کا غم وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ کم ہوتا ہوگا لیکن ہمارا غم وقت گزرنے سے بڑھتا جاتا ہے۔ اس میں کمی نہیں آتی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

متفرقات

Marfat.com

﴿حضرت خواجہ مرزا جانِ جاناں رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق﴾

نواب نظام الملک نے ایک بار تیس ہزار روپیہ حضرت مرزا علیہ الرحمہ کی خدمت میں پیش کیا مگر آپ نے قبول نہ فرمایا۔ نواب نے عرض کیا کہ آپ راہِ خدا میں تقسیم فرمادیں۔ فرمایا: میں تمہارا خانساماں نہیں ہوں۔ یہاں سے تقسیم کرنا شروع کرو۔ گھر تک ختم ہو جائے گا۔

Marfat.com

زندگی کے بارے میں تین نظریے

دنیا میں تین نظریہ ہائے حیات ہیں:۔

۱......مغربی ۲......مشرقی ۳......اسلامی

مغرب کا نظریہء حیات حصولِ دنیا ہے وہ اس کے حصول میں سراپا حرکت ہیں۔ مشرق کا نظریہء حیات ترکِ دنیا ہے۔ جو مغرب کے نظریہ کے بالکل برعکس ہے۔ ہندو جوگی، بدھ مت اور جین مت والے اسی امر کا پرچار کرتے ہیں۔ جبکہ اسلام کا نظریہء حیات افراط وتفریط سے محفوظ ہے یہ اعتدال کی راہ ہے۔ ہر معاملہ میں اسلام کا یہی طرۂ امتیاز ہے اسلام دولت کمانے پر پابندی نہیں لگاتا۔ ہر آدمی اپنی اپنی استعداد اور صلاحیت کے مطابق دولت کما سکتا ہے مگر دولت کمانے کے ذرائع جائز ہوں جن کی نشان دہی اسلام نے کر دی ہے اس میں کسی فرد یا جماعت کے استحصال کی گنجائش نہیں۔ اسی طرح اسلام میں خرچ کے طریقے بھی متعین ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

کارخانہء حیات مجموعہء اضداد

کارخانہء حیات میں ہر چیز کی ضد موجود ہے۔ دن کی ضد رات۔ صبح کی ضد شام۔ اور سردی کی ضد گرمی ہے اسی طرح نور کی ضد ظلمت ہے۔ اور ظلمت

Marfat.com

جہالت، ضلالت اور گمراہی کے مترادف ہے جب کہ نور ہدایت ہے۔ جو لوگ ظلمت کی راہ اختیار کرتے ہیں شک، ریب، کفر اور ضلالت ان کے حصے میں آتے ہیں۔ اور جو نور کی راہ اپناتے ہیں ایمان، ایقان، یقین اور کشف و مشاہدہ کی لازوال دولت سے فیض یاب ہوتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

فریب خوردہ لوگ

لوگ دنیوی اقتدار اور جاہ و حشمت کے لئے بڑی تگ و دو کرتے ہیں کوئی ایم۔این۔اے۔ بننا چاہتا ہے۔ کوئی ایم۔پی۔اے۔ مگر غور نہیں کرتے کہ دنیوی اقتدار محض عارضی ہے۔ لوگ آتے ہیں اور جاتے ہیں دنیوی اقتدار کسی کا ساتھ نہیں دیتا۔ دنیا فانی ہے۔ اس کے حصول کی کوشش کرنے والے بھی فنا کے گھاٹ اتر جاتے ہیں۔ جب کہ اللہ تعالیٰ باقی ہے اور اس کی رضا اور خوشنودی کے کام کرنے والے بھی باقی رہتے ہیں ان کی یاد کو حادثاتِ زمانہ مٹا نہیں سکتے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

مہتممِ مدرسہ کے اوصاف

مدرسہ کو جاری کرنا آسان ہے مگر اسے چلانا اتنا آسان نہیں۔ اس کا انحصار تجربہ اور قوتِ فیصلہ پر ہے۔ اگر بنی نوعِ انسان کی اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر خدمت مقصود ہو تو قدرت خود بخود اسباب مہیا کر دیتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

علم کے ساتھ عمل

بزرگوں کا فرمان ہے علم تھوڑا تے عمل بہتا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

مولانا عطاء محمد بندیالوی رحمۃ اللہ علیہ اور ایک طالب علم

حافظ محمد حسین صاحب پنیالی والے حضرت مولانا عطاء محمد بندیالوی کے پاس زیر تعلیم تھے۔ ان کے لئے چائے بناتے اور کپڑے دھوتے تھے آپ ان کی وفاداری سے بڑے خوش تھے۔ ایک دن حافظ صاحب کو فرمایا کہ علم کسبی ہے۔ وہبی نہیں۔ اگر وہبی ہوتا تو میں سارا گھول کر تجھے پلا دیتا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

مولانا محمد عمر اچھروی کے معمولات

طبقہء علماء میں بہت کم ایسے ہوتے ہیں جو اوراد و وظائف اور نفلی عبادات پر مواظبت کرتے ہیں۔ مولانا محمد عمر اچھروی درودِ پاک بہت پڑھا کرتے تھے۔ تہجد اور دیگر نوافل و وظائف باقاعدگی سے ادا کرتے تھے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

ماضی میں علاقہء کوٹلی کی حالت

ایک وقت تھا کوٹلی کے علاقہ میں جنازہ پڑھانے والا نہ ملتا تھا کئی لوگ بغیر جنازہ کے دفن ہو گئے۔ اب دیکھیں ہمارے بزرگوں کی ادھر آمد سے کیا کیا کام

Marfat.com

ہوئے۔ گلہار سے لے کر گلہار کالونی تک بے شمار حافظ قرآن موجود ہیں۔ یہ بزرگوں کی برکت ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

خضری مسجد کا محلِ وقوع

خضری مسجد کی جگہ بڑی روح پرور ہے۔ بڑے سکون کی جگہ ہے۔ دہلی والے حضرت یعنی حضرت ابوالحسن زید فاروقی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے محل وقوع کو پسند فرماتے ہوئے کہا تھا: مجھے یہ جگہ بہت پسند ہے۔ پر کیف منظر ہے۔ یہاں پہاڑ ہے۔ دریا ہے۔ جنگل اور شاہراہ ہے۔ تھکا ماندہ جب یہاں پہنچتا ہے اسے ایک گونہ سکون نصیب ہوتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

مسجد میں دوہرے گنبد کی ضرورت

کسی مسجد کی انتظامیہ کی طرف سے دوہرے گنبد کی خواہش پر آپ نے فرمایا کہ یہ لوگ اس گنبد کی حقیقت سے واقف نہیں۔ اگر گنبد بڑا ہو تو آواز میں گونج پیدا ہوتی ہے۔ اس گونج کو روکنے یا کم کرنے کے لئے دوہرا گنبد بنایا جاتا ہے اگر گنبد چھوٹا ہو تو اسے ڈبل بنانے کی ضرورت نہیں ہوتی۔

☆☆☆☆☆☆☆

فن اور صاحبِ فن

صاحب فن کو اپنے فن پر ناز ہوتا ہے۔ بعض اوقات وہ خود بھی اپنے فن کو

Marfat.com

داد دینے پر مجبور ہو جاتا ہے فن کو سمجھنا اور اس کی داد دینا لطیف احساس سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ ہر کس و ناکس کا کام نہیں۔ دھمول مسجد کا مینار مکمل ہونے پر مستری محمد شریف صاحب نے اپنے کمالِ فن کو دور سے دیکھا تو بے ساختہ کہہ اٹھے ''واہ شریف کمال کیتا ای''۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

وہم کے کرشمے

جن سے وہم بڑا ہوتا ہے۔ بعض اوقات جوتا ڈھیلا ہو تو وہم کی وجہ سے معلوم ہوتا ہے کہ پیچھے کوئی آدمی آ رہا ہے خوف زدہ نہیں ہونا چاہیئے۔ بھروسہ اللہ پر رکھنا چاہیئے۔ لوگ توہمات کا شکار ہو جاتے ہیں۔ نفع نقصان کی مالک اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

مراق کے اثرات

مراق ایک بیماری ہے جو ہر عمر میں ہو سکتی ہے۔ حکیم لوگوں کا کہنا ہے کہ پیٹ میں ایک پردہ ہوتا ہے گیس سے اس میں حرکت پیدا ہوتی ہے اس کے باعث دماغ میں خیالات پیدا ہوتے ہیں۔ وہ خیالات میں گم ہوتا ہے، آدمی کہیں ہوتا ہے لیکن وہ خیالات کے باعث اپنے آپ کو کہیں اور محسوس کرتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

کیمیا گری ایک خبط ہے

کچھ لوگ دھاتوں کا کشتہ کر کے ان سے سونا بنانا چاہتے ہیں۔ اس کے لئے بڑی بڑی رقوم خرچ کر دیتے ہیں گھر بار اجاڑ دیتے ہیں۔ کئی بار کہتے ہیں بس سونا بنتے بنتے رہ گیا ہے لیکن سونا نہیں بن پاتا۔

☆☆☆☆☆☆☆

سادہ علاج

انگریزی ادویات کی بجائے سادہ (دیسی) علاج ہی ٹھیک رہتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

گھٹنوں کے درد کا علاج

گھٹنوں کے درد کے لئے دو تولہ کلونجی لیں۔ اسے پیس لیں۔ اس میں شہد ملا لیں۔ معجون سی بن جائے گی ایک چمچہ (چائے کا) روزانہ کھائیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

تسبیح اور عینک

تسبیح اور عینک الگ الگ رکھا کریں کیوں کہ دونوں ایک جیب میں ہوں تو الجھ جاتی ہیں ایک نکالنا چاہیں تو دوسری بھی نکل آتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

اساتذہ کرام کے لئے

ہدایات

Marfat.com

علمائے حق وہ ہیں جن کو آخرت کی فکر لگی رہتی ہو۔ اور وہ علماء جو دنیا کے طلب گار ہیں اُن کی صحبت مثل زہر قاتل ہے ان کا فساد متعدی ہے۔

عالم کہ کامرانی و تن پروری کند
او خویش گم است کرا رہبری کند

"جو عالم دنیا سازی اور تن پروری کرے وہ خود بھٹکا ہوا ہے دوسرے کو کیا راہ دکھائے گا۔"

علم آں باشد کہ جاں زندہ کند
مرد را باقی و پائندہ کند

علم وہ (آبِ حیات) ہے جو روح کو زندہ کر دیتا ہے۔ انسان کے نام کو غیر فانی اور ہمیشہ رہنے والا بنا دیتا ہے۔

Marfat.com

اپنی ذمہ داری کا احساس کریں

طالب علم ایک مقدس امانت ہیں۔ والدین حصولِ علم کی خاطر اپنے جگر گوشوں کو جدا کرتے ہیں اعلیٰ مقصد کے حصول کے لئے وہ ہم پر اعتماد کرتے ہیں علم کی اہمیت سے انکار ممکن نہیں۔

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا کی دعا فرماتے رہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا عالم کی سیاہی کا قطرہ شہید کے خون سے زیادہ مقدس ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ بھی ارشاد ہے کہ: طالب علم جب علم کے لئے سفر کرتے ہیں تو فرشتے ان کے قدموں کے نیچے اپنے پر بچھاتے ہیں طالب علم کو اس نگاہ سے دیکھنا چاہیے۔

آخر وہ بچے ہوتے ہیں۔ ان سے غفلت، بے احتیاطی اور کبھی زیادتی کا مظاہرہ بھی ہوسکتا ہے ان کے مقصد کی اہمیت کے پیش نظر ان کو ایسی محبت اور شفقت دینی چاہیئے کہ وہ گھر کا ماحول بھول جائیں اور پورے انہماک اور دل جمعی سے تعلیم میں مصروف ہو جائیں اگر ماحول میں گھٹن اور خوف پایا جائے تو اس عظیم مقصد کے فوت ہو جانے کا خدشہ ہے جس کے لئے والدین نے ہم پر اعتماد کیا ہے۔ طالبِ علم کی پرورش کا صلہ اللہ تعالیٰ دیتا ہے۔ ان کی خدمت میں اللہ تعالیٰ کی رضا اور خوشنودی مضمر ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

طلبہ کے سامنے عملی نمونہ

****

بعض اساتذہ طلبہ سے جس حُسن اخلاق کی توقع رکھتے ہیں خود اس پر پورا اترنے کی کوشش نہیں کرتے مثلاً۔ استاد چاہتا ہے کہ طلبہ وقت کی پابندی کریں تو استاد کو اپنی زندگی سے اس کا عملی نمونہ پیش کرنا چاہئے جو اخلاقی انقلاب استاد طلبہ میں لانا چاہتا ہے اسے اس کی عملی تصویر بننا چاہئے تاکہ طلبہ اس سے اثر قبول کریں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

تہجد کی پابندی

****

ہر استاد اور نوجوان طلبہ نمازِ تہجد کی پابندی کریں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

امانت کی حفاظت

****

ایک پیر خانہ (بندور شریف) پر ایک استاد صاحب کا تقرر ہوا اور ساتھ ہی طالب علم بھی بھیجے گئے۔ آپ نے استاد صاحب کو یہ نصیحت فرمائی جہاں آپ جا رہے ہیں وہ ایک پیر خانہ ہے لوگ پیر صاحب کو نذرانے پیش کرتے ہیں کسی صاحبزادے یا ان کے کسی نمائندہ کی موجودگی میں کسی قسم کا نذرانہ وصول نہ کریں اگر کوئی موجود نہ ہو تو نذرانہ لے کر بطورِ امانت حفاظت سے رکھیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

آپ کی پشت پناہ مضبوط ہے

رمضان المبارک میں تراویح میں مقرر حفاظ کرام کو فرمایا: آپ کو اس امر کا اعتماد ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کی پشت پناہ مضبوط ہے اگر آپ ثابت قدم رہے تو سلسلہ شریفہ کی برکات ان شاء اللہ آپ کا سہارا ہوں گی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

طلبہ پر شفقت کریں

بچوں سے شفقت سے پیش آئیں۔ مگر دوستی کی سطح پر تعلقات نہ بڑھائیں۔ بلکہ ایک مشفق استاد کی طرح جسے محبت کے ساتھ ساتھ حسبِ ضرورت بچوں کی بہتری کی خاطر سزا بھی دینی پڑتی ہے۔ سزا کا کامیاب فلسفہ یہ ہے کہ سزا پانے کے بعد بچہ محسوس کرے کہ اسے جائز سزا دی گئی ہے۔ اسے اپنی غلطی اور کوتاہی کا احساس ہو۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

طلبہ کی ذہنی صلاحیت کے مطابق سلوک

سب طلبہ ذہنی صلاحیت اور احساسات کے اعتبار سے یکساں نہیں ہوتے بعض اعلیٰ درجے کی ذہانت اور استعداد کے مالک ہوتے ہیں بعض متوسط اور بعض کمزور اور غبی ہوتے ہیں۔ استاد کا فرض ہے کہ وہ ہر طالب علم کی استعداد سے واقف ہو جو طالب علم جس توجہ کا مستحق ہے اسے وہی توجہ دے۔ استاد کی

Marfat.com

ہمدردی اور شفقت کے زیادہ مستحق کمزور طالب علم ہونے چاہئیں۔ ان کی تعلیم وتربیت کے مختلف طریقے اختیار کر کے ان کی اس کمزوری کا مداوا کرنا چاہئے تا کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

طلبہ کی ذہنی استعداد کے جائزہ کا طریقہ

طلبہ کے ذہن کا جائزہ لیں کہ حفظ کر سکیں گے یا نہیں۔ اس کی صورت یہ ہے کہ سورۂ یسین، سورۂ ملک، سورۂ مزمل شریف اور تیسواں پارہ یاد کرائیں۔ اگر کوئی طالبِ علم ان میں ناکام رہے تو ورثاء کو بلا کر کہہ دیں کہ ہم نے اپنی طرف سے کوشش کی ہے یہ نہیں چل سکے گا لہٰذا اس کے بارے میں سوچ لیں۔ جو طالبِ علم چل نہیں سکتے وہ بھاگ جاتے ہیں اور پھر ملنے جلنے سے بھی رہ جاتے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

طلبہ سے امتیازی سلوک نہ کریں

طلبہ سے امتیازی سلوک نہ کریں۔ بعض طلبہ سے اساتذہ ذاتی کام لیتے ہیں اس خدمت کے عوض ان سے دوسرے طلبہ کے مقابلہ میں بہتر سلوک سے پیش آتے ہیں اور بعض اوقات ان کو ناجائز مراعات دے دیتے ہیں۔ استاد کی اس روش کو دوسرے طلبہ پسندیدگی کی نگاہ سے نہیں دیکھتے بلکہ ان کے دلوں میں اساتذہ کے بارے میں غلط تأثر پیدا ہوجاتا ہے اس طرح استاد اپنا صحیح مقام کھودیتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

سزا دینے میں احتیاط کریں

****

احساس کے اعتبار سے طلبہ مختلف ہوتے ہیں بعض سختی کو برداشت کر لیتے ہیں اور بعض بغاوت پر اتر آتے ہیں۔ استاد حکیم ہوتا ہے اسے طلبہ کی طبائع کا بھی علم ہونا چاہئے ان کے ساتھ معاملہ ان کے احساسات کو سامنے رکھ کر کرنا چاہئے جو استاد مزاج شناس ہوتا ہے اسے ابدی زندگی ملتی ہے اس کا رویہ اس کے لئے باقیات صالحات میں شمار ہوتا ہے۔ آنے والی نسلیں اس کا نام احترام سے لیتی ہیں۔ مگر یبوست اور تلخی کا مارا استاد جو ہر وقت طلبہ کو ہراساں کئے رکھتا ہے اپنی طبعی موت سے پہلے لوگوں کے دلوں سے مرجاتا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

طلبہ کو شدید سزا نہیں دینی چاہئے کیوں کہ اس سے بچے نفسیاتی طور پر مغلوب ہوجاتے ہیں اگر بوقتِ ضرورت مناسب سزا دی جائے تو ٹھیک ہے لیکن کبھی کبھی ان کی ڈھارس بھی باندھنی چاہئے کہ تم بڑے لائق ہو۔ اس سے طالب علم خوش ہوجائے گا طلبہ کو اپنے ساتھ مانوس رکھنا چاہئے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

سزا کے حقیقی مستحق وہ طلبہ ہوتے ہیں جو جان بوجھ کر لاپرواہی سے کام لے کر سبق یاد نہ کریں یا قانون شکنی کے مرتکب ہوں ان میں سے جو محنتی ہوں مگر ذہنی طور پر کمزور ہوں وہ تو ہمدردی، شفقت اور توجہ کے مستحق ہوتے ہیں۔ سزا ان کی رہی سہی صلاحیتوں کو ختم کرنے کا باعث بن جاتی ہے۔ کامیاب استاد کی ایک

Marfat.com

خوبی یہ ہے کہ وہ ہر درجہ ٔ ذہانت کے طلبہ کی دستگیری کرے۔

☆☆☆☆☆☆☆

بھاگ جانے والے طلبہ سے سلوک

بھاگ جانے والے طالب علموں کے لئے نہ ہم بددعا کرتے ہیں نہ آپ بددعا کریں بلکہ دعا کریں کہ اللہ انہیں راہِ ہدایت پر لے آئے۔ لیکن مدارس کا نظم وضبط برقرار رکھنے کے لئے دوسرے طلبہ کو ان سے الگ رکھنا ضروری ہے تاہم اگر وہ کھانے کے وقت آجائیں تو ان کو کھانا وغیرہ دیں اس کے سوا ان سے راہ ورسم نہ رکھیں حتی کہ خط وکتابت بھی نہ رکھیں۔ رمضان المبارک میں بھی ان کو امامت کے لئے نہ رکھا جائے کیوں کہ خراب پھل کو دوسرے پھلوں سے دور ہی رکھنا چاہیے۔ اس کی خلاف ورزی کرنے والے معلمین کو فارغ کردیا جائے گا۔

☆☆☆☆☆☆☆

نئے فارغ ہونے والے حفاظ کی منزلیں سنیں

نئے فارغ شدہ حفاظ سے نوافل میں منزل سن لینی چاہیے۔ جہاں رکوع ہو وہاں رکعت مکمل کرائیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

مدارس میں چائے کا شیڈول

درویشوں کو بعد نمازِ فجر ایک بار چائے دی جائے اگر گھر پر انتظام بآسانی

Marfat.com

ممکن نہ ہو تو چائے کے لوازمات چینی دودھ پتی درویشوں کو دے دی جائے وہ خود تیار کرلیں گے اور دو وقت کا کھانا جو آسانی سے میسر آسکے۔ معلم صاحب کو ظہر کی نماز کے بعد بھی چائے دی جائے۔ ہمارا یہ معمول حالات کے مطابق ہے اور سب درویشوں کے لئے ہے اس کی پابندی کی جائے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

مقامی آبادی کی سیاسی اور سماجی تبدیلیوں سے کنارہ کشی

معلمین اپنے فرائض منصبی سے دلچسپی رکھیں۔ مقامی آبادی میں پیدا ہونے والی سیاسی اور سماجی تبدیلیوں سے دلچسپی بالکل نہ رکھیں۔ آپ کو اس سے دلچسپی نہیں ہونی چاہئے کہ کون آیا کون گیا۔ جو مدرسہ میں آئے اس کی عزت کریں۔ مدرسہ اور مسجد چھوڑ کر ان کی قیام گاہ پر خدمات کے لئے نہ جائیں خود اور بچوں سے ان کے جلسے جلوس کی رونق نہ بڑھائیں۔ اپنے مصلّے اور منصب سے غرض رکھیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف دھیان رکھیں۔ فاعلِ حقیقی وہی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

جو بندہ زیادہ سو کر وقت ضائع کرتا ہے وہ آخر خالی ہاتھ اُٹھتا ہے۔

Marfat.com

ائمہ وخطباء حضرات

کے لئے ہدایات

Marfat.com

کسی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سوال کیا امیر المؤمنین!

محرومیت کس میں ہے؟

آپ نے ارشاد فرمایا:

تین آدمی تین چیزوں سے محروم رہتے ہیں:

جلد باز کامیابی سے، غضب ناک صحیح اقدام سے اور جھوٹا عزت سے۔

Marfat.com

نظامِ سلطانیہ کے خواص

لوگ اس نظام کے تحت مساجد میں آتے ہیں کہ یہاں کے مدارس کا نظم وضبط، اوقاتِ نماز کی پابندی، جمعہ کی تقاریر میں کسی کو برا بھلا نہ کہنا وغیرہ خوبیاں دیکھتے ہیں۔ وہ چاہے اپنے ہوں یا پرائے۔ ہم مسلک ہوں یا دوسرے مسالک سے تعلق رکھنے والے۔ سبھی یہی کہتے ہیں کہ ہمیں اسی حلقہ کے افراد تدریس اور امامت وخطابت کے لئے درکار ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

رضاءِ الٰہی کو نصب العین بنائیں

آپ کی تدریس، امامت اور خطابت صرف رضاءِ الٰہی کے لئے ہونی چاہئے۔ معاوضہ وغیرہ کا ارادہ نہیں ہونا چاہئے۔ ہم آپ کی خوشحالی اور ترقی کے لئے کوشاں ہیں وقتاً فوقتاً وظائف میں اضافہ کرتے رہتے ہیں۔ ہم بھی دعا کرتے ہیں۔ بزرگوں سے بھی دعائیں کراتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کسی کا محتاج نہ کرے۔ اس کے باوجود آپ مطمئن نہ ہوں اور سعودی عرب یا کسی اور ملک میں جانا چاہیں تو آپ بخوشی جاسکتے ہیں ہمیں قبل از وقت اطلاع دے دیں تاکہ مناسب متبادل بندوبست بروقت ہوسکے۔ خدا کے فضل سے آپ عام لوگوں سے بہتر ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

وعظ کا انداز اصلاحی ہو نہ کہ تنقیدی

وعظ کے لئے عربی تفاسیر اور عربی کتب کا مطالعہ کرو۔ تقریر میں فریق مخالف کا نام مت لو۔ اپنا مسلک سنجیدگی سے بیان کرو۔ اس سے غیر مذاہب کا رد خود بخود ہو جاتا ہے۔ اسلام امن و صلح کا پیغام ہے۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ اگر دشمنوں سے لڑائی اور جنگ ہو تو اسلام ان لوگوں سے جنگ کا حکم دیتا ہے جو مقابلہ پر آئیں جو مقابلہ کرنے کے اہل نہیں مثلاً عورتیں، بوڑھے، بچے اور دشمنوں کے مذہبی لوگ ان پر تلوار اٹھانا منع ہے۔ اورنگ زیب عالمگیر کے دور میں ایک مندر پر حملہ ہو رہا تھا حملہ آور مذہبی رہنما کا لباس پہن کر اسلامی فوج کے سامنے سے گزرا۔ اسے کسی نے نہیں چھیڑا۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

اپنی تقریر اور وعظ میں اصلاحی پہلو مدِ نظر ہونا چاہئے زیادہ زور اصلاحی امور پر ہونا چاہئے تاکہ معاشرتی ناہمواریاں دور ہوں۔ اختلافی مسائل بیان کرنے سے گریز کریں کسی کی دل آزاری والی بات نہ کہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

اپنے موقف پر قائم رہو۔ اور اسے بطریق احسن بیان کر دو۔ دوسروں کے موقف کو ہدفِ تنقید نہ بناؤ۔ باہمی الجھاؤ کی وجہ سے اصلاحی جذبہ ماند پڑ جاتا ہے بلکہ مفقود ہو جاتا ہے۔ اصل موقف عمل ہے اسی قوت سے ہم دوسروں کو گرویدہ کر سکتے ہیں۔ درست موقف (جو خدا کے فضل سے ہمیں حاصل ہے) اور اس

Marfat.com

کے مطابق عمل ایسی قوت ہے جو اپنے اندر بڑی کشش اور تاثیر رکھتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ ہم اہلِ سنت و جماعت سے ہیں۔ ہمیں اپنے قول و عمل سے اپنی جماعت کی ساری ضروریات پوری کرنا چاہئیں۔ اپنے مسلک کی حقانیت پر ہمارا ایمان پختہ ہونا چاہئے۔ ایسا ایمان ہی اطمینان کا سرمایہ ہے۔ دوسروں کی طعن و تشنیع سے ہمیں متاثر نہیں ہونا چاہئے۔ اس طعن و تشنیع سے مشتعل ہو کر ترکی بترکی جواب دینا کمال نہیں۔ نزاعی مسائل اپنے مسلک کی روشنی میں کسی دوسرے گروہ کو زیر بحث لائے بغیر بیان کرنے چاہئیں۔ جو مذاہب عہدِ نبوی کے بعد پیدا ہوئے وہ اعتبار کے لائق نہیں۔ اور نہ ہی توجہ کے قابل ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

لوگوں کو دین کے قریب کریں

معلم اور خطیب حضرات عوام سے ایسا طریقہ اختیار کریں اور تبلیغ کا ایسا انداز اپنائیں کہ لوگ دور ہونے کی بجائے دین کے قریب ہوں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

وقت کی پابندی

وقت کی پابندی کو ہر چیز پر فوقیت دیں۔ خواہ اس میں میری ذات یا میری اولاد ہی متاثر ہو۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

نماز تعدیلِ ارکان سے ادا کریں

اختلاف کی صورت میں مرکز سے رجوع کریں۔نماز تعدیلِ ارکان سے پڑھائیں یعنی رکوع، سجود، قومہ اور جلسہ اطمینان سے کریں۔آخری دعا یعنی رَبِّ اجْعَلْنِیْ الخ کے بعد رَبَّنَآ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا الخ پڑھ کر سلام پھیریں۔فرضوں کے بعد مختصر دعا لوگوں کی طرف منہ کر کے مانگیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

اپنے سلسلہ شریفہ کی طرف دھیان رکھیں

اپنے سلسلہ شریف کی طرف دھیان رکھیں۔اگر آپ کی موجودگی میں کسی اور سلسلہ کے بزرگ آجائیں تو ان کا ادب بجالائیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

عبادات میں اپنے سلسلہ شریفہ کا طریقہ اپنایا جائے مگر دوسرے کے طریقہ میں مداخلت نہ کی جائے۔مثلا: اگر وہ ذکر بالجہر کرتے ہیں تو کریں، یا نمازِ فرض کے بعد کلمہ طیبہ باآواز بلند پڑھتے ہوں تو پڑھیں۔ہمیں اس پر اعتراض نہیں کرنا چاہئے۔

☆☆☆☆☆☆☆

تمام سلاسل کے اولیائے کرام ہمارے اپنے بزرگ ہیں

نقشبندی، قادری، سہروردی اور چشتی تمام سلاسل کے اولیائے کرام ہمارے مشائخ عظام میں سے ہیں کیوں کہ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ

Marfat.com

العزیز کو تمام سلاسل سے فیض حاصل تھا۔ اس طرح وہ بھی ہمارے پیرانِ کرام سے ہیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

اولیاء اللہ کے ایامِ وصال

بزرگانِ دین کے ایامِ وصال میں ان کے احوال، فضائل ومناقب بیان کیے جائیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

ہماری مدحت سرائی نہ کریں

واعظ اور مقرر حضرات منبر پر بیٹھ کر ہماری مدحت سرائی نہ کریں کیوں کہ اس قسم کی تعریف کا کوئی فائدہ نہیں۔ اگر تمہارا کردار اٹھنا، بیٹھنا، نماز کی ادائیگی کا طریق درست اور اس پر مواظبت ہوگی تو اس طرح ہماری تعریف خود بخود ہو جائے گی اگر آپ اپنے عمل اور کردار میں اور زیادہ نکھار پیدا کریں تو ان تمام کاموں کی نسبت ہماری اور حضرت قبلہء عالم رحمۃ اللہ علیہ کی طرف ہوگی۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

مساجد کی صفائی کا خیال رکھیں

مساجد کی صفائی کا خیال رکھو۔ بلکہ اپنے ہاتھوں سے صفائی کرو۔ لباس میں سادگی اختیار کرو۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

عمدہ لباس پہنیں

****

(نمازیں اور بالخصوص) نمازِ جمعہ عمدہ لباس پہن کر پڑھایا کرو۔ کیوں کہ درویش کو عدالت میں قاضی، میدانِ کارزار میں غازی اور مسجد میں نمازی ہونا چاہیے۔ درویش کو لوگوں سے ایسی حالت میں نہیں ملنا چاہیے کہ وہ اسے حقارت کی نظر سے دیکھیں۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

اپنے لباس کا خیال رکھیں۔ مدرس کی شخصیت میں لباس کو بڑا دخل ہوتا ہے۔ ننگے سر یا لٹکتے پائنچے یا غیر سنجیدہ لباس شخصیت کے اوچھے پن کی دلیل ہے۔ دیگر مدرسین، خطیب یا ارکانِ کمیٹی کے معاملات سے کوئی سروکار نہ رکھیں۔ نہ ان کی کارکردگی کی ٹوہ لگائیں۔ صرف اپنے کام سے غرض رکھیں۔ لوگوں کی توقعات سے بڑھ کر کارگزاری کا مظاہرہ کریں۔ بازار میں گھومنا، دکانوں اور ہوٹلوں پر بیٹھنا، مقامی ماحول سے رابطہ بڑھانا، دوستی گانٹھنا، طلبہ سے بے تکلف ہونا، تحفے تحائف قبول کرنا وغیرہ ہمارے نظام میں پسندیدہ حرکات نہیں ہیں۔ ان سے اجتناب کریں۔ دین کے معاملات میں ادارہ سے تعاون کریں۔ فارغ اوقات مطالعہ میں گزاریں۔ انسان آخری لمحے تک طالب علم ہے۔ اسے اپنے علم کے بڑھانے کی جستجو کرتے رہنا چاہیے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

جہاں جمعہ شروع کرنا ہو منادی نہ کریں

نماز کے اوقات کی پابندی کریں۔ جہاں جمعہ شروع کرنا ہو۔ منادی نہ کریں۔ بلکہ لاؤڈ سپیکر پر بھی یہ اعلان نہیں ہونا چاہئے کہ جمعہ شروع ہو رہا ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

لوگوں کے ساتھ زیادہ واقفیت نہ بنائیں

اپنی جگہ بلاضرورت چھوڑ کر نہ جائیں۔ لوگوں سے زیادہ واقفیت نہ بنائیں۔ ہر کسی کو چائے پلانا شروع نہ کر دیں۔ اگر آپ کے پاس زائد وقت ہو تو مرکز میں آ جائیں۔ لیکن اپنی مساجد کو بالکل خالی چھوڑ کر نہ آئیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

بے وفائی سے اجتناب کریں

بلاوجہ کسی جگہ کو چھوڑ کر دوسری جگہ جانا بے وفائی ہے۔ ہم بے وفائی کی اجازت نہیں دیتے۔ کچھ لوگ زیادہ پونڈ دیکھ کر دوسری جگہ چلے جاتے ہیں۔ یہ عمل ہمیں ناپسند ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆

مریض کی عیادت کریں

آپ کے قرب وجوار میں اگر کوئی بیمار ہو جائے تو مریض کو اٹھا کر سنگی یہاں ہمارے پاس لے آتے ہیں ہمیں فرصت نہیں ہوتی۔ لیکن لوگوں کی تکلیف

Marfat.com

کا احساس ہوتا ہے لوگ بھی محسوس کرتے ہوں گے اگر خواہ مخواہ کوئی آنا چاہے تو کسی ایک آدمی کو بھیج کر تعویذ وغیرہ لے جائیں۔ لوگوں کو ادھر بھیجنے کی بجائے انہیں نماز کی تلقین کریں۔ خدا تعالیٰ سے دعا کرنے کا کہیں اور کہیں اگر تم پیر صاحب کے پاس جاؤ گے تو وہاں بھی تعویذ دیں گے اور دم کریں گے ہم بھی تعویذ دیدیتے ہیں۔ آپ حضرات کو قرآن وحدیث کا علم اس لئے پڑھایا ہے کہ ہمارے مددگار بنو۔ تَوَهُّمَات سے لوگوں کو بچاؤ۔

☆☆☆☆☆☆☆

نمازِ جنازہ میں شریک ہوں

اگر کسی کا انتقال ہو جائے تو جنازہ میں شرکت کریں۔ بیمار ہوں تو عیادت کریں۔ نکاح یا جنازہ پڑھانے کو اگر کوئی کہے تو پڑھائیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

میت کے گھر سے چائے وغیرہ نہ پئیں

کسی موت والے گھر سے چائے وغیرہ نہ پی جائے۔ دور کے لوگ کھا پی سکتے ہیں۔ لیکن آپ مقامی ہیں۔ یہ چیزیں ختم کردیں۔

☆☆☆☆☆☆☆

Marfat.com

۲۸۶

۳۲

امام طریقت حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

کہ جس نے ہماری خاموشی سے فائدہ نہیں اٹھایا وہ بات

ر سے کیا فائدہ اٹھا سکتا ہے

سے شنید +

حضرت خواجہ محمد نقشبند را + این سخن فرمودہ اند کہ

بشنود — نوشت

ہر کہ خاموشی ما سود نبرد + در سخن بسیار او چہ یابد

نمونہ تحریر خواجہ عالم شیخ قاضی محمد صادق صدیقی مجددی رحمہ اللہ

Marfat.com

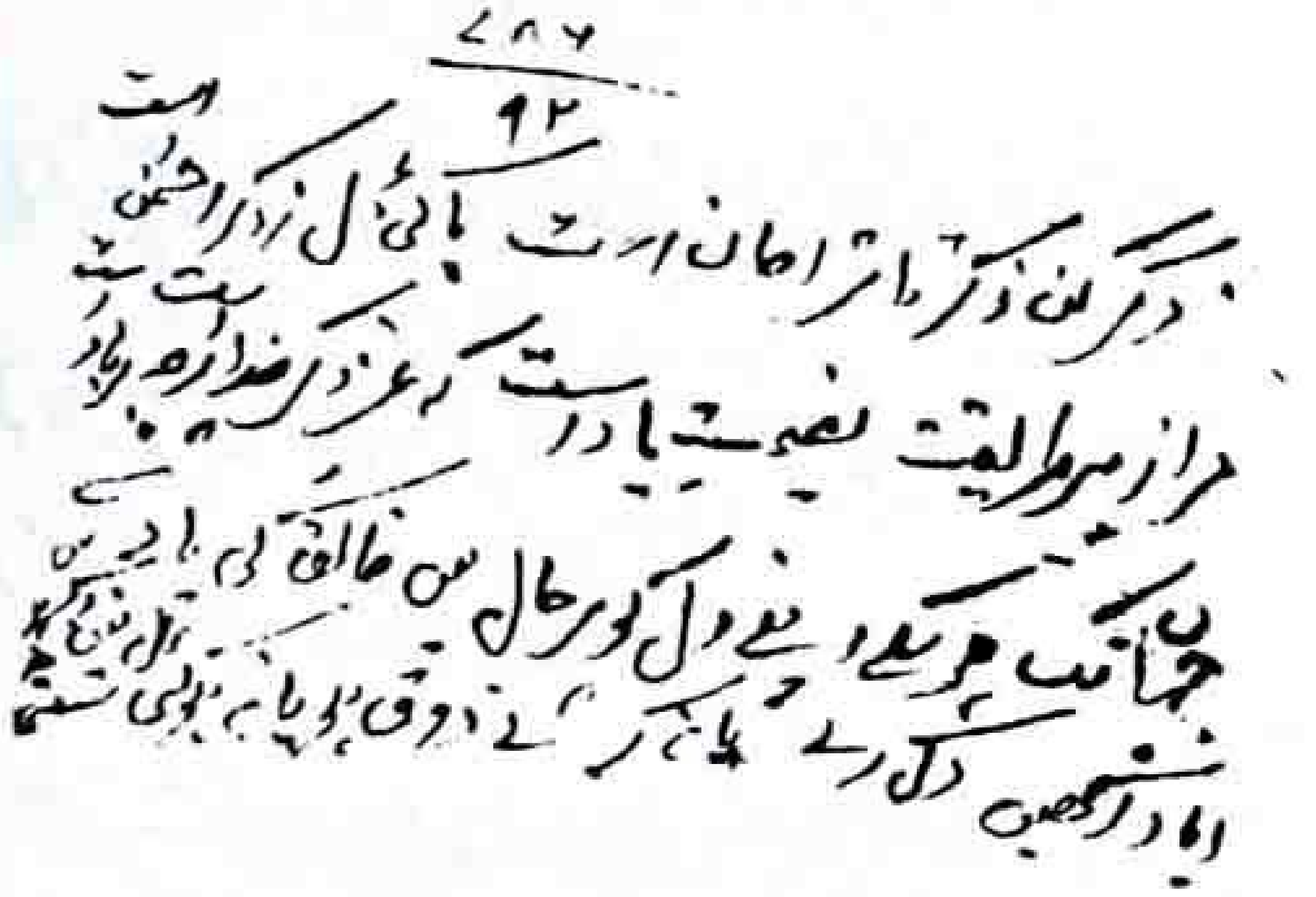

نمونہ تحریر خواجہ عالم شیخ قاضی محمد صادق صدیقی مجددی رحمہ اللہ

Marfat.com

خانقاہِ فتحیہ گلہار کوٹلی آزاد کشمیر

خانقاہِ سلطانیہ گلشن عظیم جہلم

Marfat.com